عالمِ ارواح میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبوتِ خیر الوریٰ

فداہ ابی و امی

علماءِ اہلِ سنت کی نظر میں

تائید و تصویب فرمودہ

فقیہ عصر یادگار اسلاف

حضرت مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب

محمد کریم سلطانی

مکتبہ صبح نور

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء

پیپلز کالونی فیصل آباد

عالم ارواح میں

نبوت خیر الوری

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم

علماء اہلسنت کی نظر میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم ارواح میں

نَبُوتِ خَیرُ الوَریٰ

-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

علماء اہل سنت کی نظر میں

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضرا پیپلز کالونی فیصل آباد-پاکستان

فون:041-8730834

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	عالم ارواح میں نبوت محمد اوری - سید دانائی واتی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - علمائے اہل سنت کی نظر میں
ترتیب	محمد کریم سلطانی
ایڈیشن	دوم اپریل ۲۰۱۴ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹر
پرنٹنگ	صبح نور پرنٹنگ
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	
قیمت	

فقیہ عصر یادگار اسلاف سیدی و ابی حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تائید و تصویب

چند دن پہلے میں سحری کے وقت تقریباً ساڑھے تین بجے حضور سیدی و ابی زید مجدہٗ کی خدمت میں حاضر خدمت ہوا آپ کی بارگاہ میں اس کتاب ”عالم ارواح میں نبوت خیر الوری ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ علماء اہل سنت کی نظر میں“ کا مسودہ پیش کیا۔ آپ نے چند مقامات سے اسے پڑھا اس وقت آپ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں دیکھے ۔آپ نے دو مرتبہ مجھے تھپکی دی اور تین مرتبہ دعا کیلئے ہاتھ بلند فرمائے اور فرمایا:

اس کتاب کو جلدی شائع کرو میں بھی اس کتاب کی طباعت میں حصہ ڈالوں گا۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

پھر نماز ظہر کے وقت برادرم گرامی قدر حضرت ابو الخیر محمد حبیب احمد زید مجدہٗ تشریف لائے اور فرمانے لگے:

قبلہ حضرت زید مجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا:

سلطانی نے حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی شان میں ایک بہت اچھی کتاب لکھی ہے جاؤ جا کر اسے پڑھو۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

نذرانہ عقیدت بحضور سرور کونین
-فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا
نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی
جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی

اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی

ملکِ کونین میں انبیاء تاجدار

تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

سارے اونچوں میں اونچا سمجھئے جسے

ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، حَبِیْبِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ، الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

اما بعد:—

نہ میں عالم و فاضل ہوں اور نہ ہی کوئی محقق و نکتہ داں ہوں بس ایک طالب علم بلکہ طالب علم بھی نہیں کیونکہ علم کے متلاشی حصول علم میں اپنی جوانیاں اور زندگی کے قیمتی سال قربان کر دیتے ہیں میں تو ایک تہی دامن عام سا آدمی ہوں جس کے پاس کچھ بھی نہیں۔

میں نے جس ذات اقدس و اطہر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے وہ معرفت الٰہیہ کے سمندر پی کر ھَلْ مِنْ مَّزِیْد کا نعرہ لگانے والے تھے لیکن افسوس

کہ میں ان کی حیات پاک میں قدر نہ کر سکا اب حسرت و شرمساری سر جھکیں اٹھانے دیتی اور میں نے جس ہستی سے علم کی بھیک لی وہ فقیر در مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- تھے ان کا وجود سر کی چوٹی سے لے کر پاؤں کے تلووں تک عشق رسول -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- میں ڈوبا ہوا تھا۔ افسوس کہ میں ان کی حیات مستعار میں تہی دامن ہی رہا اور جس گھر میں میں نے آنکھ کھولی اس گھر میں محبت مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا ایک بہتا ہوا دریا دیکھا اور لوگ ابھی تک سیدی وابی زیدہ مجدہٗ کے اس بہتے دریا سے اپنے اپنے دلوں کی کھیتیاں سیراب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے بلکہ میری تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری نا کارہ زندگی بھی انہیں کو دے دے تا کہ دیر تک مصطفیٰ کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے عشق و محبت کی سوغات تقسیم کرتے رہیں اور پیاسے لوگوں کو درود شریف کی مے سے شاد کام کرتے رہیں لیکن افسوس کہ میں اس بہتے دریا نے عشق و محبت مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سے کچھ بھی حاصل نہ کر سکا ہاں لبوں سے جام لگانے کی کوشش کی لیکن شاید ایک گھونٹ بھی حلق سے اتر نہ سکا بس کچھ طراوت سی گلے میں محسوس ہوئی۔ شاید یہی میری نجات و بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

زیر نظر کتاب "عالم ارواح میں نبوت خیر الوریٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- علماء اہل سنت کی نظر میں" ایک علم و عمل سے تہی دامن، اخلاص سے خالی اللہ کی مخلوق کے حقیر سے فرد کی بے ربط کاوش ہے جسے علماء اہل سنت کی کتابوں سے خوشہ چینی کرتے ہوئے ترتیب دیا ہے۔ ان علماء اہل سنت میں، علماء ربانیین میں، جو بقید حیات ہیں اللہ

تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور انہیں مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور جو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو منور فرمائے اور انہیں جنت کے باغ بنائے۔

ان بے ربط لفظوں میں کسی کی دل آزاری نہیں اور نہ ہی یہ میری زندگی کا مشن ہے اگر اس میں کوئی خوبی ہے تو وہ فقط میرے اللہ ذوالجلال کا فضل و کرم اور میرے اور آپ سب کے آقا حضور رحمۃ للعالمین -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نظر رحمت اور میرے بزرگوں کی خصوصی شفقت و توجہ ہے اور اس میں جو نقص ہے وہ اس سراپا نقص و بے ہنر اور بے علم و عمل احقر العباد کی طرف سے ہے۔ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! اے ساری کائنات کے پالنے والے! اگر یہ بے ربط کتاب تیری توفیق سے کسی کی ہدایت کا ذریعہ بنے یا کسی بھولے ہوئے کو تیرے محبوب کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی عالم ارواح والی نبوت پر یقین کی دولت نصیب ہو جائے تو تجھے تیری ذات وصفات کا واسطہ اور تجھے تیرے محبوب -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی ہر ہر شان دلربا کا واسطہ میری ماں -علیہا الرحمۃ والرضوان- کی قبر کو منور کر دینا اور میرے بزرگوں یعنی میرے والد گرامی قدر دامت برکاتہم العالیہ کے عمل و عمر میں برکت عطا کر دینا اور جب ان کا وقت آئے تو ایمان کی دولت کے ساتھ لے جانا اور انہیں قیامت تک بلکہ روز محشر میں بھی بلکہ جنت میں محبوب کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی چادر رحمت میں جگہ دے دینا اور ابدالآباد تک انہیں سیدنا مصطفیٰ -فداہ ابی و امی صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم — سے سیراب وشاداب رکھنا۔ آمین

بِجَاهِ حَبِيبِكَ الْكَرِيمِ فِدَاهُ أَبِي وَأُمِّي وَنَفْسِي عَلَيْهِ أ
الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ ۔

ناکارہ خلائق

محمد کریم سلطانی

15 ربیع الاول 1435ھ

17 جنوری 2014ء

بروز جمعۃ المبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

حضور سیدنا نبی کریم — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان ان کمالات سے بھی نوازا ہے جو انسانی سوچ و فکر سے وراء ہیں۔ سید العشاق امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بڑی عمدہ بات فرمائی ہے:

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمِ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

عیسائیوں نے اپنے نبی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو کہا کہ وہ اللہ کے

بیٹھے ہیں اے مومن! تم اپنے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے بارے میں یہ کبھی بھی نہ کہنا اس کے علاوہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی جو مدحت وثنا کرسکتا کرے کیونکہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے فضائل وکمالات کی کوئی حد ہے ہی نہیں کہ جسے کوئی انسان اپنی زبان سے بیان کرسکے۔

حضور رحمۃ للعالمین -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی شان اقدس کی جب آپ کے پیدا کرنے والے اللہ جل جلالہ نے حد نہیں بتائی کوئی خاک کا پتلا آپ کی شان اقدس کی حد بندی کیسے کرسکتا ہے۔

امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ ایک آدمی ملا اس نے کہا: آپ کی سب باتیں ٹھیک ہیں آپ صرف ایک غلطی کرتے ہیں کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی شان حد سے بڑھا دیتے ہیں۔ حضور امام اہل سنت نے کاغذ قلم اس کے سامنے رکھ کر فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی شان کی حد تم لکھ دو میں اس سے آگے نہیں بڑھاؤں گا۔ وہ آدمی آپ کے اس جواب پر ہکا بکا رہ گیا۔

اس ذات اقدس واطہر -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی شان اقدس کی حد بندی کوئی کیسے کرسکتا ہے جس کے پیدا فرمانے والے اللہ نے کوئی حد ہی نہیں بتائی۔

-☆-

امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں خراج عقیدت ومحبت

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے!

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

حدائق بخشش

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کا حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں خراج عقیدت

ان کی نبوت ان کی ابوت ہے سب کو عام
ام البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے

ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اس گل کی یاد میں یہ صدا ابوالبشر کی ہے

حدائق بخشش

عارفِ ربانی سیدنا شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اے مومن! حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو ابن اللہ نہ کہنا جیسے عیسائیوں نے اپنے نبی سیدنا عیسیٰ۔علیہ السلام۔ کے بارے میں کہا اس کے علاوہ جو بھی شرف و فضیلت بیان کرسکتا ہے بیان کرلے کیونکہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے مقام و مرتبہ کی اللہ کے علاوہ کوئی حد جانتا ہی نہیں حضرات انبیاء کرام۔علیہم السلام۔کو جو بھی معجزات ملے وہ حضور۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے نور پاک سے ہی ملے ہیں آپ فضل و کرم کے سورج ہیں

اور باقی تمام انبیاء کرام ستارے ہیں

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

حضرت محمد رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔دونوں جہان کے جن وانس کے اور اہل عرب وعجم کے سردار ہیں۔

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔تمام انبیاء علیہم السلام سے جسمانی ساخت اور اخلاق کریمہ میں فوقیت لے گئے اور ان میں سے کوئی بھی علم وکرم میں آپ کے قریب تک نہ ہوا۔

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

وہ سب۔انبیاء کرام علیہم السلام۔حضور سیدنا رسول اللہ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے دریائے معرفت کا ایک گھونٹ اور ان کے ابر کرم کا ایک قطرہ چاہتے ہیں۔

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اپنی خوبیوں میں نظیر وشریک سے بالاتر ہیں اور آپ کا جوہر حسن آپ میں تقسیم ہو کر نہیں ملا یعنی اس حسن کا کوئی حصہ کسی اور کو نہیں دیا گیا بلکہ کل حسن آپ کو عطا کیا گیا ہے۔

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمِ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

وہ بات چھوڑ دو جو نصاریٰ اپنے نبی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہی یعنی تم حضور۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ کہنا اور اس کے سوا حضور۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی تعریف و توصیف میں جو چاہو حکم لگاؤ اور اس پہ پختہ ہو جاؤ۔

فَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

آپ کی ذاتِ اقدس کی طرف جو شرف چاہو اور قدرِ اعلیٰ کی جانب جو عظمت چاہو منسوب کرو۔

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

کیونکہ حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی فضیلت کی کوئی حد نہیں جس کو کوئی انسان اپنی زبان سے ادا کر سکے۔

أَعْيَا الْوَرَى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرَى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

آپ کی حقیقت سمجھنے نے مخلوق کو عاجز کر دیا اور آپ کے نزدیک یا دور سوائے لاجواب رہنے والوں کے کوئی دکھائی نہیں دیتا۔

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسْلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ

وہ تمام معجزات جو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام لے کر تشریف لائے وہ آپ حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے نور مبارک سے ملے ہیں۔

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ شرف و بزرگی کے آفتاب عالمتاب ہیں اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس آفتاب سے نور لینے والے سیارے ہیں۔ سیارے لوگوں کو آپ کی دنیا میں تشریف آوری سے قبل آپ ہی کے انوار ظاہر کیا کرتے تھے۔

(1) قصیدہ بردہ شریف

اے اھل ایمان! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اور تم میں سے جو اولی الامر ہیں انکی اطاعت کرو اگر تم کسی چیز میں جھگڑنے لگو تو اپنے جھگڑے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے ارشاد کے مطابق کرلو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي
مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو۔اپنے ذیشان۔رسول کی اور امر والوں۔علماء ربانیین۔کی جو تم میں سے ہوں پھر اگر جھگڑنے لگو تم کسی چیز میں تو لوٹا دو اسے اللہ اور۔اپنے۔رسول کے فرمان کی طرف اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور روز قیامت پر یہی بہتر ہے اور بہت اچھا ہے اس کا انجام۔

سورۃ النساء: آیت ۵۹

اللہ تعالیٰ کا حکم مبارک

اے اھل ایمان! حضور سیدنا رسول اللہ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جو تمہیں دیں اسے لےلو اور جس سے منع کر دیں اس کے کرنے سے رک جاؤ

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

اور رسول اللہ فداہ ابی وامی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جو تمہیں دیں اسے لےلو اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔

سورہ حشر آیت ۷

اس امت کے ہر دور میں ایسے منصف و عادل علماء ربانیین ہوں گے جو حد سے بڑھنے والوں کی تحریف، اہل باطل کے جھوٹ اور جاہلوں کی تاویل کو رد کر دیں گے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -:

يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ، يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ.

مشکوٰۃ المصابیح   رقم الحدیث (۲۴۹)   جلد۱   صفحہ ۸۲

قال الألباني   رواه الآجري وغيره وهو مرسل لأن إبراهيم بن عبد الرحمن العذري هذا تابعي مقل، كما قال الذهبي، والراوي عنه رفاعة: ليس بمعتمد. لكن الحديث قد روي موصولا من طريق جماعة من الصحابة، وصحح بعض طرقه الحافظ العلائي في بغية الملتمس ۳/۴

ترجمة الحديث ،

سیدنا ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اس علم -علم نبوت- کو اٹھانے والے بعد میں آنے والے لوگوں میں ایسے لوگ ہوں گے جو عادل و منصف ہوں گے حد سے بڑھ جانے والوں کی -قرآن و حدیث میں- تحریف کو رد کر دیں گے، باطل پرستوں کے جھوٹ و فریب کا ازالہ کریں گے اور جاہلوں کی تاویل کو رد کر دیں گے۔

-☆-

عالم کیلئے آسمان وزمین میں بسنے والی ہر مخلوق استغفار کرتی ہے بلکہ
پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں، عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے
جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر علماء انبیاء کے وارث ہیں

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ – رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ – قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – يَقُولُ:

مَنْ سَلَكَ طَرِيقاً يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْماً سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقاً إِ
الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ
وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ، حَتَّى
الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَ
سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّ
دِينَاراً وَلَا دِرْهَماً، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ

ترجمة الحديث

سیدنا ابو درداء ۔رضی اللہ عنہ۔ نے فرمایا:

میں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ارشاد فرما رہے تھے:

جس نے علم حاصل کرنے کیلئے سفر کیا اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے جنت تک راستہ آسان کر دیا۔ بے شک طالب علم کیلئے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں جو وہ کر رہا ہے اس سے خوش ہو کر۔ بے شک عالم کیلئے استغفار کرتی ہے آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اس کیلئے استغفار کرتی ہیں۔

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۳۶۴۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۷۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۹
قال شعیب الارناؤوط	اسنادہ صحیح علی شرطہما		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۲۵)	جلد ۹	صفحہ ۱۵۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۸۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۷
قال الالبانی	صحیح		

عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر۔ بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء دینار و درہم کے وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں۔ جس نے اس علم کو لے لیا۔ حاصل کر لیا۔ اس نے ان کی وراثت سے کافی حصہ لے لیا۔

-☆-

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۹۳۹) جلد۲ صفحہ۲۸۹
قال الالبانی صحیح
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۹۳۲) جلد۲ صفحہ۲۱۲
قال شعیب الارناؤط اسنادہ صحیح
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۹۳۳) جلد۲ صفحہ۲۱۳
قال شعیب الارناؤط اسنادہ صحیح
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۵۱۰۲) جلد۳ صفحہ۱۳۰
صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۷۰) جلد۱ صفحہ۱۳۸
قال الالبانی ھذا حدیث حسن
صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۸۳) جلد۱ صفحہ۱۳۸
قال الالبانی ھذا حدیث صحیح

محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

قرآن و حدیث کا وہی معنی معتبر ہے جو علماء اہل سنت نے بیان فرمایا

اے سعادت کے نشان والے!

جو کچھ ہم اور تم پر لازم و ضروری ہے وہ علماء حق شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے طریقہ کے مطابق کتاب و سنت کے تقاضے کے موافق عقائد کی تصحیح ہے اور اپنے آپ کو ان عقائد پر قائم رکھنا ہے جو علمائے اہل سنت سے اخذ کئے ہیں کیونکہ ہمارا اور تمہارا قرآن و سنت کے کسی معنی کو سمجھنا کچھ اعتبار نہیں رکھتا اگر ان بزرگوں کی آراء کے مطابق نہیں۔

-☆-

غالباً تیس سال پہلے کی بات ہے میں نے اپنے ماموں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت

مکتوبات امام ربانی جزو اول

مکتوب ۱۹۳/جلد۱/صفحہ ۴۲۷

مولانا حافظ محمد احسان الحق - رحمۃ اللہ علیہ - سے اس ارشاد مبارک کا تذکرہ کر دیا تو وہ اسے سن کر وجد میں آ گئے پھر دو منٹ کے بعد فرمانے لگے:

حضرت مجدد پاک نے بہت اونچی بات کی ہے حضرت مجدد پاک نے بہت اونچی بات کی ہے - رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ ۔

-☆-

محبوب سبحانی مجدد و منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

قرآن وحدیث کے وہی علوم معتبر ہیں جو علماء اہل سنت نے قرآن وسنت سے اخذ کیے ہیں

ارباب تکلیف پر پہلے نہایت ضروری ہے کہ علمائے اہل سنت وجماعت شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کی راؤں کے موافق عقائد کو درست کریں کیونکہ عاقبت کی نجات انہیں بزرگواروں کی بے خطاراؤں کی تابعداری پر موقوف ہے اور فرقہ ناجیہ بھی یہی لوگ اور ان کے تابعدار حضرات ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریق پر ہیں اور ان علوم سے جو کتاب وسنت سے حاصل ہوئے ہیں وہی معتبر ہیں جو ان بزرگواروں نے کتاب وسنت ہی سے اخذ کیے ہیں اور سمجھے ہیں۔

مکتوبات امام ربانی دفتر اول

مکتوب ۱۹۳ / جلد ۱ / صفحہ ۳۳۳

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام مخلوق اگرچہ مبالغے سے کام لیں یا کثرت سے تعریف کریں پھر بھی وہ حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی تعریف وتوصیف کا حق ادا نہیں کرسکتے

أَرَى كُلَّ مَدْحٍ فِي النَّبِيِّ مُقَصِّرًا
وَإِنْ بَالَغَ الْمُثْنِي عَلَيْهِ وَأَكْثَرَا
إِذَا اللّٰهُ أَثْنَى بِالَّذِي هُوَ أَهْلُهُ
عَلَيْهِ فَمَا مِقْدَارُ مَا تَمْدَحُ الْوَرَى؟

میری رائے میں مخلوق میں سے جس نے بھی حضور فداہ ابی وامی۔ صلی اللہ علیہ

المنح المکیہ فی شرح الھمزیہ صفحہ ۷۹

والہ وسلم - کی مدحت وتعریف کی ہے - وہ حضور نبی کریم فداہ ابی وامی - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے حق میں تعریف کا حق ادا کرنے والا نہیں ہے اگرچہ تعریف کرنے والا مبالغہ سے کام لے اور کثرت سے تعریف کرے۔

جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعریف وتوصیف فرمائی جس کے آپ اہل ہیں تو پھر مخلوق کی تعریف وتوصیف کی کیا حیثیت رہتی ہے۔

سید المحدثین سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی – رحمۃ اللہ علیہ – کا عقیدہ

اے مومن! حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی و امی – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی تعریف و توصیف میں کوتاہی نہ کرنا آپ کی ذات اقدس میں وہ کمالات جمع ہیں کہ باقیوں کے کمالات آپ کے مقابلہ میں گرد و غبار کی طرح ہیں

وَإِنْ تَمْدَحْ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَوْماً
فَحَاذِرْ أَنْ تُقَصِّرَ فِي الثَّنَاءِ

اور اگر تجھے کسی دن اللہ کے محبوب حضور سیدنا رسول اللہ – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی مدح کی توفیق نصیب ہو تو خبردار! اللہ کے حبیب – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی ثنا گستری میں کوتاہی نہ کرنا۔

قصیدہ اطیب النغم از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صفحہ ۱۹۸

وَحَاشَا اَنْ نَقُوْلَ لَهُ الْمَعَالِيْ
بِهٖ كُلُّ الْمَعَالِيْ وَالْعَلَاءِ

خبردار یہ نہ کہنا کہ حضور — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کے صرف یہ یہ کمالات ہیں کیونکہ سب کمالات اور بلندیاں حضور — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کی برکت سے ہیں۔

كَرِيْمٌ اِنْ تَجَمَّعَتِ الْمَعَالِيْ
تَرٰى فِيْ جَنْبِهٖ مِثْلَ الْهَبَاءِ

حضور سیدنا نبی کریم — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کی ذات اقدس وہ ہے جس کے مقابلہ میں تمام کمالات و محاسن گردِ راہ معلوم ہوتے ہیں۔

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی و امی۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی تعریف و توصیف کا حق ادا ہی نہیں ہو سکتا اس لئے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ بس اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کا ہی مقام و مرتبہ ہے

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَر
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے صاحب حسن و جمال! اے تمام اولاد آدم کے سردار!
آپ کے نور برساتے چہرے انور سے ہی چاند کو منور و فروزاں کیا گیا ہے۔
آپ کی تعریف و توصیف کا جو حق ہے اس کا ادا کرنا ذات باری تعالیٰ کے علاوہ کسی

کیلئے ممکن ہی نہیں۔

فیصلہ کن بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس جل جلالہ کے بعد آپ ہی کا مقام و مرتبہ ہے۔

ہمارے بعض بزرگوں کی یہ عادت کریمہ ہے کہ جب بھی وہ اپنا خطاب شروع کرتے ہیں تو ان اشعار مبارکہ سے شروع کرتے ہیں۔

شارح صحیح البخاری سیدنا شہاب الدین قسطلانی -رحمۃ اللہ علیہ- کا بارگاہ خیر الوریٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- میں خراج عقیدت ومحبت

فَأَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَعْظَمُ كَائِنٍ
وَأَنْتَ لِكُلِّ الْخَلْقِ بِالْحَقِّ مُرْسَلُ
عَلَيْكَ مَدَارُ الْخَلْقِ إِذْ أَنْتَ قُطْ
وَأَنْتَ مَنَارُ الْحَقِّ تَعْلُوْ وَتَعْدِلُ
فُؤَادُكَ بَيْتُ اللّٰهِ دَارُ عُلُوْمِهٖ
وَبَابٌ عَلَيْهِ مِنْهُ بِالْحَقِّ يَدْخُلُ
يَنَابِيْعُ عِلْمِ اللّٰهِ مِنْهُ تَفَجَّرَتْ
فَفِيْ كُلِّ حَيٍّ مِنْهُ لِلّٰهِ مَنْهَلُ

مُنِحْتَ بِفَيْضِ اللّٰهِ كُلَّ مُفَضَّلٍ
فَكُلٌّ لَهُ فَضْلٌ بِهِ مِنْكَ يَفْضُلُ

نَظَمْتَ بِنَاءَ الْأَنْبِيَاءِ فَتَاجُهُ
لَدَيْكَ بِأَنْوَاعِ الْكَمَالِ مُكَـ

۱۔ یا رسول اللہ! فداک ابی و امی! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور مخلوق میں ہر بڑے سے بھی بڑے ہیں اور آپ تمام مخلوق کیلئے حق و سچ کے ساتھ رسول ہیں۔

۲۔ تمام مخلوق کا مدار آپ ہیں اور آپ ہی اس کے قطب ہیں اور آپ ہی منار حق ۔حق کا نور بکھیرنے والے۔ ہیں ۔آپ ہر بلند سے بلند ہوتے ہیں اور عدل وانصاف فرماتے ہیں۔

۳۔ آپ کا دل انوار اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور اس کے عطا کردہ علوم کا مخزن ومرکز ہے اور اس پر ایک دروازہ ہے جس سے صرف حق و سچ ہی داخل ہوتا ہے۔

۴۔ اسی دل سے علم الٰہی کے چشمے پھوٹتے ہیں اور اسی سے ہر زندہ وذی روح میں لطف وکرم کا چشمہ جاری ہے۔

۵۔ یا رسول اللہ! فداک ابی و امی! اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کو ہر شرف وفضل سے نوازا گیا ہے اور جس کو جو فضل وکرم ملتا ہے وہ آپ ہی کے دریائے جودو

المنح المکیۃ ۱/۱۹
خلاصۃ الکلام ازمن جواہر البحار صفحہ ۶۹

عطا سے ملتا ہے۔

۶۔ یا رسول اللہ! اللہ آپ کا بھلا کرے! آپ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں منقسم تمام فضائل و کمالات کو جمع کر لیا ہے۔ پس آپ ان کے سروں کے تاج ہوئے اور آپ کے پاس ہر قسم کا کمال و مرتبہ پورے طور پر اپنی شان کے ساتھ موجود ہے۔

-☆-

جب سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام روح اور جسم کے درمیان تھے
اس وقت سے ہی حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم - کیلئے نبوت واجب وثابت ہو چکی تھی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ ؟ قَالَ :
وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی : یارسول اللہ ! آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا : جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے ۔

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۶۰۹) جلد ۳ صفحہ ۱۸۹
قال الالبانی صحیح

سیدنا آدم علیہ السلام کے جسدِ اطہر میں روح پھونکنے وقت حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کیلئے نبوت کو واجب وثابت کردیا گیا تھا

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ وَنَفْخِ الرُّوحِ فِيهِ.

حاکم وبیہقی اور ابونعیم رحمہم اللہ نے سیدنا ابوھریرہ۔رضی اللہ عنہ۔سے روایت کی کہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے پوچھا گیا: آپ کیلئے نبوت کب واجب ولازم کی گئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے سیدنا آدم علیہ السلام کے جسم پاک کی تخلیق اور اس میں روح پھونکنے کے درمیان۔

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۳

حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم – کی نبوت مبارکہ اس وقت منعقد ہو چکی تھی جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام جسم اور روح کے درمیان تھے

أَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَأَبُو نُعَيْمٍ مِنْ طَـ
الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قِيلَ: يَا رَسُولَ
اللّٰهِ مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

بزار اور طبرانی رحمہما اللہ نے اوسط میں اور ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے بہ طریق شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے روایت کی کہ سیدنا ابن عباس – رضی اللہ عنہما – نے فرمایا:

عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ کی نبوت کا انعقاد کب ہوا؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

جب آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے۔

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۲

سیدنا آدم علیہ السلام کا ابھی وجود مبارک نہ بنا تھا اس وقت ہی حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو نبی بنا دیا گیا تھا

أَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ : قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَتَى جُعِلْتَ نَبِيًّا ؟ قَالَ :

وَآدَمُ مُنْجَدِلٌ فِي الطِّيْنِ مُرْسَلٌ .

ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے صنابحی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ سیدنا عمر ۔رضی اللہ عنہ۔ نے فرمایا:

۔یا رسول اللہ!۔ آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ تو آپ نے فرمایا:

ابھی آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں ہی تھے ۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۹

حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نبوت اس وقت منعقد ہو چکی تھی جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے

أَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ:

إِذْ آدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ابی الجدعاء رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! آپ کب نبی تھے؟ ارشاد فرمایا:

اس وقت جب حضرت آدم علیہ السلام روح وجسد کے درمیان تھے۔

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۳

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت نبوت عطا کر دی گئی تھی جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے

أَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – : مَتَى اسْتُنْبِئْتَ ؟ قَالَ :

وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ حِينَ أُخِذَ مِنِّي الْمِيثَاقُ .

ابن سعد نے بیان کیا کہ سیدنا عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک آدمی نے حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – سے پوچھا کہ آپ کو کس وقت نبوت دی گئی؟ ارشاد فرمایا:

جب آدم علیہ السلام روح و جسد کے درمیان تھے جس وقت میرے متعلق میثاق لیا گیا۔

حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – کے منصب نبوت کی حضرات انبیاء کرام – علیہم السلام – کی تخلیق سے پہلے ہی ابتدا کر دی گئی

أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ فِي تَفْسِيرِهِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الدَّلَائِلِ مِنْ طُرُقٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ قَالَ: كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ فَبَدَأَ بِهِ قَبْلَهُمْ

ترجمة الحديث:

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اور ابو نعیم نے الدلائل میں بطرق

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۳

سعید وہ حضرت قتادہ سے انہوں نے حضرت حسن سے انہوں نے سیدنا ابوہریرہ — رضی اللہ عنہ — سے اور انہوں نے حضور سیدنا نبی کریم — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — سے اس آیت کریمہ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ کے تحت روایت کی کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

میں تخلیق میں اول النبیین ہوں اور بعثت میں ان کے بعد ہوں جبکہ میرے منصب نبوت کی ان سے پہلے ابتداء کر دی گئی۔

جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے
حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی
نبوت اس وقت منعقد ہو چکی تھی

أَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ مَتٰى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: بَيْنَ الرُّوحِ وَالطِّينِ مِنْ آدَمَ.

ابن سعد نے مطرف بن عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے حضور سیدنا رسول اللہ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے عرض کی:

آپ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انعقاد کب ہوا؟ آپ نے فرمایا:

اس وقت جب ابوالبشر روح اور مٹی کے درمیان تھے۔

الخصائص الکبریٰ للسیوطی   صفحہ

شارح بخاری سیدنا قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ کی نبوت واجب و ثابت ہو چکی تھی اور اس کا خارج میں ظہور بھی ہوا تھا

مَتٰى كُتِبْتَ نَبِيًّا ؟ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

فَتُحْمَلُ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ مَعَ رِوَايَةِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ

وُجُوْبِ نُبُوَّتِهِ وَثُبُوْتِهَا، وَظُهُوْرِهَا فِي الْخَارِجِ، فَإِنَّ الْكِتَابَةَ تُسْتَعْمَلُ فِيْمَا هُوَ وَاجِبٌ. قَالَ تَعَالٰى:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ..... و ......كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ

المواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۳۱

سورۃ البقرۃ: ۱۸۳

سورۃ المجادلہ: ۲۱

یا رسول اللہ! فداک ابی وامی صلی اللہ علیک وسلم! آپ کی نبوت کب واجب ولازم کی گئی؟ فرمایا:

جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

اس روایت کو حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ساتھ ملا کر ہم آپ کی نبوت کا خارج میں وجوب یا ثبوت اور ظہور مراد لیتے ہیں کیونکہ کتابت کا لفظ اس بات کیلئے استعمال ہوتا ہے جو واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ. تم پر روزے فرض کئے گئے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي. میں نے لازم کر دیا کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔

اس حدیث پاک کو پڑھ کر ایک مرتبہ صفحہ 30 پر درج محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی پڑھئے:

قرآن وحدیث کا وہی معنی معتبر ہے جو علماء اہل سنت نے بیان فرمایا۔

اس حدیث کا صرف اور صرف عالم ارواح میں حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی نبوت کا ثبوت و وجوب اور خارج میں ظہور مراد ہوگا اور بس۔

سیدنا آدم-علیہ الصلاۃ والسلام-جب روح وجسم کے درمیان تھے
اس وقت ہمارے نبی-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کیلئے نبوت
ثابت وواجب ہوچکی تھی اور اس کا خارج میں ظہور بھی ہوچکا تھا

فِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَغَيْرِهِ عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قُلْتُ:
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا ؟ قَالَ:
وَفِي رِوَايَةٍ: مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا ؟
وَفِي رِوَايَةٍ: مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ ؟ قَالَ:
وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ
وَمَعْنَى "وُجُوْبُ النُّبُوَّةِ وَكِتَابَتُهَا" ثُبُوْتُ النُّبُوَّةِ وَظُهُوْرُهَا فِي
الْخَارِجِ لَا تَقْدِيْرًا، نَحْوَ:
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ... وَ.... كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي

ترجمة الحديث

حضرت میسرہ فجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کب سے نبی ہیں؟

اور ایک روایت میں: آپ کیلئے کب نبوت کو واجب و لازم کیا گیا؟

اور ایک روایت میں ہے: آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

آپ کی نبوت کا خارج میں وجوب یا ثبوت اور ظہور مراد لیتے ہیں کیونکہ کتب کا لفظ اس بات کیلئے استعمال ہوتا ہے جو واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ. تم پر روزے فرض کئے گئے۔

كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي میں نے لازم کر دیا کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔

نقش اللہ رسمی خیار سیا انجم صفحہ ۱۰۷

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۶۰۹) جلد ۳ صفحہ ۶۸

قال الالبانی صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۰۵۹۶) جلد ۳۴ صفحہ ۲۰۲

قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر صحابیہ میسرۃ الفجر

المواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۳۱

سورۃ البقرۃ: ۱۸۳

سورۃ المجادلۃ: ۲۱

اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں وہ عوالم انوار وارواح ہوں یا عوالم ظلمات و اشباح ہوں، سے پہلے حضور سیدنا محمد مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم - کو ان کی نبوت ورسالت، انکی سیادت، انکی جلالتِ شان اور ان کے قربِ الٰہی کی شان سمیت پیدا فرمایا یہ اس وقت تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے نہ سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا نہ ان سے دون کو اور نہ ان سے فوق کو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھی ہمارے نبی - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سے بڑھ کر عارف محبوب اور قربِ الٰہی کی نعمت سے سرفراز نہ تھا

إعْلَمُوا أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ الرَّبُّ جَلَّ جَلَالُهُ ، وَعَزَّ جَمَالُهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ الْمَرْبُوبُ فَتَحَ مِنْهُ عُيُونَ جَمِيعِ الْمَوْجُودَاتِ فَظَهَرَ مِنْهُ أَصْلُ مَنْبَعٍ لِلْعَوَالِمِ كُلِّهَا ، فَنَظَرَ الرَّ

جَلَالُهُ، وَعَزَّ جَمَالُهُ إِلَى نَفْسِهِ بِهِ فِي جَمِيعِ عَوَالِمِ الْأَنْوَارِ وَالْأَرْوَاحِ، وَفِي جَمِيعِ عَوَالِمِ الظُّلُمَاتِ وَالْأَشْبَاحِ، فَظَهَرَتْ نَفْسُ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُبُوَّتِهِ وَرِسَالَتِهِ وَسِيَادَتِهِ وَعَظِيمِ قَدْرِهِ وَجَلَالَةِ قُرْبِهِ مِنْ رَبِّهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ وَمَنْ دُونَهُ وَمَنْ فَوْقَهُ مِنْ جَمِيعِ الْأَكْوَانِ، لِأَنَّهُ لَا أَعْرَفَ وَلَا أَحَبَّ وَلَا أَقْرَبَ مِنْهُ إِلَى حَضْرَةِ الْكَبِيرِ الْعَظِيمِ الرَّحْمٰنِ.

جان لیجئے کہ ہمارے آقا و مولی سیدنا محمد مصطفی –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم– جب رب جل جلالہ وعز جمالہ نے ارادہ فرمایا کہ اس کا مربوب ہو تو اس نے آپ سے تمام موجودات کے چشمے کھول دیئے تو اس سے ایک اصل ظاہر ہوئی جو تمام جہانوں کیلئے مددگار ہے تو رب تعالی جل جلالہ وعز جمالہ نے اس کے ذریعے اپنی ذات کی طرف دیکھا تمام عالم انوار وارواح میں اور تمام عالم ظلمات واشباح میں دیکھا تو سیدنا محمد مصطفی –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم– کی ذات اقدس اپنی نبوت ورسالت، اپنی سیادت، اپنے عظیم مرتبہ اور اپنے رب تعالی سے قرب کی جلالت شان سے ظاہر ہوئی اس سے پہلے کہ اللہ تعالی آدم علیہ السلام، ان کے کم اور ان کے فوق کو پیدا فرماتا تمام عالمین میں کیونکہ حضور –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم– کی ذات اقدس سے بڑھ کر کوئی اللہ تعالی کا عرفان حاصل کرنے والا، اس سے محبت کرنے والا اور کبیر وعظیم رحمان جل جلالہ کے قرب کی دولت سے سرفراز نہ تھا۔

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار   جلد ۳   صفحہ ۳۸

فقیہ عصر یادگار اسلاف سیدی والی

حضور قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا عقیدہ

حضور فقیہ عصر زید مجدہ کے وہی عقائد ہیں جو کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت بریلوی قدس سرہ اور سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قدس سرہٗ کا عقیدہ و نظریہ ہے کہ حبیب خدا سید الانبیاء فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ اس وقت بھی بالفعل نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق نہ ہوئی تھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اما بعد: —

سید العالمین نبی الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے متعلق فقیر کا وہی عقیدہ ونظریہ ہے جو کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت بریلوی قدس سرہ اور سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قدس سرہ کا عقیدہ ونظریہ ہے کہ حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بھی بالفعل نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق نہ ہوئی تھی جیسے کہ خود سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا ارشاد گرامی ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ — ۔

لہٰذا میرے احباب ومیری اولاد میں سے جس کا عقیدہ اس کے خلاف ہوگا میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا، نہ وہ مجھ سے ملے، نہ میرے پاس آئے۔

فقط واللہ تعالیٰ الموفق للصواب۔

والسلام

فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہ

۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ

اس تحریر کا عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو

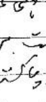

سیدنا محدث اعظم پاکستان ہمارے بزرگوں کے آقا کے

نعمت – رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ – کا عقیدہ مبارکہ

حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم –

اعلانِ نبوت سے پہلے بھی نبی تھے بلکہ آپ پیدائشی نبی تھے بلکہ

آپ عالمِ ارواح میں بھی نبوت سے سرفراز فرمائے گئے تھے

اَلْأَظْهَرُ أَنَّهُ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – كَانَ نَبِيًّا بَعْدَ الْوِلَا
وَقَبْلَ الْوِلَادَةِ مِنْ عَالَمِ الْأَرْوَاحِ، وَلٰكِنْ ظُهُوْرُ نُبُوَّتِهٖ وَرِسَالَتِهٖ عِنْدَ
النَّاسِ بَعْدَ الْأَرْبَعِيْنَ.

اظہر بات یہ ہے کہ حضور – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – ولادت طیبہ کے

حاشیہ مشکوۃ المصابیح صفحہ ۱۴۷

بعد سے ہی نبی تھے بلکہ حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولادت باسعادت سے پہلے عالم ارواح میں بھی نبی تھے لیکن آپ کی نبوت و رسالت اس جہاں کے لوگوں کیلئے آپ کی ظاہری عمر پاک کے چالیس سال بعد باذن اللہ تعالیٰ ظاہر ہوئی۔

-☆-

حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کا عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

ما من ايام العمل الصالح فيهن احب الى الله من هذه الايام العشرة قالوا يا رسول الله ولا الجهاد في
سبيل الله قال ولا الجهاد في سبيل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشيء رواه البخاري

الفصل الثاني عن جابر قال ذبح النبي صلى الله عليه وسلم يوم الذبح كبشين اقرنين املحين موجوئين
فلما وجههما قال اني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض على ملة ابراهيم حنيفا وما انا
من المشركين ان صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من
المسلمين اللهم منك ولك عن محمد وامته بسم الله والله اكبر ثم ذبح رواه احمد وابو داود وابن ماجة والدارمي
وفي رواية لاحمد وابي داود والترمذي ذبح بيده وقال بسم الله والله اكبر اللهم هذا عني وعمن لم يضح
من امتي وعن حنش قال رأيت عليا يضحي بكبشين فقلت له ما هذا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اوصاني ان اضحي عنه فانا اضحي عنه رواه ابو داود وروى الترمذي نحوه وعن علي قال امرنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستشرف العين والاذن وان لا نضحي بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا
خرقاء رواه الترمذي وابو داود والنسائي والدارمي وابن ماجة وانتهت روايته الى قوله والاذن
وعنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نضحي باعضب القرن والاذن رواه ابن ماجة وعن البراء
بن عازب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل ماذا يتقى من الضحايا فاشار بيده فقال اربعا العرجاء البين
ظلعها والعوراء البين عورها والمريضة البين مرضها والعجفاء التي لا تنقي رواه مالك واحمد والترمذي
وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي وعن ابي سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحي بكبش
اقرن فحيل ينظر في سواد ويأكل في سواد ويمشي في سواد رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة
وعن مجاشع من بني سليم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول ان الجذع يوفي مما يوفي منه الثني
رواه ابو داود والنسائي وابن ماجة وعن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نعمت
الاضحية الجذع من الضان رواه الترمذي وعن ابن عباس قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في سفر فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة وفي البعير عشرة رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة
وقال الترمذي هذا حديث غريب وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عمل ابن آدم من
عمل يوم النحر احب الى الله من اهراق الدم وانه ليأتي يوم القيمة بقرونها واشعارها واظلافها وان
الدم ليقع من الله بمكان قبل ان يقع بالارض فطيبوا بها نفسا رواه الترمذي وابن ماجة
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ايام احب الى الله ان يتعبد له فيها من عشر
ذي الحجة يعدل صيام كل يوم منها بصيام سنة وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر رواه الترمذي
وابن ماجة وقال الترمذي اسناده ضعيف

الفصل الثالث عن جندب بن عبد الله قال
شهدت الاضحى يوم النحر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يعد ان صلى وفرغ من صلوته وسلم فاذا هو يرى

حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نبوت نہ زمانہ سے مقید ہے، نہ جگہ کے ساتھ اور نہ ہی کسی قوم کے ساتھ بلکہ آپ ساری مخلوق کے رسول ہیں

یعنی پھر اے پیغمبرو! تمہارے زمانہ میں وہ رسول مطلق حبیب مختار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئیں جن کی نبوت نہ زمانہ سے مقید ہے نہ جگہ سے نہ کسی قوم سے بلکہ ساری خلقت کے رسول ہیں۔

تفسیر نعیمی جلد ۲ صفحہ ۱۵۴

حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تمام انبیاء کرام -علیہم السلام- کے نبی ہیں اور تمام رسولان عظام -علیہم السلام- آپ کے امتی ہیں

یہ آیت کریمہ جس سے معلوم ہوا کہ حضور -فداہ ابی و امی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نبیوں کے بھی نبی ہیں اور سارے پیغمبر آپ کے امتی۔

تفسیر نعیمی جلد ۳ صفحہ ۲۲۰

حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سیدنا آدم علیہ السلام جب روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت ہمارے نبی۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حقیقتاً نبی تھے نہ کہ صرف علم الٰہی میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ — رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ:

وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ — رواہ الترمذی۔

یعنی جب کہ حضرت آدم کے جسم میں روح پھونکی نہ گئی تھی اس وقت ہم نبی تھے۔

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ ہم علم الٰہی میں نبی تھے کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ہم نبی ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو تمام انبیاء کرام کی نبوت کو جانتا تھا پھر اس میں حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کی خصوصیت کیا۔

مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۲۰

حکیم الامت سیدنا مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
ولادت سے قبل عالم ارواح میں نبی تھے

حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو نفس علم غیب تو ولادت سے پہلے ہی عطا ہو چکا تھا کیونکہ آپ ولادت سے قبل عالم ارواح میں نبی تھے کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ اور نبی کہتے ہی اس کو ہیں جو غیب کی خبر رکھے۔

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سیدنا آدم علیہ السلام جب آب و گل میں تھے حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس وقت بھی نبی تھے

اور حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس وقت نبی ہیں جبکہ آدم علیہ السلام آب و گل میں ہیں خود فرماتے ہیں:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ

اس وقت حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں اشرف ہیں۔

حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ عالم ارواح میں وصف نبوت سے متصف تھے یا درہے جسمانی نبوت کیلئے شرط ہے کہ نبی انسان ہو روحانی نبوت کیلئے یہ شرط نہیں ہے یا انسانیت کیلئے اولاد آدم ہونا ضروری نہیں سیدہ حوا انسان ہیں اولاد آدم نہیں اسی طرح وہ مخلوق جو جنت بھرنے کیلئے پیدا کی جائے گی وہ انسان تو ہوگی لیکن اولاد آدم نہیں

یہاں مرقات نے فرمایا کہ یہ حدیث مختلف الفاظ سے مروی ہے چنانچہ ابن سعد نے اور ابونعیم نے حلیہ میں طبرانی نے کبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں روایت کی:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

امام احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حاکم نے اور ابونعیم نے دلائل میں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی:

كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ

ہم پیدائش میں تمام نبیوں سے پہلے ہیں بعثت میں سب کے بعد، دانہ سب سے پہلے زمین میں جاتا ہے اور آخر میں وہی دانہ نمودار ہوتا ہے۔

ہم نے عرض کیا ہے:

باغِ رسالت کی ہیں جڑ اور ہیں بہار آخری

سب جہاں گلشن کے تھے وہ تخمی بیج تو ہیں

خیال رہے کہ جسمانی نبوت کیلئے شرط ہے کہ نبی انسان ہوں اور انسانی سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوتا ہے۔ روحانی نبوت کیلئے یہ شرط نہیں لہٰذا اس فرمان عالی پر یہ اعتراض نہیں کہ نبی انسان ہونے چاہئیں اس وقت حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ صفت انسانیت سے موصوف نہ تھے یا یوں کہو کہ انسانیت کیلئے اولاد آدم کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

حضرت بی بی حوا انسان ہیں مگر اولاد آدم نہیں یوں ہی جو مخلوق جنت بھرنے کیلئے پیدا کی جاوے گی وہ انسان ہوگی مگر اولاد آدم نہ ہوگی لہٰذا اس وقت بھی حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ انسانیت کی صفت سے موصوف تھے۔

مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۸ صفحہ ۱۹،۲۰

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے مدرسہ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام تعلیم پا کر دنیا میں تشریف لاتے رہے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتَ؟ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِي مَلَكَانِ، وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ، فَ
أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ، وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَهُوَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ زِنْهُ بِرَجُلٍ، فَوُزِنْتُ بِهِ فَوَزَنْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: فَزِنْهُ بِعَشَرَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِأَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ
فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُونَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيزَانِ، قَالَ

فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا .

روایت ہے سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے کیسے جانا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں حتیٰ کہ آپ نے یقین کر لیا تو فرمایا:

اے ابو ذر! میرے پاس دو فرشتے آئے جبکہ میں مکہ کے بعض پتھریلے علاقہ میں تھا تو ان میں سے ایک تو زمین کی طرف آ گیا اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان رہا تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا:

کیا یہ وہی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، اس نے کہا کہ انھیں ایک آدمی سے تولو میں اس سے تولا گیا تو میں وزنی ہوا پھر اس نے کہا: انھیں دس سے تولو تو میں ان سے تولا گیا تو میں ان پر وزنی ہوا پھر اس نے کہا کہ انھیں سو سے تولو تو میں ان سے تولا گیا تو میں ان پر بھاری ہوا پھر وہ بولا انھیں ہزار سے تولو تو میں ان سے تولا گیا تو میں ان پر بھاری ہو گیا گویا کہ میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ پلہ ہلکا ہونے کی وجہ سے مجھ پر گرے پڑتے ہیں تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر تم انھیں ان کی پوری امت سے تولو تو بھی یہ سب پر بھاری ہوں گے۔

-☆-

مسند الدارمی　　رقم الحدیث (۱۴)　　جلد ۱　　صفحہ ۱۹

حکم الحدیث　　اسنادہ واہ من اجل [illegible]

شرح حدیث:

یعنی حضور۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔آپ نے دنیا میں آکر اپنی نبوت یہاں کے کس سبب سے پہچانی لہذا یہ سوال ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں ہے کہ ہم اس وقت نبی تھے جب آدم علیہ السلام آب و گل میں تھے یا بچپن شریف میں ہم کو شجر و حجر سلام کرتے تھے۔آپ کی نبوت کا اعلان آپ کی ولادت پاک سے پہلے ہو چکا تھا۔دنیا بھر نے آپ کو نبی جان لیا تھا،حضور وہ معجزات جو حمل شریف اور ولادت پاک کے وقت تمام دنیا میں ظاہر ہوئے۔رب فرماتا ہے:

یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ

انسان اپنے بیٹے کو اس کی ولادت سے پہلے ہی جانتا ہے۔

یعنی کیا یہ وہی نبی ہیں جن کا اعلان فرشتوں میں کیا جا چکا ہے جن پر ایمان لانے کا عہد و پیمان نبیوں سے ہمارے سامنے لیا جا چکا ہے جن کی دعائیں جناب خلیل نے مانگی جن کی بشارتیں جناب مسیح نے دی ہیں جن کے مدرسہ میں سارے نبی تعلیم پا کر دنیا میں آتے رہے جو آگے چل کر سارے جہان کا سہارا مومنوں کی آنکھوں کا تارا ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔

مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۸ صفحہ ۳۸، ۳۹، ۴۰

علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی روح پاک کو عالم ارواح میں وصفِ نبوت سے سرفراز فرما دیا گیا تھا

اور عالم ارواح ہی میں اس روح سراپا نور کو وصف نبوت سے سرفراز فرمایا چنانچہ ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – سے پوچھا کہ آپ کی نبوت کب ثابت ہوئی؟ آپ نے فرمایا:

وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم – علیہ السلام – کی روح نے جسم سے تعلق نہ پکڑا تھا۔

–☆–

سیرت رسول عربی — علامہ نور بخش توکلی

صدر الشریعہ سیدنا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کو ملا تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کے امتی ہیں اس لئے آپ نبی الانبیاء ہیں

سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کو ملا، حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ نبی الانبیاء ہیں اور تمام انبیاء حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کے امتی ہیں۔ سب نے اپنے اپنے عہد کریم میں حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کی نیابت میں کام کیا۔

بہار شریعت حصہ اول ص ۱۱۳

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

ازل سے ابد تک، ارض و سماء میں، اولیٰ و آخرت میں، دنیا و دین میں روح و جسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی جو نعمت کسی کو ملی یا ملتی ہے یا ملے گی وہ سب حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی، بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹتی رہے گی

قَالَ عَزَّ مَجْدُهٗ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○

اے محبوب! ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔

عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء و ملائکہ سب داخل تو لاجرم حضور پر نور سید المرسلین ـ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ ان سب پر رحمت و نعمت رب الارباب

ہوئے اور وہ سب حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی سرکار عالم مدار سے بہرہ مند و فیضیاب۔ اسی لئے اولیائے کاملین و علمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک ارض و سما میں، اُولیٰ و آخرت میں، دنیا و دین میں، روح و جسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی جو نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی، سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔

كَمَا بَيَّنَّاهُ بِتَوْفِيقِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي رِسَالَتِنَا سَلْطَنَةُ الْمُصْطَفٰى فِي مَلَكُوتِ كُلِّ الْوَرٰى۔

نبوت بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اعظم نعمت ہے۔

تجلی الیقین صفحہ ۱۸

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
اول النبیین بھی ہیں اور آخر النبیین بھی ہیں

فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سیدنا آدم ـ علیہ الصلاۃ والسلام ـ حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ـ کو یوں یاد کرتے اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ

اسی لئے جب ابوالبشر آدم انہیں یاد کرتے یوں کہتے:

يَا ابْنِيْ صُوْرَةً وَأَبِيْ مَعْنًى.

اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی نبوت ورسالت کا زمانہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کو شامل ہے اور کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ حقیقی معنی میں ہے

امام علامہ تقی الملۃ والدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک نفیس رسالہ اَلتَّعْظِیْمُ وَالْمِنَّۃُ فِیْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ اور اس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سب انبیاء کے نبی ہیں اور تمام انبیاء ومرسلین اور ان کی امتیں سب حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے امتی۔ حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی نبوت ورسالت زمانہ سیدنا ابو البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو عام شامل ہے اور حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کا ارشاد:

کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ معنی حقیقی پر ہے۔

تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت صفحہ ۱۵

امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم -
کی رسالت تمام اولین وآخرین کو حاوی ہے

حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کی رسالت زمانہ بعثت سے مخصوص نہیں بلکہ اولین وآخرین سب کو حاوی۔

تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت صفحہ ۴۲

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کیلئے نبوت ثابت ہو چکی تھی بلکہ جس کا خالق اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اسکے رسول ہیں

ترمذی جامع میں بافادہ تحسین واللفظ لہ اور حاکم وبیہقی وابونعیم ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے اور احمد مسند اور بخاری تاریخ میں اور ابن سعد وحاکم وبیہقی ابونعیم میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ سے اور بزار وطبرانی وابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابونعیم بطریق عنابحی امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہ اور ابن سعد ابن ابی الجدعا ومطرف بن عبداللہ بن الشخیر وعامر رضی اللہ عنہم سے باسانید متباینہ والفاظ متقاربہ راوی حضور پرنور سید المرسلین

-فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سے عرض کی گئی:

مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ ؟حضور-فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کیلئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا:

وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔

جبل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ میں حدیث میسرہ کی نسبت فرمایا سندہ قوی.....الخ

آدم ہنوز جسم بآب و گل نداشت   کو حکم بہ ملک جان و دل برداشت

اس لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں کہ جس کا خدا خالق ہے محمد-فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-اس کے رسول ہیں۔[1]

[1] تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت صفحہ [illegible]

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ـ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کیلئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ مبارک کشادہ کر دیا اور آپ کے ذکر کو بلند کر دیا اور آپ کو باب رسالت کا فاتح اور دور نبوت کا خاتم بنایا

ابن جریر، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، بزار، ابو یعلیٰ بطرق ابو العالیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معراج کی حدیث طویل میں راوی، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد و ثناء کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے سب کے بعد حضور پر نور خاتم النبیین ـ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ـ نے فرمایا:

كُلُّهُمْ أَثْنَىٰ عَلَىٰ رَبِّهِ وَإِنِّي مُثْنٍ عَلَىٰ رَبِّي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّـ

أَرْسَلَنِيْ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ وَكَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيْراً وَنَذِيْراً وَأَنْزَلَ عَلَ
الْفُرْقَانَ فِيْهِ تِبْيَانٌ لِكُلِّ شَيْءٍ وَجَعَلَ أُمَّتِيْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
وَجَعَلَ أُمَّتِيْ أُمَّةً وَسَطاً وَجَعَلَ أُمَّتِيْ هُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ وَشَرَحَ
لِيْ صَدْرِيْ وَوَضَعَ عَنِّيْ وِزْرِيْ وَرَفَعَ لِيْ ذِكْرِيْ وَجَعَلَنِيْ فَاتِ
وَخَاتِماً .

تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور کافہ ناس کا رسول بنایا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور مجھ پر قرآن اتارا اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور میری امت سب امتوں سے بہتر اور امت عادل اور زمانہ میں مؤخر اور مرتبہ میں مقدم کی اور میرے لئے میرا سینہ کھول دیا اور مجھ سے میرا بوجھ اتار لیا اور میرے لئے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتح باب رسالت و خاتم دور نبوت کیا۔

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور
سیدنا علامہ شمس الدین ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ خاتم النبیین ہیں **قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ** ہیں تمام انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں آپ اس وقت بھی نبی تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے، آپ مومنوں پر رؤوف ہیں اور گنہگاروں کیلئے شفیع۔ شفاعت کرنے والے۔ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق کی طرف رسول بنایا ہے

علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے رسالہ میلاد میں ناقل حضور سید المرسلین۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے حضرت جناب مولی المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا:

يَا أَبَا الْحَسَنِ ! إِنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَسَيِّدُ جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ الَّذِيْ نُبِّئَ وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ رَؤُوْفٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شَفِيْعٌ لِلْمُذْنِبِيْنَ أَرْسَلَهُ اللّٰهُ إِلٰى كَافَّةِ الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ .

اے ابوالحسن! بے شک محمد — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — رب العالمین کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے خاتم اور روشن رو اور روشن دست و پا والوں کے پیشوا تمام انبیاء مرسلین کے سردار نبی ہوئے جبکہ آدم آب وگل میں تھے مسلمانوں پر نہایت مہربان گناہگاروں کے شفیع اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور

سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو تمام انبیاء ومرسلین پر فضیلت بخشی اور جبریل امین نے آپ کو **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اٰخِرُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ظَاھِرُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاطِنُ** کے مبارک الفاظ سے سلام کیا

علامہ فاضل علی قاری شرح شفاء میں علامہ تلمسانی سے ناقل ، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی حضور سید المرسلین - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے فرمایا:

جبریل نے آکر مجھے یوں سلام کیا **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اٰخِرُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ظَاھِرُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاطِنُ**

میں نے کہا کہ اے جبرئیل یہ تو خالق کی صفتیں ہیں مخلوق کو کیونکر مل سکتی ہیں، عرض کی: ہیں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے اس نے حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء ومرسلین پر خصوصیت بخشی ہے۔ اپنے نام وصفت سے حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کیلئے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا اول نام رکھا کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور آخر اس لئے کہ ظہور میں سب سے مؤخر اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں اور باطن اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے باپ آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا نام لکھا اور مجھے حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے ہزار سال حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-پر درود بھیجی یہاں تک کہ حق جل وعلا نے حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو مبعوث کیا، خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتے اور چراغ تاباں اور ظاہر اس لئے حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا نام رکھا کہ اس نے اس زمانہ میں حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو تمام ادیان پر غلبہ دیا اور حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا شرف وفضل سب آسمان وزمین پر آشکارا کیا تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-پر درود نہ بھیجی۔ اللہ تعالیٰ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-پر درود بھیجے، حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا رب محمود ہے اور حضور

—فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم—محمد اور حضور—فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم—کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور—فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم—اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں۔ یہ عظیم بشارت سن کر حضور—فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم—نے ارشاد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ حَتّٰی فِیْ اِسْمِیْ وَصِفَتِیْ۔

حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام و صفت میں۔

هٰكَذَا نَقَلَ وَقَالَ رَوَی التِّلِمْسَانِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَظَاهِرُهٗ اَنَّهٗ خَرَّجَهٗ بِسَنَدِهٖ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَدُلُّ عَلَيْهِ رَوٰى كَـ الزُّرْقَانِیُّ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ۔

تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت صفحہ ۸۷،۸۸

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سید العالمین ہیں رسول رب العالمین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے

ابن ابی شیبہ و ترمذی باافادہ تحسین اور حاکم بہ تصریح تصحیح اور ابونعیم و خرائطی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی ابوطالب چند سرداران قریش کے ساتھ ملک شام کو گئے۔ حضور پرنور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ہمراہ تشریف فرما تھے جب صومعہ راہب یعنی بحیرا کے پاس اترے، راہب صومعہ سے نکل کر ان کے پاس آیا اور اس سے پہلے جو یہ قافلہ جاتا تھا، راہب نہ آتا نہ اصلا ملتفت ہوتا، اب کی بار خود آیا اور لوگوں کے بیچ گزرتا ہوا حضور پرنور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تک پہنچا۔ حضور اقدس۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا دست مبارک تھام کر بولا:

هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً

لِلْعَالَمِیْنَ ۔

یہ تمام جہان کے سردار ہیں یہ رب العالمین کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں تمام عالم کیلئے رحمت بھیجے گا۔

سرداران قریش نے کہا: تجھے کیا معلوم ہے کہا جب تم اس گھاٹی سے بڑھے کوئی درخت و سنگ نہ تھا جو سجدے میں نہ گرے اور وہ نبی کے سوا دوسرے کو سجدہ نہیں کرتے اور میں انہیں مہر نبوت سے پہچانتا ہوں ان کے استخوان شانہ کے نیچے سیب کے مانند ہے پھر راہب واپس گیا اور قافلہ کیلئے کھانا لایا حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تشریف نہ رکھتے تھے آدمی طلب کو گیا تشریف لائے ابر سر پر سایہ گستر تھا راہب بولا:

اُنْظُرُوْا عَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ دیکھو ابر ان پر سایہ کئے ہے۔

قوم نے پہلے سے درخت کا سایہ گھیر لیا تھا حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔نے جگہ نہ پائی دھوپ میں تشریف رکھی فوراً پیڑ کا سایہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔پر جھک آیا، راہب نے کہا:

اُنْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ اِلَيْهِ

دیکھو پیڑ کا سایہ ان کی طرف جھکتا ہے۔

شیخ محقق نے لمعات میں فرمایا:

امام ابن حجر عسقلانی اصابہ میں فرماتے ہیں:

رجالہ ثقات اس حدیث کے راوی سب ثقہ ہیں۔

تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت صفحہ ۹۵

امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اپنے حقیقی معنی پر ہے

اور كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ شریعت کے نزدیک بھی اپنے حقیقی معنی پر ہے۔

تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت صفحہ ۱۵

امام اہل سنت سیدنا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے محمد -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اس کے رسول ہیں

ترمذی جامع میں بافادہ تحسین والفظ لہ اور حاکم و بیہقی و ابو نعیم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور احمد مسند اور بخاری تاریخ میں اور ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابو نعیم میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ سے اور بزار و طبرانی و ابو نعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو نعیم بطریق صنابحی امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہ اور ابن سعد و ابن ابی الجدعاء و مطرف بن عبداللہ بن الشخیر و عامر رضی اللہ عنہم سے باسانید متباینہ والفاظ متقاربہ راوی حضور پرنور سید المرسلین -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سے عرض کی گئی:

مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟

حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا:

وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔ بجل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابۃ میں حدیث میسرہ کی نسبت فرمایا:

سندہ قوی، اسی لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں کہ جس کا خدا خالق ہے محمد -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس کے رسول ہیں۔

تصریحات از حضرت مفتی محمد سیالوی زید مجدہ العالی

فتاویٰ رضویہ از اعلیٰ حضرت امام اہل سنت جلد ۳۰ صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰

امام المتکلمین سیدنا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ والد گرامی

سیدنا اعلیٰحضرت امام اھل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی روح پاک

بھی وصف نبوت سے متصف تھی جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور

جسم کے درمیان تھے آپ اس وقت بھی خارج میں نبی تھے

شیخ تقی الدین سبکی فرماتے ہیں:

اس روایت سے معنی دو حدیث کے حل ہوئے ایک بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ [illegible] كَافَّةً کہ ہم کافۂ اہل زمان وس بعد ختم میں منحصر جانتا تھا اب معلوم ہوا کہ تمام اولین و آخرین مراد ہیں دوسرے كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ میں اس نبوت کو صرف

علم الٰہی میں جو تھا اب ثابت ہوا کہ خارج میں بھی ہے۔

تنبیہ:

یہاں سے معلوم ہوا کہ روح از وجود با وجود بھی متصف بہ رسالت تھی اور بعد انتقال کے بھی متصف ہے۔

سیدنا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اس وقت بھی پیغمبر تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام کے جسم میں روح نہ پھونکی گئی تھی

ایک بار مولی علی سے فرمایا:

اے ابوالحسن! بیشک محمد رسول رب العالمین اور خاتم النبیین اور قائد الغر المحجلین اور سردار تمام انبیاء ومرسلین کا ہے۔ میں پیغمبر تھا اور آدم درمیان مٹی اور پانی کے۔

سرور القلوب بذکر المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۵

سیدنا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ والد گرامی امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک الاول اور الآخر کا پرتو حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔پر پڑا تو آپ کی نبوت ورسالت بھی محیط ہے آپ ہی اول النبیین ہیں اور آپ ہی آخر النبیین اور خاتم النبیین ہیں

علاوہ بریں جس طرح پہلا اسم یعنی اول ایک اسم الٰہی کی مظہریت پر دلالت کرتا ہے اس اسم یعنی آخر سے دوسرے اسم کی مظہریت ثابت ہوتی ہے اور ان دونوں کے اجتماع سے ایک معنی عجیب پیدا ہوتے ہیں کہ جس طرح پروردگار سب شی کو محیط ہے کہ اول بھی وہی ہے اور آخر بھی وہی ہے۔اسی طرح بہ سبب اس کے کہ ایک پرتو اس احاطہ کا اس جناب پر بھی وہ جناب بھی نبوت ورسالت کو محیط ہے کہ اول النبیین بھی وہی ہیں اور آخر النبیین اور خاتم النبیین بھی وہی ہیں۔

سرور القلوب بذکر المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۹۸

شیخ المحققین حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے نہ کہ صرف علم الٰہی میں

پس وے صلی اللہ علیہ وسلم نبی مرسل بود در آں عالم بالفعل در خارج نہ در علم الٰہی فقط۔

مزید فرمایا:

انبیاء دیگر در علم الٰہی بودند در خارج۔

پس حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ اس عالم۔ عالم ارواح۔ میں بھی بالفعل نبی مرسل تھے یہ نہیں کہ صرف علم الٰہی میں تھے۔

اور دیگر انبیاء کرام۔ اس عالم، عالم ارواح میں۔ علم الٰہی میں نبی تھے نہ کہ خارج میں۔

مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۳

مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۸

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پیدائشی نبی ہیں آپ کی ولادت کے وقت اور ایام رضاعت میں عجائب کا ظہور ہوا

وسماع ہواتف صادرہ بنبوت وصفات وے صلی اللہ علیہ وسلم وآنچہ نقل کردہ شدہ است در اخبار مشہورہ از ظہور عجائب در وقت ولادت شریف وایام رضاعت وبعد از وے تا زمان بعثت وظہور۔

آپ کی ولادت شریف کے وقت ہواتف غیبیہ نے پکار پکار کر آپ کی نبوت اور آپ کے اوصاف جمیلہ کو مشتہر کیا اخبار مشہورہ۔ احادیث مشہورہ۔ میں وہ عجائبات مذکور ہیں جو آپ کی ولادت کے وقت اور رضاعت کے ایام اور بعثت تک ظہور پذیر ہوئے۔

مدارج النبوۃ مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور جلد ۲ صفحہ ۱۸

سیدنا عبدالحق محدث دہلوی شیخ المحققین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

آنکہ تدلی نجوم و تساقط کواکب و شہب واقع شدہ بداں استدلال بلیل نتواں کرد زیرا کہ زمان نبوت و ولادت زمان ظہور خوارق عادات است پس تواند کہ سقوط نجوم درینہار با شد۔ واللہ اعلم

نجوم کا نیچے آنا اور کواکب کا گرنا اور شہاب کا مارا جانا اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ ـ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ کی ولادت طیبہ رات کو ہوئی ہے اس لئے کہ یہ نبوت و ولادت کا زمانہ ہے جس میں خوارق عادات کا ظہور ہوا ہے پس ممکن ہے ستاروں کے گرنے کا واقعہ دن میں ہو۔

واللہ اعلم۔

مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے خواب میں کہا گیا کہ آپ کے پیٹ میں افضل الخلائق اور پیغمبر خدا- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہے

وخواب دیدن آمنہ پیش از ولادت بود کہ در خواب آمد و گفت کہ مے دانی تو کہ حامل شدہ بہ بہترین امت و پیغمبر خدا۔

آپ کی ولادت طیبہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے پہلے حضرت آمنہ -رضی اللہ عنہا- نے خواب دیکھا کہ آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ آپ کو علم ہے کہ آپ حاملہ ہوگئی ہیں اور یہ حمل افضل الخلائق اور پیغمبر خدا کا ہے۔

الخصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۴۷

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بھی نبی تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مبارکہ آپ کی روح مقدسہ کے انوار سے مستفیض ہو رہی تھیں

حضور اکرم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے اعلیٰ واکمل فضیلت یہ ہے کہ حق تبارک وتعالیٰ نے آپ کی روح پر نور کو ساری مخلوق کی ارواح سے پہلے پیدا فرما کر تمام مکونات کی روحوں کو آپ کی روح سے تخلیق فرمایا اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح وجسد کے درمیان تھے جیسا کہ ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور عالم ارواح میں بھی انبیاء علیہم السلام کی ارواح مقدسہ کو آپ کی روح پر انوار نے مستفیض فرمایا۔

مدارج النبوۃ حصہ اول صفحہ ۲۲۳ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اگر یہ کہا جائے کہ حضور فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عالم ارواح میں صرف علم الٰہی میں نبی تھے تو اس کا کیا فائدہ تمام انبیاء کرام علم الٰہی میں تھے

وَتَثْبِتُ ذَالِكَ بِأَنَّهُ لَوْ قِيلَ اَنَّهُ كَانَ نَبِيًّا فِي عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ لَمْ يَكُنْ فِي التَّخْصِيْصِ عَلٰى قَوْلِهٖ كُنْتُ نَبِيًّا اَلتَّصْرِيْحِ فَائِدَةٌ لِاَنَّهُمْ مُسْتَوُوْنَ مَعَهُ فِيْ ذَالِكَ فَتَعَيَّنَ تَقْرِيْرُهُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا

اس حدیث کو آپ کے نبی بالفعل ہونے پر محمول کرنے کا سبب یہ ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے علم میں نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے تو آپ کے اس وقت میں نبی ہونے کی تخصیص اور تصریح کا کوئی عظیم فائدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ بھی انبیاء علیہم السلام علم الٰہی میں نبی ہونے کے اعتبار سے آپ کے ساتھ مساوی اور برابر تھے لہٰذا اس حدیث کی یہی تشریح اور تفسیر متعین ہوگی جو ہم نے ذکر کی ہے۔

سیدنا الیاس نبی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام ایام حج میں اپنی پشت سے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی آواز سنا کرتے تھے

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں نقل فرمایا:

آوردہ اند کہ وے از صلب خود آواز تلبیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم می شنید - صلی اللہ علیہ وسلم - حج

سیدنا الیاس علیہ السلام موسم حج میں اپنی پشت سے رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے تلبیہ کی آواز سنا کرتے تھے جو تلبیہ آپ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - حج کے موقع پر کہا کرتے تھے۔

مدارج النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۹

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں اعلان نبوت سے پہلے کسی گزشتہ نبی علیہ السلام کی شریعت کی پیروی نہ کرتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رشد وہدایت کا نور آپ کے دل انور پر نازل ہوتا تھا

وظاہر آنست کہ از جانب حق نور رشد وہدایت در دل می تافتہ بود کہ بداں متقرب ومرضی درگاہ جمل مے آید بے اتباع شریعتے۔

ظاہر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رشد وہدایت کا ایک نور آپ کے قلب اطہر میں تاباں تھا جس کی بدولت آپ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ایسی عبادت کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ احدیت میں قریب کرنے والی اور پسندیدہ تھی آپ کسی بھی شریعت کے پیروکار نہ تھے۔

مدارج النبوت، جلد ۲، صفحہ ۵۰۶

بہ برکت مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الحمد سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے تمام عطائیں بشمول نبوت کے حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو وجودِ عنصری سے پہلے ہی عطا فرما دی تھیں

وذکر إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ بلفظ ماضی با آنکہ مستقبل کہ گوید نُعْطِيكَ دلالت دارد بر آنکہ این عطا حاصل شدہ است پیش از وجود عنصری وی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنانکہ گفت **كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ** یا تقدیم ما اسباب سعادت ترا ایراد کردہ پیش از دخول تو در دار وجود پس چگونہ مہمل بگذاریم ترا بعد از وجود و اشتغال تو بعبادت و ندادیم ترا این فضل عظیم از جہت طاعت و عبادت تو بلکہ محض فضل و احسان از غیر موجب ولا سبب کہ حاصل حق اختیار است۔

مدارج النبوۃ فارسی جلد اول صفحہ ۷

اور یہ کہ انا اعطینٰک - بے شک ہم نے آپ کو عطا فرمایا - کو لفظ ماضی سے ذکر فرمایا اور لفظ مستقبل یعنی سنعطیک - عنقریب آپ کو عطا فرمائیں گے - نہ فرمایا تا کہ اس پر دلالت کرے کہ یہ تمام عطائیں قبل از وجود عنصری آپ کو حاصل ہو چکی ہیں جیسا کہ فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم روح و جسم کے درمیان تھے۔

گویا کہ حق تعالیٰ کہتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کیلئے تمام اسباب سعادت دو آپ کے دائرہ وجود میں داخل ہونے سے پہلے ہم نے عطا فرما دیئے ہیں تو اب آپ کو بعد از وجود کیسے بے عطا چھوڑیں گے رہا آپ کا عبادت میں مشغول رہنا تو یہ فضل عمیم آپ کی طاعت و عبادت کے صلے میں نہیں دیا گیا ہے بلکہ بغیر وجوب اور بے سبب، محض فضل و احسان ہے یہی اجتباء - برگزیدگی - کے معنی کا حاصل ہے۔

محدث کبیر سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات ظاہر و باہر تھے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مقدس آپ سے فیض لیتی تھیں اس وقت حضور فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خارج میں نبی تھے جبکہ دیگر انبیاء کرام کی نبوت علم الٰہی میں تھی خارج میں نہ تھی

اگر گویند کہ ہمہ انبیاء را بلکہ ہمہ مردم را ہر چند وقتیکہ از وجود عنصری ایشاں دادہ اند و نصیب کردہ اند پس فضل آں حضرت کہ ایشاں را پیشتر دادند از دیگراں نہ پیشتر؟ جواب آنکہ میگوئیم کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و کمالات وی صلی اللہ علیہ وسلم در عالم ارواح ظاہر کردہ بودند و ارواح انبیاء از اں استفاضہ نمودہ چنانکہ فرمودہ کنت نبیا الحدیث و نبوت انبیاء دیگر در علم الٰہی بودند در خارج۔ ؎

؎ مدارج النبوۃ فارسی جلد ۱ صفحہ ۲

سوال:

اگر کہیں کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ تمام انسانوں کو جو کچھ عطا فرمایا ہے ان کے وجود عنصری سے پہلے ہی عطا کر دیا ہے۔ عطا کرنے کا فیصلہ فرما دیا ہے۔ اور مقدر کر دیا ہے پس حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ کی فضیلت اس میں تو ہو گی کہ انہیں دوسروں سے زیادہ عطا کریں، اس میں فضیلت نہیں ہو سکتی کہ پہلے عطا کریں۔ کیونکہ قضاء اور تقدیر کے وجود عنصری سے پہلے ہونے میں سب برابر ہیں اس میں کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں ہو سکتی۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ علمائے اسلام اور اکابرین ملت فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ کی نبوت اور آپ کے دوسرے کمالات عالم ارواح میں ظاہر کر دیئے گئے تھے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مقدسہ آپ سے فیض حاصل کرتی تھیں جیسا کہ حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

میں اس وقت نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔

اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت علم الٰہی میں تھی خارج میں نہ تھی۔ [1]

[1] مدارج النبوت اردو جلد ا صفحہ ۳۲۵

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

حضور سیدنا نبی کریم — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کو سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبوت حاصل تھی اور وہ نبوت باعتبار حقیقت احمدی کے تھی جس کا تعلق عالم امر سے ہے

اور وہ نبوت جو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی پیدائش سے پہلے آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام کو حاصل تھی اور اس مرتبہ کی نبوت تجردی ہے اور فرمایا ہے کہ

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

میں نبی تھا جبکہ آدم ابھی پانی اور کیچڑ میں تھے۔

وہ باعتبار حقیقت احمدی کے تھی جس کا تعلق عالم امر سے ہے۔

مکتوبات امام ربانی جلد اول حصہ سوم صفحہ ۱۴۴

محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے کس محبت بھرے انداز سے عالمِ ارواح میں حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی نبوت مبارکہ کو ثابت فرمایا اور فرمایا:

یہ نبوت باعتبار حقیقتِ احمدی کے تھی جس کا تعلق عالمِ امر سے ہے۔

فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ

شہزادۂ محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی سیدالاولیاء حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی – رحمۃ اللہ علیہ – کا عقیدہ اور فقیہ عصر یادگار اسلاف سیدی وسندی حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – عرش سے لے کر فرش تک ہر ہر فرد اور ہر ہر چیز کیلئے مرکز اور فیض رساں ہیں، عطا فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے لیکن ہر کسی کو ہر نعمت حبیب خدا – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کے وسیلہ جلیلہ سے ملتی ہے

سیدی حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ نے فرمایا:

جب میں حج کرنے گیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا اور وہاں روضۂ مقدسہ پر حاضری دی تو یوں محسوس ہوا کہ وجود شریف حضرت رسالت مآب – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – عرش

سے لے کر فرش تک سارے جہانوں ۔۔ جن وانس وحوش وطیور، حیوانات، نباتات، معدنیات وجمادات ۔۔ سب کیلئے مرکز ہے۔ بیشک عطا کرنے والا اللہ رب العالمین ہی ہے لیکن جس کسی کو بھی فیض پہنچتا ہے وہ رحمۃ للعالمین ۔صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے وسیلے سے پہنچتا ہے اور مہمات ملک وملکوت حضور ۔صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے اہتمام سے انجام پذیر ہوتے ہیں۔

مقامات امام ربانی صفحہ ۱۱۶

اس ایمان افروز ارشاد مبارک سے ہمیں چند فوائد حاصل ہوئے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں؛

۱۔ ہمارے نبی ۔صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ زندہ جاوید نبی ہیں۔

۲۔ وہ سارے جہانوں کیلئے از عرش تا فرش ہر ہر فرد اور ہر ہر چیز کیلئے مرکز اور فیض رساں ہیں۔

۳۔ عطا کرنے والا بیشک اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن ہر کسی کو ہر نعمت حبیب خدا ۔صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے وسیلے سے ملتی ہے۔

۴۔ وہ سب جہانوں کیلئے منتظم ہیں ان ہی کے اہتمام سے کاروبار عالم چل رہا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ .

اور یہ نظریہ صرف سیدی خواجہ محمد معصوم سرہندی کا ہی نہیں بلکہ دیگر اولیائے کرام کا بھی یہی نظریہ ہے۔

مقام مصطفیٰ ۔صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ از تصنیف حضرت مفتی محمد امین صاحب زید مجدہ ۔ تیسرا ایڈیشن ۔ صفحہ ۱۲۹

حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی قدس سرہٗ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اس وقت بھی نبی تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے مخلوق میں جو بھی کمال ہے وہ درحقیقت حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے کمالات میں سے ہے

اور وہی تعین اول حقیقت ہے جناب محبوب کبریا - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی۔ علامہ قسطلانی و ملا علی قاری اور دوسرے اکابر نے کہا ہے کہ احادیث صحیحہ سے یہ مضمون ثابت ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب سے خطاب فرماتے ہوئے کہا ہے کہ:

اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا اور اپنی خدائی کو ظہور میں نہ لاتا۔

پس معلوم ہوا کہ مبدا خلقت آں سرور عالمیاں کا وجود ہے جس کے فیض سے سب

کا وجود ہوا۔ اول آپ کا نور پاک ظہور میں آیا اور اسی نور پر ظہور سے عرش و کرسی و لوح و قلم اور آسمان و زمین اور ملائکہ و جن و انس اور تمام کائنات سب وجود میں آئے چنانچہ ارشاد نبوی —فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— میں ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

ابھی ان کا وجود مکمل نہیں ہوا تھا آں جناب بدرجہ اتم مظہر صفات حضرت احدیت ہوئے اور مخلوق میں جو بھی ظہور کمال ہے حقیقت میں وہ کمال محبوب کبریا —فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کے کمالات میں سے ہے۔ اسی نور کے ظہور سے حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ ہوگئے اور اسی نور کی تجلیات سے کعبہ معظمہ مسجود خلائق ہوا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
اَفْضَلَ صَلَوٰتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

مجمع البحرین شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم - اس وقت بھی نبی تھے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم - کے علاوہ کوئی تیسرا نہ تھا

۱۹۷۰ء کے قریب کی بات ہے کہ خواجہ خواجگان سرخیل قافلہ عشاق حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی - رحمۃ اللہ علیہ - فیصل آباد تشریف لائے میں زیارت سے مشرف ہوا اس محفل کی بہت سی باتوں میں تین باتیں میرے لوح دل پر نقش ہیں، مفہوم پیش خدمت ہے۔

۱۔ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم - اس وقت بھی

نبی تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام کے جسد اطہر میں روح نہیں پھونکی گئی تھی بلکہ میں کہتا ہوں کہ حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ اس وقت بھی نبی تھے جب اللہ تعالٰی اور اس کے حبیب ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے علاوہ کوئی تیسرا موجود نہ تھا۔

۲۔ لوگ اس بات میں اختلاف کرتے ہیں کہ حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو معراج کی رات ذات باری تعالٰی کا دیدار ہوا یا نہیں میں قمر الدین سیالوی کہتا ہوں کہ اس معراج کی ایک رات میں حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو دس مرتبہ سر کی آنکھوں سے دیدار نصیب ہوا جب بھی نمازوں کی کمی کیلئے جاتے دیدار خداوندی سے سرفراز ہوتے۔

۳۔ قیامت کے دن بے عمل صاحبزادگان اور پیرزادگان کو جہنم کی جس وادی میں پھینکا جائے گا اس کا نام "غیو" ہے۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

جامع المعقول علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنی روحانی حالت اور نورانی کیفیت میں تمام ارواح کیلئے نبی تھے

وَنَبِيُّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ نَبِيًّا فِيْ نَشْأَتِهِ الرُّوْحَانِيَّةِ لِلْأَرْوَاحِ وَمُتَوَسِّطًا فِيْ تَعْيِيْنِ حِصَصِ كَمَالَاتِهِمُ الرُّوْحَانِيَّةِ الَّتِيْ بِحَسْبِهَا يَظْهَرُ كَمَالَاتُهُمُ الْجِسْمَانِيَّةُ كَمَا يُرْوٰى عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، أَوَّلُ خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ ۔

اور ہمارے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنی روحانی حالت میں ارواح کیلئے نبی تھے اور روحانی کمالات کے حصص کے تعین میں آپ ہی واسطہ اور وسیلہ

حاشیہ شرح مواقف جلد ۲ صفحہ ۲۵

تھے جو کمالات ان سے عالم اجسام میں ظاہر ہوئے جیسے کہ حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ مروی ہے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نورِ مسعود کو پیدا فرمایا۔

-☆-

جامع المعقول سیدنا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت علماء کرام میں بہت نمایاں ہے۔ آج بھی بڑے بڑے علماء و فضلاء اور بڑے بڑے بحر العلوم آپ کا نام آتے ہی اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر انوار پر کروڑوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے کس وضاحت کے ساتھ عالم ارواح میں حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی نبوت کو تسلیم فرمایا اور قلم مبارک سے اسے قیامت تک آنے والی علمی دنیا کے سامنے ظاہر و باہر بھی فرمایا۔

برکتہ المصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المہد سیدنا عبدالحق محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ، امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اور صدر الافاضل سیدنا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تخلیق میں

سب سے پہلے نبی ہیں اور عالم دنیا میں سب سے آخری نبی ہیں

چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مدارج النبوت کے خطبہ میں فرماتے ہیں:

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جناب رسالت مآب - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی توصیف میں یہ الفاظ کہنا درست اور علمائے امت کا طریقہ ہے بلکہ خود حق تعالیٰ نے رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی توصیف میں یہ الفاظ فرمائے

ہیں ہاں اب منکرین جو ان کلمات کو جناب رسالت مآب ــ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ــ کی شان میں نا روا جانتے ہیں خدائے کریم پر کیا اعتراض نہ کریں گے کہ اس نے خود حضرت کی شان میں یہ کلمات فرمائے۔

یگانہ زمانہ جناب الحاج مولانا المولوی احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی نے اپنے رسالہ مبارکہ جزء اللہ عدوہ بابائہ ختم نبوہ صفحہ ۳۰ میں نقل فرمایا علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی شرح شفا شریف میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی حضور سیدنا رسول اللہ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:

جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا آخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ظَاھِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاطِنُ نے فرمایا:

اے جبریل! یہ صفات تو اللہ کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سے مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں؟ جبریل نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ حضور ــ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ــ پر یوں سلام عرض کروں۔ اللہ نے حضور ــ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ــ کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف سے حضور ــ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ــ کے نام و وصف مشتق فرمائے۔

وَسَمَّاکَ بِالْاَوَّلِ لِاَنَّکَ اَوَّلُ الْاَنْبِیَاءِ خَلْقًا وَسَمَّاکَ بِالْآخِرِ لِاَنَّکَ آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ فِی الْعَصْرِ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ اِلٰی آخِرِ الْاُمَمِ

حضور ــ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ــ کا نام اول رکھا کہ حضور ــ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ــ سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور ــ فداہ ابی وامی صلی

اللہ علیہ والہ وسلم – کا آخر نام رکھا کہ حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – سب پیغمبروں سے زمانہ میں مؤخر و خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔ باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ السلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا پھر مجھے حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – پر ہزار سال درود بھیجے اور ہزار سال بھیجے یہاں تک کہ اللہ نے حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – کو مبعوث کیا، خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکتا سورج۔

حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل سموات و ارض پر ظاہر و آشکار کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پر نور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – پر درود نہ بھیجے ہوں۔ اللہ حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – پر درود بھیجے۔

فَرَبُّكَ مَحْمُوْدٌ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ وَرَبُّكَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَأَنْتَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ۔

سید عالم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنِيْ عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلْقِ حَتّٰى فِيْ اسْمِيْ وَصِفَتِيْ ۔

الکلمۃ العلیا از حضرت صدر الافاضل صفحہ ۳۲،۳۳

حضرت سیدنا علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تمام مخلوق - عالم ارواح میں ہو یا عالم اجسام میں - کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت قائم ہونے تک

سَیِّدِیْ عَلِیُّ الْخَوَّاصُ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ :

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعُوْثاً إِلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ فِيْ عَالَمِ الْأَرْوَاحِ وَالْأَجْسَامِ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ .

سید علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو تمام مخلوق کی طرف

جواہر البحار جلد ۲ صفحہ ۴۸

مبعوث فرمایا گیا ہے عالم ارواح میں ہو یا اجسام میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامِ قیامت تک۔

-☆-

سیدنا علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کے اس صاف و صریح ارشاد مبارک کے بعد کسی قسم کے شک و تردد کی گنجائش ہی نہیں رہتی کہ حضور۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔عالم ارواح کی تمام مخلوق اور عالم اجسام کی تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے۔سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک اس میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور گزشتہ امتوں کے تمام صلحاء کرام بھی شامل ہیں۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ

علامہ محمد فاسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ تمام انبیاء ومرسلین ان کی امتیں اور تمام متقدمین ومتاخرین کیلئے رسول ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ.

اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

الشیخ الامام العلامہ محمد الفاسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وَالْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ وَجَمِيعُ أُمَمِهِمْ وَجَمِيعُ الْمُتَقَد
وَالْمُتَأَخِّرِينَ دَاخِلُونَ فِي كَافَّةً لِّلنَّاسِ.

تمام انبیاء اور تمام رسل اور ان کی امتیں اور تمام متقدمین اور متاخرین کافۃ للناس میں داخل ہیں۔

جواہر البحار

فنا فی الرسول۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محقق شیخ احمد بن محمد بن ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد میں اشارہ حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی روح مبارکہ اور حقیقت مقدسہ کی طرف ہے اس وقت یہی روح یہی حقیقت مقدسہ نبوت کا محل تھی اور نبوت آپ کے ساتھ قائم تھی

وَبِأَنَّ الْاِشَارَةَ بِحَدِيْثِ كُنْتُ نَبِيًّا اِلٰى رُوْحِهِ الشَّرِيْفِ وَاِلٰى حَقِيْقَةٍ مِنَ الْحَقَائِقِ يَعْلَمُهَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ فَيَكُوْنُ لِلنُّبُوَّةِ مَحَلٌّ اِذْ ذَاكَ قَامَتْ بِهٖ

حدیث پاک كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ آپ۔ فداہ ابی

جواہر البحار: جلد ۲ صفحہ ۷۱

وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -کی روح شریف کی طرف اشارہ ہے یا آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی حقیقت مبارکہ کی طرف جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی جانتا ہے؟ پس وہ -آپ کی روح مقدسہ یا حقیقت مبارکہ- نبوت کا محل ہوئی جس کے ساتھ اس نبوت کا قیام وثبات ہوا۔

سیدنا سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی روح پاک کو تمام انبیاء کرام کی ارواح سے پہلے پیدا فرمایا اور اس روح مبارکہ کو نبوت خلعت شریف سے مشرف فرمایا اور حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کیلئے عالم ارواح میں وصف نبوت ثابت ہے جو کسی اور کیلئے ثابت نہیں ہے

بَلْ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ رُوْحَهٗ قَبْلَ سَائِرِ الْاَرْوَاحِ وَخَلَعَ عَلَيْهَا خَلْعَةَ التَّشْرِيْفِ بِالنُّبُوَّةِ اَيْ ثَبَتَ لَهَا ذَالِكَ الْوَصْفُ دُوْنَ غَيْرِهَا فِي الْاَرْوَاحِ . الخ

جواہر البحار: جلد ۳ صفحہ ۳۵

بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح سے قبل آپ کی روح اطہر کو پیدا فرمایا اور اس کو نبوت کی خلعت شریفہ سے مشرف فرمایا۔ آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کیلئے نبوت کا ثبوت اس وقت سے ہے جبکہ عالم ارواح میں نبوت کا وصف کسی اور نبی اور رسول کو ارزاں نہ ہوا تھا۔

-☆-

سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام یا علماء عظام آپ کی بعثت مبارکہ سے پہلے ہوں یا بعد ان سب کو علم صرف اور صرف مصطفیٰ کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی روحانیت سے ملا ہے اور ملتا رہے گا

فَإِنْ قُلْتَ: هَلْ ثَمَّ أَحَدٌ مِنَ الْبَشَرِ يَنَالُ فِي الدُّنْيَا عِلْمًا مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَالْجَوَابُ: لَيْسَ أَحَدٌ يَنَالُ عِلْمًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَهُوَ مِنْ بَاطِنِيَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَاءُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ الْمُتَقَدِّمُونَ عَلَى مَبْعَثِهِ وَالْمُتَأَخِّرُونَ عَنْهُ.

الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر ۲/۲۳۹

سوال: کیا کوئی انسان دنیا میں حضور سید العالمین محمد -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے واسطہ کے بغیر علم حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: دنیا میں کوئی بھی حضور سیدنا محمد مصطفیٰ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی باطنیت و روحانیت کے بغیر علم حاصل نہیں کر سکتا اگرچہ آپ کی بعثت مبارکہ سے پہلے کے انبیاء کرام علیہم السلام یا علماء عظام علیہم الرحمۃ والرضوان ہوں یا آپ کی بعثت کے بعد آنے والے علماء کرام رحمہم اللہ ہوں۔

علامہ مُظہر الدین زیدانی کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کیلئے نبوت ثابت وواجب ہو گئی تھی جبکہ سیدنا آدم -علیہ الصلاۃ والسلام- روح اور جسم کے درمیان تھے

قَوْلُهُ : مَتَىٰ وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ ؟ قَالَ :

وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

مَتَىٰ سُؤَالٌ عَنِ الزَّمَانِ وَالْوَاوُ فِيْ وَآدَمُ لِلْحَالِ وَجَبَتْ أَيْ ثَبَتَتْ نُبُوَّتِيْ فِيْ حَالِ أَنَّ آدَمَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- سے سوال ہوا مَتَىٰ وَجَبَتْ لَكَ

النُّبُوَّةُ ؟ آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

مَتٰی زمانے سے متعلق سوال کرنے کیلئے آتا ہے وَآدَمُ میں واؤ حالیہ ہے وَجَبَتْ کا معنی ہے ثَبَتَتْ یعنی میری نبوت ثابت ہو چکی تھی اس حال میں کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے۔

سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔ کے انوار رسالت جاری وساری ہیں متقدمین اور متاخرین سب کیلئے

فَإِنَّ أَنْوَارَ رِسَالَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُنْقَطِعَةٍ
الْعَالَمِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَالْمُتَأَخِّرِيْنَ ۔

حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔ کے انوار و تجلیات رسالت سارے جہاں میں جاری وساری ہیں اور متقدمین ۔حضرات انبیاء کرام علیہم السلام ۔اور متاخرین ۔حضرات اولیاء کرام علیہم الرحمۃ والرضوان ۔ برابر مستفید ہو رہے ہیں ۔

الیواقیت والجواہر للعارف الشعرانی ۳۴۹/۲

سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت علماء اور عرفاء کے درمیان مانی ہوئی شخصیت ہے علماء کرام آپ کے علوم سے آج تک پیاس بجھاتے آرہے ہیں اور عرفاء آپ کی معرفت کے سامنے سر تسلیم خم کرتے آرہے ہیں۔ یہ مجمع البحرین شخصیت ہے جب ایسی عظیم ہستی حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نبوت مبارکہ کو اولین وآخرین سب کیلئے مانتی ہے تو ایک کلمہ گو مسلمان کو اب کیا تردد رہ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حشر ونشر بھی ایسی پاکیزہ ہستیوں کے ساتھ کرے۔

آمین یارب العالمین۔

حضرت سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ مبارکہ

حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ عالمِ ارواح میں اور میثاقِ انبیاء کے وقت وصفِ نبوت ورسالت سے سرفراز تھے

وَاعْلَمْ أَنَّ اتِّصَافَ حَقِيقَتِهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ـ بِالْأَوْصَافِ الشَّرِيفَةِ الْمُفَاضَةِ عَلَيْهِ مِنَ الْحَضْرَةِ الْإِلٰهِيَّةِ حَاصِلٌ لَهُ مِنْ ذَالِكَ الْوَقْتِ، أَيْ حَيْثُ كَانَ نَبِيًّا أَوْ حِينَ أَخَذَ الْمِيثَاقَ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ـ.

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ آپ ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ کی حقیقت مقدسہ آج بھی ان ہی صفات سے متصف ہے جو اللہ تعالیٰ کے دربارِ الوہیت سے كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ یا اِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّيْنَ عطا

فرمائے گئے تھے۔

عالم ارواح اور میثاق انبیاء علیہم السلام کے وقت آپ وصف نبوت اور رسالت سے متصف تھے یعنی اوصاف نبوت اور رسالت ظہور نبوت سے قبل اور ظہور نبوت کے بعد بلکہ برزخ قیامت اور ابدالاباد تک آپ کو حاصل ہیں جو کسی دور، کسی زمانے اور کسی وقت بھی آپ سے سلب ہوئے نہ منقطع۔

شارح صحیح البخاری سیدنا شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اس وجہ سے آپ نبی الانبیاء ہیں

وَحَاصِلُ مَا ذَكَرَهُ فِي الْمَوَاهِبِ وَغَيْرِهِ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ مُرْسَلٌ إِلَى الْجَمِيعِ مَعَ بَقَائِهِمْ وَلِهٰذَا ظَهَ
الْآخِرَةِ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ لِوَائِهِ وَفِي الدُّنْيَا كَذٰلِكَ لَيْلَةَ ا
صَلّٰى بِهِمْ إِمَامًا.

سیدنا شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّيَّة میں ذکر کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نبیوں کے بھی نبی ہیں، ہر نبی اپنی

نبوت پر قائم دائم ہیں لیکن اس کے باوجود آپ سے فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کون کی طرف بھی نبی بنا کر بھیجا گیا ہے اور اس کا ظہور قیامت کے دن بھی ہوگا کہ تمام انبیاء کرام آپ کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے اور دنیا میں اس کا ظہور ہو چکا ہے کیونکہ شب معراج آپ سب کے امام تھے اور امام ہو کر آپ نے تمام انبیاء اور رسل کو نماز پڑھائی تھی۔

-☆-

عارف باللہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک سب کیلئے نبی و رسول ہیں اور آپ کی روحانیت تمام انبیاء کرام کی روحانیت کے ساتھ موجود تھی اور ان نفوس قدسیہ کی ارواح کو آپ کی روحانیت مبارکہ سے امداد پہنچتی تھی

ولهذا لم يبعث إلى الناس عامة إلا هو صلى الله عليه وسلم
خاصة فهو الملك والسيد وكل رسول سواء بعث إ
مخصوصين ؛ ولم تعم رسالة أحد من الرسل سوى رسالته صلى
الله عليه وسلم فمن زمان آدم عليه السلام إلى زمان بعث محمد
صلى الله عليه وسلم إلى يوم القيامة ملكه ، وتقدمه على جميع

الرُّسُلِ وَسِيَادَتُهُ فِي الْآخِرَةِ مَنْصُوصٌ عَلَيْهِمَا فِي الصَّحِيحِ عَنْهُ، فَرُوحَانِيَّتُهُ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - وَرُوحَانِيَّةُ كُلِّ نَبِيٍّ وَرَسُولٍ مَوْجُودَةٌ، فَكَانَ الْإِمْدَادُ يَأْتِي إِلَيْهِمْ مِنْ تِلْكَ الرُّوحِ الطَّاهِرَةِ بِمَا يَظْهَرُونَ مِنَ الشَّرَائِعِ وَالْعُلُومِ فِي زَمَانِ وُجُودِهِمْ رُسُلًا.

اس لئے انسانیت کی طرف آپ کے بغیر کسی کو بھی رسالت عامہ دیکر مبعوث نہیں کیا گیا اور یہ صرف اور صرف آپ کا ہی خاصہ ہے پس آپ ہی پوری انسانیت کے بادشاہ اور سردار ہیں۔ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے بغیر کسی بھی رسول کو رسالت عامہ کے ساتھ مبعوث نہیں فرمایا گیا بلکہ اس کو مخصوص قوم کیلئے رسول بنایا گیا پس سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانہ پاک سے لے کر سیدنا محمد رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے زمانہ بعثت اور قیامت تک آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی بادشاہت ہے۔ حدیث صحیح سے یوم آخرت میں تمام رسولوں سے آپ کی افضلیت اور سرداری پر نص موجود ہے پس آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی روحانیت ہر نبی اور ہر رسول کی روحانیت کے ساتھ موجود رہی اور آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی روح طاہرہ سے بھرپور امداد پہنچتی رہی۔ ہر رسول اور ہر نبی اپنے زمانہ بعثت میں شرعی اور علمی اعتبار سے اس کا اظہار کرتا رہا۔

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۱ صفحہ ۱۲۵

عارف باللہ سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام جب پانی اور مٹی کے درمیان تھے اس وقت سوائے حضور سیدنا نبی کریم — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم — کے کسی اور کو نبوت سے سرفراز نہیں کیا گیا

فَإِنْ قُلْتَ: هَلْ أُعْطِيَ أَحَدٌ النُّبُوَّةَ وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ غ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

اگر تم کہو:

کیا حضور سیدنا رسول اللہ — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم — کے علاوہ کسی اور کو بھی نبوت دی گئی تھی جب کہ آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے؟!

الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۲۸

فَالْجَوَابُ : لَمْ يَبْلُغْنَا أَحَداً أُعْطِيَ ذَالِكَ إِنَّمَا كَانُوا أَنْبِيَ
بِرِسَالَتِهِمُ الْمَخْصُوصَةِ .

جواب یہ ہے:

اس کے متعلق ہمیں کوئی خبر یا اطلاع نہیں ہوئی کہ آپ کے علاوہ کوئی اور بھی نبی تھا دیگر انبیائے کرام اپنے اپنے زمانے میں نبی ہوئے ہیں۔

-☆-

عارف و عابد سیدنا عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم- کے نور پاک کو پیدا فرمایا پھر اس نور مبارک سے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام -علیہم الصلاۃ والسلام- بھی حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم- کے نور پاک کی تجلی سے متجلی فرمائے

علامہ عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے مثل نورہ کے تحت فرمایا:

أَيْ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمِشْكَاةٍ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ نُوْرِهٖ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ . پھر فرمایا:

بِأَنَّهُ نُوْرُ الْحَقِّ مِنْ حَيْثُ الْحَقِيْقَةِ . پھر فرمایا:

بِأَنَّ الْعَالَمَ بِجَمِيْعِ أَجْزَائِهٖ مَوْجُوْدٌ مِنَ الْعَدَمِ لِتَجَلِّي اللّٰهِ تَعَالٰى

لَهُ وَيَتَجَدَّدُ لَهُ الْوُجُودُ كُلَّ لَمْحَةٍ بِالتَّجَلِّي وَهُوَ نُورُ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -.

اس لئے کہ جہاں اپنے تمام اجزاء کے ساتھ عدم سے وجود میں اس وقت آیا جب اللہ تعالی نے رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے وجود کیلئے تجلی فرمائی اور اس تجلی کی بدولت وجود کائنات ہر لمحہ تبدیل ہونے لگا یہ وہ تجلی نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَهَبَ هَذَا النُّورَ الْأَعْظَمَ لَهُ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، فَأَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَلَا يُوجَدُ إِلَّا بِوَاسِطَةِ نُورِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَبَضَ مِنْ هَذَا النُّورِ الْأَعْظَمِ الَّذِي هُوَ تَجَلِّي اللَّهِ تَعَالَى فِي الْعَالَمِ أَنْوَارَ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

کیونکہ اللہ تعالی نے یہ نور اعظم -تجلی- رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو ہبہ فرمایا اور اسی نور اعظم -تجلی- کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ پس ہر شی آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور سے معرض وجود میں آئی ہے پھر اس نور اعظم جو جہاں میں اللہ کی تجلی تھی تمام انبیاء اور رسولوں کے انوار اس سے قبض فرمائے -صلوات اللہ علیہم-۔

جواہر البحار جلد ۲ صفحہ ۲۱۱

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تمام انبیاء کرام کے بھی نبی ہیں اور آپ سلطان اعظم کی طرح ہیں اور تمام انبیاء امراء لشکر کی طرح ہیں حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آدم علیہ السلام سے لیکر قیام قیامت تک تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہیں

إِنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ فَهُوَ كَالسُّلْطَانِ الْأَعْظَمِ وَجَمِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ كَأُمَرَاءِ الْعَسَاكِرِ وَلَوْ أَدْرَكَهُ جَمِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ لَوَجَبَ عَلَيْهِمْ اتِّبَاعُهُ إِذْ هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعُوْثٌ إِلَى جَمِيْعِ الْخَلْقِ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ

بے شک حضور سیدنا محمد مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - انبیاء کے بھی نبی ہیں آپ سلطان اعظم اور بقیہ انبیاء امراء لشکر ہیں اگر انبیائے کرام آپ کے زمانے میں آپ سے ملاقی ہوتے تو آپ کی اتباع ان پر واجب ہوتی کیونکہ آپ کی بعثت شریفہ آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک ہونے والی سب مخلوق کی طرف ہوئی ہے۔

عاشقِ رسول۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ علامہ نبہانی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ اور شیخ ابو محمد عبد الجلیل القصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

ہر چیز سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا آپ نے ارواح کی تخلیق اور انوار کی ابتداء کے وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جیسے آپ نے آخر زمانہ میں جسد عنصری کی تخلیق پر اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو دعوت دی

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُقِدَتْ لَهُ النُّبُوَّةُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَإِنَّهُ دَعَا الْخَلِيقَةَ عِنْدَ خَلْقِ الْأَرْوَاحِ وَمَبْدَءِ الْأَنْوَارِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا دَعَاهُمْ آخِرًا فِي خَلْقِهِ بِجَسَدِهِ آخِرَ الزَّمَانِ.

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۳۲۹

بے شک حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو ہر شی سے پہلے نبوت دی گئی ارواح کی تخلیق کے وقت آپ نے روحانی مخلوق کو دعوت دی اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں انوار کے ظہور کی ابتداء فرمائی۔ جس طرح آپ نے آخر زمانے میں جسد عنصری کے تخلیق ہونے پر مخلوق کو دعوت دی ہے۔

حضرت شیخ سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تمام اولین و آخرین کیلئے رسول مطلق ہیں آپ کی رسالت عامہ دعوت تامہ اور رحمت شاملہ ہے آپ سے پہلے جتنے انبیاء و رسل۔ علیہم السلام۔ تشریف لائے وہ آپ کے نائب تھے اور آپ ہی علی الاطلاق رسول ہیں

فَهُوَ الرَّسُوْلُ الْمُطْلَقُ لِكَافَّةِ الْخَلْقِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فَرِسَالَتُهُ عَامَّةٌ وَدَعْوَتُهُ تَامَّةٌ وَرَحْمَتُهُ شَامِلَةٌ وَكُلُّ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ قَبْلَهُ فَعَلٰى سَبِيْلِ النِّيَابَةِ عَنْهُ فَهُوَ الرَّسُوْلُ عَلَى الْإِطْلَاقِ فَاتَّجَهَ اخْتِصَاصُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْمَيِ النَّبِيِّ وَالرَّسُوْلِ ۔

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۲ صفحہ ۲۴

آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- رسول مطلق ہیں ساری مخلوق کیلئے خواہ اولین ہوں یا آخرین آپ کی رسالت عامہ ہے اور آپ کی دعوت مکمل اور تام ہے، آپ کی رحمت ساری مخلوق کے شامل حال ہے، آپ سے قبل جتنے رسول اور نبی آئے وہ آپ کے نائب تھے، آپ علی الاطلاق رسول ہیں اسی لئے آپ کو یاایہا النبی اور یاایہا الرسول کے الفاظ سے پکارا اور متوجہ کیا گیا ہے۔

سیدنا فخر الدین رازی امام المفسرین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام رسالت سے پہلے کسی نبی کے امتی نہ تھے بلکہ مقام رسالت سے پہلے مقام نبوت پر فائز تھے اور آپ وحی خفی اور کشوف صادقہ کے ذریعے جو ظاہر ہوتا اس پر عمل کرتے تھے

وَالْحَقُّ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الرِّسَالَةِ مَا كَانَ عَلٰى شَرْعِ نَبِيٍّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ عِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ بِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ اُمَّةَ نَبِيٍّ قَطُّ لٰكِنَّهُ كَانَ فِيْ مَقَامِ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الرِّسَالَةِ وَكَ… يَعْمَلُ بِمَا هُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ ظَهَرَ عَلَيْهِ فِيْ مَقَامِ نُبُوَّتِهِ بِالْوَحْيِ الْخَفِيِّ… وَالْكُشُوْفِ الصَّادِقَةِ مِنْ شَرِيْعَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرِهَا كَذَا نَقَلَهُ الْ… فِيْ شَرْحِ عُمْدَةِ النَّسَفِيِّ ۔

حاشیہ شرح عقائد

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حق بات یہ ہے کہ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ رسالت سے قبل کسی نبی کی شریعت پر نہ تھے، محققین حنفیہ کے نزدیک بھی مذہب مختار ہے اس لئے کہ آپ کبھی بھی کسی نبی کے امتی نہیں تھے لیکن آپ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ رسالت سے قبل مقام نبوت میں تھے مقام نبوت پر فائز ہونے کی وجہ سے وحی اور کشوف صادقہ کے ذریعے جو حق بات شریعت ابراہیمی یا کسی اور نبی علیہ السلام کی شریعت سے آپ کے سامنے ظاہر ہوتی اس پر عمل فرماتے شرح عمدۃ النسفی میں امام قونوی نے یہی نقل فرمایا ہے۔

سیدنا علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

نبوت حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کی روح پاک کی صفت ہے۔ جیسے آپ عالم ارواح میں نبی تھے ویسے ہی۔ آپ اپنے وصال کے بعد بھی نبی و رسول ہیں

وَإِذَا كَانَتِ النُّبُوَّةُ صِفَةَ رُوحِهِ عُلِمَ أَنَّهُ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآ وَسَلَّمَ - بَعْدَ مَوْتِهِ نَبِيٌّ رَسُولٌ وَلَا يَضُرُّ انْقِطَاعُ الْأَحْكَامِ وَالْوَحْيِ ۔

اور جب نبوت آپ کی روح اقدس کی صفت ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ حضور سیدنا رسول اللہ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ بعد از وفات بھی نبی ہیں احکام و وحی کے انقطاع سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

۲۔ [illegible]: جلد ۳ صفحہ ۲۹۵

شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضرات انبیاء کرام – علیہم الصلاۃ والسلام – حضور سیدنا نبی کریم –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے نائب تھے اور انبیاء کرام –علیہم الصلاۃ والسلام– کے وجود سے پہلے آپ صاحب نبوت تھے

فَإِنَّهُ قَالَ: كُنْتُ نَبِيًّا وَمَا قَالَ كُنْتُ إِنْسَانًا وَلَا كُنْتُ مَوْجُودًا
أَوَلَيْسَتِ النُّبُوَّةُ إِلَّا بِالشَّرْعِ الْمُقَرَّرِ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، فَأَخْبَرَ
صَاحِبُ النُّبُوَّةِ قَبْلَ وُجُودِ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ هُمْ نُوَّابُهُ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا

حضور سیدنا نبی کریم –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے كُنْتُ نَبِيًّا فرمایا

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۱ صفحہ ۲۱۸

کُنْتُ اِنْسَانًا اَیْ کُنْتُ مَوْجُوْدًا فِعْلًا۔ نبوت تو اس شریعت کے ساتھ ہے جو منجانب اللہ آپ پر مقرر ہے تو آپ نے خبر دی کہ انبیاء کرام علیہم السلام جو اس دنیا میں آپ کے نائب و خلیفہ ہیں کہ وجود سے پہلے آپ — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — صاحب نبوت تھے۔

-☆-

سیدنا عبدالرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت سے ہی اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو وصفِ نبوت سے متصف فرما دیا تھا

عن ابن عباس رضي الله عنهما قوله صلى الله عليه وسلم :
كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَالَ الْمَنَاوِيُّ رَحِمَهُ اللهُ :
قَدْ جَعَلَ اللهُ حَقِيقَتَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْصُرُ عُقُولُنَا عَنْ مَعْرِفَتِهَا وَأَفَاضَ عَلَيْهَا وَصْفَ النُّبُوَّةِ مِنْ ذَالِكَ الْوَقْتِ

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، جلد ۲، صفحہ ۲۱۷، ۲۱۸

سیدنا عبد اللہ ابن عباس -رضی اللہ عنہما- سے مروی حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا ارشاد گرامی:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ ہمارے عقول -عقول انسانیہ- اس کی معرفت سے عاجز اور قاصر ہیں۔ اس حقیقت مقدسہ کے وجود پر اس وقت -عالم ارواح- سے ہی اللہ تعالیٰ نے وصف نبوت عطا فرما دیا۔

سید المفسرین علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے زمانہ ماضی میں ہی آپ کو الکوثر عطا فرما دیا تھا

الکوثر سے مراد اسلام قرآن اور نبوت وغیرہ ہے

جس طرح إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ کلام باری تعالیٰ ہے اور اس کی صفت ہے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لَمْ يَقُلْ سَنُعْطِيكَ لِأَنَّ قَوْلَهُ أَعْطَيْنَاكَ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ هٰذَا الْإِعْطَاءَ كَانَ حَاصِلًا فِي الْمَاضِي یعنی یہ اعطاء زمانہ ماضی میں آپ کو حاصل ہے الکوثر سے مراد الخیرات الکثیرۃ ہے وَهِيَ الْإِسْلَامُ وَالْقُرْآنُ وَالنُّبُوَّةُ۔

الخیرات الکثیرہ یعنی اسلام قرآن اور نبوت ہے آیت کا معنی یہ ہے کہ اسلام قرآن اور نبوت اللہ تعالیٰ نے آپ ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ کو زمانہ ماضی روز ازل سے ہی عطا کر رکھے ہیں۔

فخر العلماء والوارثین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا عمدہ تفسیر فرمائی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو زمانہ ماضی میں ہی الکوثر عطا فرمادی تھی اور الکوثر سے مراد نبوت بھی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمانہ ماضی میں جبکہ انسانیت ابھی عالم ارواح میں تھی نبوت سے سرفراز فرمادیا تھا۔

-☆-

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۱ صفحہ ۳۲۸

علامہ ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو تخلیق آدم سے پہلے ہی نبوت کیلئے تیار کر لیا تھا بلکہ اسی وقت ہی وصف نبوت عطا فرما دیا تھا اور انوار و تجلیات کی آپ پر برسات فرمائی تو آپ اسی وقت مقام نبوت پر فائز ہو گئے

فَحَقِيقَةُ الْمُصْطَفٰى كَانَتْ قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ مُهَيَّئَةً لِلنُّبُوَّةِ فَآتَاهَا اللّٰ
ذٰلِكَ الْوَصْفَ وَأَفَاضَ عَلَيْهَا تِلْكَ الْأَنْوَارَ فَصَارَ نَبِيًّا ، وَكَتَبَ
عَلَى الْعَرْشِ وَأَخْبَرَ عَنْهُ بِالرِّسَالَةِ لِيَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ وَغَيْرُهُمْ كَرَامَتَهُ عِنْدَ
رَبِّهِ فَحَقِيقَتُهُ مَوْجُودَةٌ مِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَإِنْ تَأَخَّرَ جَسَدُهُ الشَّرِ
الْمُتَّصِفُ بِهَا

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۲ صفحہ ۳۲۹

پس حقیقتِ مصطفیٰ کریم ـ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ـ تخلیق آدم ـ علیہ السلام ـ سے پہلے نبوت کیلئے تیار تھی پس اللہ تعالیٰ اس ـ روح مصطفیٰ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ـ کو یہ وصف ـ وصفِ نبوت ـ عطا فرما دیا اور اس روح مبارک پر انوار کی بارش نازل فرمائی تو آپ ـ عالم ارواح میں ـ نبی بن گئے اور اللہ ذوالجلال نے آپ کا اسم مبارک عرش پر لکھ دیا اور آپ کی رسالت کی خبر دی کہ ملائکہ وغیرہم آپ کے رب تعالیٰ کے ہاں آپ کی عزت وکرامت کو جان لیں۔ پس آپ کی حقیقت اس وقت سے موجود تھی اگرچہ آپ کا جسم مبارک جو اس وصف سے متصف ہے بعد میں ظہور پذیر ہوا۔

حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کے نور پاک سے
انبیاء کرام ۔ علیہم السلام ۔ کے انوار کو پیدا فرمایا گیا اور آپ کا نور
مبارک کمالات کے فیضان سے مکمل فرمایا اور نبوت سے سرفراز فرمایا

رُوِيَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَخْرَجَ مِنْهُ أَنْوَارَ الْأَنْبِيَاءِ وَكَمَّلَهُ بِإِفَاضَةِ الْكَمَالَاتِ وَالنُّ
أَمَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَنْوَارِ الْأَنْبِيَاءِ

روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جب ہمارے نبی حضور سیدنا محمد مصطفیٰ ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کا نور پیدا فرمایا اور اس نور مبارک سے انبیاء کرام کے انوار کو تخریج فرمایا اور اس نور مصطفیٰ ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کو کمالات کے فیضان سے مکمل فرمایا اور نبوت عطا فرمائی تو آپ کے نور پاک کو حکم فرمایا کہ انبیاء کرام کے انوار مقدسہ کو ملاحظہ فرمائیں۔

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۴۰

شیخ احمد بن محمد بن ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی روح مبارک اور حقیقت مقدسہ کو عالم ارواح میں ہی منصب نبوت سے سرفراز فرما دیا گیا تھا

إنَّ الإشارة بحديث كُنتُ نبيًا إلى روحه الشريفة وإلى حقيقةٍ
مِنَ الحقائق يَعلمُها اللهُ سبحانه فيكون للنّبوة محلٌ إذ ذاك قامت به
علىٰ أنَّ الإشتراط المحلّ الّذي تقومُ به النّبوةُ إنّما هو في ا
المُتعلّقة بالجسد بعد ارتباط الرّوح به فلا يُنافي أنّ إفاضة ا
علىٰ الرّوح ووصفها بها حقيقةٌ جائزٌ لعدم اشتراط المحلّ الّذ
تقومُ به النّبوّة وهو خارجٌ عن هذا

كُنْتُ نَبِيًّا روح اور آپ کی حقیقت کی طرف اشارہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، عالم ارواح میں یہ نبوت کا محل ہے اور نبوت کا قیام اسی کے ساتھ ہوا۔ جسد عنصری نبوت کا محل اس وقت ہوا جب روح کا اس کے ساتھ ربط ہوا لہٰذا روح کا محل نبوت ہونا، جسد عنصری کے محل نبوت ہونے کے لئے منافی نہیں معلوم ہوا روح نبوت کا محل ہے۔ جو روح اور حقیقت عالم ارواح میں نبوت کا محل اور موصوف تھی جسد عنصری میں وہی روح تھی اور وہی نبوت موجود تھی جس کا تحقق اور وجود جسد عنصری کی موجودگی پر پایا گیا۔

شارح صحیح البخاری سیدنا شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اور
سید المفسرین فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا
اس کی وجہ یہ تھی کہ سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور سیدنا
محمد مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - چمکتا تھا

وَأَمَّا سُجُودُ الْمَلَائِكَةِ لِآدَمَ ، فَقَالَ فَخْرُ الدِّينِ الرَّازِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ
إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالسُّجُودِ لِآدَمَ لِأَجْلِ أَنَّ نُورَ مُحَمَّدٍ – صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – كَانَ فِي جَبْهَتِهِ ، وَلِلَّهِ دَرُّ الْقَائِلِ
تَجَلَّيْتَ جَلَّ اللَّهُ فِي وَجْهِ آدَمَ فَصَلَّى لَهُ الْأَمْلَاكُ حِينَ تَوَسَّلُوا .

اور جہاں تک حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے فرشتوں کے سجدہ کرنے کا تعلق ہے تو امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر۔ تفسیر کبیر۔ میں فرمایا کہ:

فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کیلئے سجدہ کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا کہ محمد مصطفیٰ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کا نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

تَجَلَّى جَلَّ اللّٰهُ فِيْ وَجْهِ آدَمَ فَصَلّٰى لَهُ الْأَمْلَاكُ حِيْنَ تَوَسَّلُوْا.

اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے آپ نے حضرت آدم علیہ السلام کے چہرے۔ پیشانی۔ میں تجلی فرمائی تو فرشتوں نے آپ کے وسیلے سے ان کو سجدہ کیا۔ آپ کے نور کی وجہ سے۔

علامہ شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نبوت ورسالت
تمام مخلوق کیلئے سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر قیامت تک عام ہے اور
تمام انبیاء کرام اور ان کی امتیں آپ ہی کی امت ہیں۔ حضور سیدنا نبی کریم
۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے
متقدم بھی ہیں اور آپ ان کے نبی اور رسول بھی ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فَتَكُونُ نُبُوَّتُهُ وَرِسَالَتُهُ عَامَّةً لِجَمِيعِ الْخَلْقِ، مِنْ زَمَنِ آدَمَ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَتَكُونُ الْأَنْبِيَاءُ وَأُمَمُهُمْ كُلُّهُمْ مِنْ أُمَّتِهِ، وَيَكُونُ قَوْلُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَيُبْعَثُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً لَا يَخْتَصُّ بِهِ النَّاسُ فِي زَمَانِهِ إِلَى

يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، بَلْ يَتَنَاوَلُ مَنْ قَبْلَهُمْ أَيْضاً ، وَإِنَّمَا أُخِذَ لَهُ الْمَوَاثِيقُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ لِيَعْلَمُوا أَنَّهُ الْمُتَقَدِّمُ عَلَيْهِمْ ، وَأَنَّهُ نَبِيُّهُمْ وَرَسُولُهُمْ ، أَخْذُ الْمَوَاثِيقِ وَهُوَ فِي مَعْنَى الْاِسْتِحْلَافِ ، وَلِذَالِكَ دَخَلَتْ لَامُ الْقَسَمِ فِي لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ .

پس آپ کی نبوت و رسالت تمام مخلوق کیلئے عمومی ہے اور وہ سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانے سے قیامت تک کیلئے ہے اور انبیاء کرام اور ان کی امتیں سب آپ کی امت ہیں اور نبی کریم — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کا ارشاد گرامی:

وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً

مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

یہ صرف آپ کے زمانے کے لوگوں سے متعلق نہیں جو قیامت تک ہوں گے بلکہ پہلے لوگوں کو بھی شامل ہے اور انبیاء کرام سے وعدہ اس لئے لیا کہ آپ کا ان پر مقدم ہونا معلوم ہو جائے نیز یہ کہ آپ ان کے بھی نبی اور رسول ہیں اور وعدہ لینا یہ حلف لینے کے معنی میں ہے اسی لئے لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۔ میں لام قسم داخل ہے۔

سیدنا علامہ ابن حجر مکی ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

کائنات میں جس کو بھی معجزات وآیات سے نوازا گیا یا کرامات سے سرفراز کیا گیا وہ سب آپ کے نور مبارک سے ہے کیونکہ آپ کا نور نبوت سب سے پہلے پیدا فرمایا گیا ہے

أَنْتَ مِصْبَاحُ كُلِّ فَضْلٍ فَمَا تَصْدُرُ إِلَّا عَنْ ضَوْئِكَ الْأَضْوَاءُ
عَنْ ضَوْئِكَ الَّذِي أَكْرَمَكَ اللّٰهُ بِهِ الْأَضْوَاءُ كُلُّهَا، مِنَ الْآيَا
وَالْمُعْجِزَاتِ وَسَائِرِ الْمَزَايَا وَالْكَرَامَاتِ، وَإِنْ تَأَخَّرَ وُجُودُكَ عَ
وُجُودِ الْأَنْبِيَاءِ؛ لِأَنَّ نُورَ نُبُوَّتِكَ مُتَقَدِّمٌ عَلَيْهِمْ، بَلْ وَعَلَى جَمِيـ
الْمَخْلُوقَاتِ.

المنح المکیہ فی شرح الہمزیہ صفحہ ۹۳

یا رسول اللہ — فداک ابی وامی صلی اللہ علیک وسلم —! آپ ہر فضل وکمال کا منبع ومصباح ہیں کیونکہ مخلوق میں جتنی بھی روشنی اور نور ہے وہ آپ ہی کے نور مبارک سے صادر ہو رہی ہے۔

آپ کی اس روشنی اور نور سے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو محترم ومکرم فرمایا، تمام روشنیوں اور تمام انوار کا صدور آپ ہی کے نور سے ہے وہ انوار آیات ومعجزات ہوں یا باقی خصوصیات وکرامات ہوں۔ اگرچہ آپ کا وجود مسعود انبیاء کرام علیہم السلام کے وجود سے متاخر ہے کیونکہ آپ کا نور نبوت ان پر متقدم ہے بلکہ آپ کا نور تمام مخلوق سے پہلے ہے۔

برکت مصطفیٰ ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔ فی الھند

سیدنا عبدالحق محدث دہلوی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام پانی و مٹی کے درمیان تھے، عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام ۔ علیہم السلام ۔ کو آپ کی روح مبارکہ سے فیض پہنچا حضور ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔ آفتاب نبوت ہیں اور دیگر انبیاء کرام اس آفتاب عالمتاب کے سیارے ہیں

بفضیلت اعلیٰ و اکمل وی صلی اللہ علیہ وسلم آنست کہ پروردگار تعالیٰ روح او را پیشتر از ارواح خلائق پیدا کرد و ارواح سائر مخلوقات را از روح وی منشعب گردانید و ہمہ را از نور وی آفرید و وی صلی اللہ علیہ وسلم نبی بود و آدم ہنوز میان روح و جسد بود۔

کما رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ و در عالم ارواح نیز فیض بارواح انبیاء از روح او رسیدہ۔ شعر:

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

وتا آنکہ آفتاب روح او در پردہ غیب بود کواکب ثواقب حضرات انبیاء کہ منور بنور او بودند ظہور نمودند وچون آفتاب نبوت وی ظہور کرد محو ومختفی شدند ہمچو در رنگ ظہور کواکب در شب واختفای ایشان نزد طلوع آفتاب چنانچہ ابوھریرہ روایت کردہ کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم من اول انبیاء ام در خلق وآخر ایشانم در بعث۔[1]

اور آپ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کی اعلیٰ اور اکمل فضیلت یہ ہے کہ پروردگار تعالیٰ نے آپ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کی روح پاک کو باقی مخلوقات کی ارواح سے پہلے پیدا کیا اور باقی مخلوقات کی ارواح آپ کی روح اقدس سے فیض یاب ہو گئیں تمام مخلوق کو آپ کے نور پاک کے فیض سے پیدا کیا اور آپ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔ جیسا کہ اس حدیث کو امام ترمذی نے سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور عالم ارواح میں بھی ارواح انبیاء علیہم السلام کو آپ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کی

(1) مدارج النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۱۲۵

روح اقدس سے فیض پہنچا ہے۔

شعر:

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ
فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

رسل کرام جتنے بھی معجزات لائے ہیں وہ صرف اور صرف حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور ہی سے ان تک پہنچے ہیں۔ بے شک آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- فضیلت کے آفتاب ہیں اور انبیاء کرام اس آفتاب کے ستارے ہیں جو اندھیروں میں لوگوں کی بھلائی اور انہیں فائدہ پہنچانے کیلئے اس آفتاب کے انوار ظاہر کرتے رہے۔

اور جب تک آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی روح اقدس والا آفتاب پردہ غیب میں تھا تو روشن ستارے حضرات انبیاء سابقین -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- جو آپ ہی کے نور سے منور تھے ظہور پذیر رہے اور جب آپ کی نبوت کے آفتاب نے ظہور فرمایا تو ستارے چھپ گئے۔ جیسا اس طرح کہ رات میں ستاروں کا ظہور ہوتا ہے اور طلوع آفتاب کے قریب چھپ جاتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

پیدائش میں سب سے پہلا نبی ہوں اور بعثت میں ان کے آخر میں ہوں۔

برکت مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - فی الہند سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی عالم ارواح میں نبوت ثابت تھی۔ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی روح مبارکہ عالم ارواح میں انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کی مربی تھی اور ان پر علوم الٰہیہ کا فیض پہنچانے والی تھی اور حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - اس عالم ارواح میں بالفعل نبی مرسل تھے

و نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بود دراں عالم چنانچہ فرمود **كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ** اگرچہ در علم الٰہی نبوت تمام انبیا ثابت و کائن بود لیکن نبوت آنحضرت ظاہر معلوم بود درمیان ملائکہ و ارواح و نبوت ایشاں مکنون و مستور بود

بلکہ میگویند کہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در آں عالم مربی ارواح انبیاء مفیض علوم الٰہیہ بود برایشاں چنانچہ در نشأہ دنیا مبعوث و مرسل بود بر سائر بنی آدم پس وی صلی اللہ علیہ وسلم نبی مرسل بود در آں عالم بالفعل در خارج نہ در علم الٰہی فقط و تواند کہ اشارت نَحْنُ السَّابِقُوْنَ الْآخِرُوْنَ بایں معنی باشد۔

اور اس عالم — عالم ارواح — میں حضور سیدنا نبی کریم — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کی نبوت ثابت تھی جیسا کہ آپ — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — نے فرمایا کہ:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے — تا — اگرچہ علم الٰہی میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت ثابت تھی لیکن حضور سیدنا نبی کریم — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کی نبوت ملائکہ اور ارواح کے درمیان ظاہر اور معلوم تھی اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت مخفی اور مستور تھی بلکہ علمائے اسلام اور اکابرین ملت فرماتے ہیں:

اس عالم — عالم ارواح — میں حضور محبوب کریم — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کی روح حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کیلئے مربی اور انہیں علوم الٰہیہ کا فیضان پہنچاتی تھی جیسا کہ نشأۃ دنیا میں تمام بنی آدم کی طرف — آپ — مبعوث اور مرسل ہیں پس حضور سرور کونین — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — اس عالم — عالم ارواح — میں خارج میں بالفعل نبی مرسل تھے نہ کہ فقط علم الٰہی میں اور ہو سکتا ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کے فرمان مقدس نَحْنُ السَّابِقُوْنَ الْآخِرُوْنَ کا اشارہ اسی حقیقت کی طرف ہو۔

مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۲۷

محدث کبیر سیدنا ابوبکر محمد بن حسین آجری المتوفی سنہ ۳۶۰ھ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کیلئے تخلیق آدم علیہ السلام کے وقت ہی سے نبوت ثابت وواجب ہو چکی تھی

باب :

ذِكْرُ مَتَى وَجَبَتِ النُّبُوَّةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

باب: حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کیلئے کب نبوت واجب وثابت ہوئی

عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

ترجمة الحديث:

سیدنا میسرہ فجر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کب سے نبی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

-اس وقت سے- جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ ا

-☆-

عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ :

سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا ؟ قَالَ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

ترجمة الحديث:

سیدنا میسرہ فجر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے عرض کی:

(۱) مسند امام احمد — رقم الحدیث (۲۰۵۹۶) — جلد ۳۴ — صفحہ ۲۰۲
قال شعیب الارنؤوط — اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر صحابیہ میسرۃ الفجر
کتاب الشریعۃ امام المحدث ابوبکر الآجری — رقم الحدیث (۹۲۳) — جلد ۳ — صفحہ ۱۴۰۵
قال المحقق — اسنادہ صحیح
(۲) مسند امام احمد — رقم الحدیث (۲۰۵۹۶) — جلد ۳۴ — صفحہ ۲۰۲
قال شعیب الارنؤوط — اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر صحابیہ میسرۃ الفجر
کتاب الشریعۃ امام المحدث ابوبکر الآجری — رقم الحدیث (۹۲۵) — جلد ۳ — صفحہ ۱۴۰۶
قال المحقق — اسنادہ صحیح

آپ کب سے نبی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم -علیہ الصلاۃ والسلام- روح اور جسم کے درمیان تھے۔

-☆-

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ- مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ:

بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ وَنَفْخِ الرُّوْحِ فِيْهِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سے پوچھا گیا: آپ کیلئے نبوت کب واجب و لازم ہوئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

سیدنا آدم علیہ السلام کے جسم پاک کی تخلیق اور اس میں روح پھونکنے کے درمیان۔

-☆-

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۳

کتاب الشریعۃ للامام المحدث ابوبکر الآجری رقم الحدیث (۹۳۴) جلد ۲ صفحہ ۱۴۰۶

دلائل النبوۃ [illegible]

الامام المحدث ابوبکر محمد بن حسین آجری رحمۃ اللہ علیہ کا سن وصال سنہ ۳۶۰ھ ہے ان بزرگوں نے اپنی کتاب کتاب الشریعہ میں ان احادیث کو بَابُ ذِكْرِ مَتٰى وَجَبَتِ النُّبُوَّةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فرمایا ہے یعنی چوتھی صدی ہجری کے علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے ہاں کتب عقائد میں یہ آچکا ہے یعنی آج سے ہزار بارہ سو سال پہلے ہمارا عقیدہ تھا کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔عالم ارواح میں بھی نبی تھے اور اس عالم میں آپ کیلئے نبوت ثابت و واجب ہو چکی تھی۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ

فانی فی الرسول سیدنا یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نور محمد مصطفیٰ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو پیدا فرمایا آپ ہی ساری کائنات کی اصل اور ہر سردار کے بھی سردار ہیں اللہ تعالیٰ نے انسانی وجود سے پہلے ہی آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو منصب نبوت پر سرفراز فرما دیا تھا حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔وہ بے مثل ذات ہیں کہ تمام کائنات آپ کی فرع ہے

أَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ نُورُ أَحْمَدٍ   أَصْلُ الْوَرَىٰ وَسَيِّدُ كُلِّ سَيِّدٍ
قِدَماً تَنَبَّأَ قَبْلَ طِينِ الْجِسْمِ فَهُوَ   أَبٌ لِوَالِدٍ   وَوَلَدٍ
مِنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَمَ وَبَعْدِهِ
قَدْ كَانَ نُورُ النَّبِيِّ الْكُلُّ الْعُلْوُ مِنْهُ خَلْقُهُ وَالسُّفْلُ

فَالْكَوْنُ فَرْعٌ وَالنَّبِيُّ أَصْلُ لَيْسَ لَهُ فِي الْعَالَمِينَ مِثْلُ
لَوْلَاهُ مَا انْفَكَّ الْوَرَىٰ فِي قَيْبِ

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو پیدا فرمایا جو کائنات کی اصل ہیں اور ہر سردار کے سردار ہیں وہ جسم انسانی کی خاک بننے سے پہلے ہی منصب نبوت پر فائز تھے اور سیدنا آدم۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور ان کی اولاد کے بھی باپ ہیں۔ آپ منصب نبوت پر فائز تھے سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کا نور پاک ہی کل ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر بلند و پست کو آپ کے نور سے پیدا فرمایا ہے تمام کائنات فرع ہے اور اس کی اصل حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہیں اور تمام جہانوں میں آپ کی مثل کوئی نہیں ہے اگر آپ کا وجود اقدس نہ ہوتا تو کائنات پردہ عدم سے وجود میں نہ آتی۔

سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی تشریف آوری سے پہلے جب آپکا وجود حسی موجود نہ تھا تو ہر نبی کی شریعت اس نبی کی طرف ہی منسوب کی گئی اگرچہ حقیقت میں وہ شریعت محمدی - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہی تھی

لكن لما لم يتقدم في عالم الحس وجود عينه صلى الله عليه وسلم أولا نسب كل شرع إلى من بعث به، وهو في الحقيقة شرع محمد صلى الله عليه وسلم وإن كان مفقود العين عنده من حيث لا يعلم كما هو مفقود العين الآن.

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۲۰۰

لیکن چونکہ عالم حس -دنیا- میں آپ کا وجود حسی پہلے موجود نہ تھا اس لئے ہر نوع شریعت کو نبی مبعوث کی طرف اولاً منسوب کیا گیا حالانکہ درحقیقت وہ محمد رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی شریعت تھی۔ اگرچہ نبی مبعوث کے نزدیک بھی آپ کا حقیقی وجود مفقود تھا جس طرح اس وقت آپ کا وجود حسی مفقود ہے۔

سیدنا احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالٰی نے اس دنیا میں حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا تا کہ وہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے ظہور کیلئے مقدمہ ہو سکیں جبکہ ان انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مبارکہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی روح مبارک کے تابع تھیں

وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَمَّا تَعَلَّقَتْ إِرَادَةُ الْحَقِّ بِإِيجَادِ الْخَلْقِ أَبْرَزَ الْحَقِيقَةَ الْأَحْمَدِيَّةَ مِنْ مَكْنُونِ الْحَضْرَةِ الْأَحَدِيَّةِ مُمَيَّزَةً بِمِيمِ الْإِمْكَانِ وَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَشَرَّفَ بِهِ نَوْعَ الْإِنْسَانِ بَلْ جَمِيعَ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ انْبَجَسَتْ مِنْهُ عُيُونُ الْأَرْوَاحِ ثُمَّ بَدَا مَا بَدَا فِي عَالَمِ ا وَالْأَشْبَاحِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ : أَنَا مِنَ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنِّي

فَيْضِ نُوْرِيْ ، فَهُوَ الْغَايَةُ الْجَلِيْلَةُ مِنْ تَرَتُّبِ الْكَائِنَاتِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى
فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ فَيَكْفِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا شَرَفًا وَفَضْلًا وَاِنَّمَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ
وَالرُّسُلَ لِيَكُوْنُوْا مُقَدِّمَةً لِظُهُوْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَ
الْمُلْكِ وَالشَّهَادَةِ ، فَأَرْوَاحُهُمْ وَأَجْسَادُهُمْ تَابِعَةٌ لِرُوْحِهٖ الشَّ
وَجِسْمِهِ اللَّطِيْفِ فِيْهِ تَمَّ وَكَمُلَ شَرَفُهُمْ

جان لو کہ جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ مخلوق کی تخلیق سے متعلق ہوا تو حقیقت احمدیہ کو دربار الوہیت سے ظاہر فرمایا گیا اور وجہ امکان میں تمیز بخشی گئی اور اس حقیقت احمدیہ کو عالمین کیلئے رحمت بنایا گیا اور نوع انسانی کو اس کی بدولت شرف ملا بلکہ تمام عالمین اس کی وجہ سے مشرف ہوئے پھر ارواح کی ذوات کو ظاہر کیا گیا، عالم اجسام، عالم اشباح میں جس جس کو ظاہر کرنا تھا اس کا ظہور ہوا جیسا کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- نے فرمایا:

میری حقیقت اللہ کے فیض سے ہے اور بقیہ تمام مومنین میرے نور کے فیضان سے ہیں اور یہی مقصد عظیم ترتیب کائنات سے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے اگر اے رسول کریم آپ کو پیدا نہ کیا جاتا تو آسمانی مخلوق نہ ہوتی۔ حضور سیدنا

رسول اللہ — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کے اشرف المخلوقات اور افضل الخلق ہونے کیلئے یہ حدیث قدسی ہی کافی ہے۔ آپ کو ظاہر کرنے کی خاطر ساری مخلوق کو پیدا اور انبیاء اور رسولوں کو مبعوث فرمایا گیا تا کہ وہ آپ کے ظہور کیلئے مقدمہ ثابت ہوں، عالم ملکوت اور عالم شہادت میں پس انبیاء اور رسولوں کی ارواح آپ کی روح شریفہ کے تابع اور ان کے اجساد مبارکہ آپ کے جسم لطیف کے تابع ہوئے تا کہ ان کی سعادتوں کا اتمام و تکمیل ہو سکے۔

-☆-

خواجہ کبیر سیدنا عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

مشاہدہ بقدر معرفت ہوتا ہے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو یہ اس وقت حاصل تھا جب اللہ تعالٰی اور اس کے حبیب۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے علاوہ کوئی نہ تھا آپ اول المخلوقات ہیں اور آپ کی روح کریمہ کو انوار قدسیہ اور معارف ربانیہ سے سیراب کیا گیا ہے پس آپ ہر ملتمس کیلئے اصل اور ہر مقتبس کیلئے مادہ و بنیاد بن گئے

إنَّ الْمُشَاهَدَةَ عَلَى قَدْرِ الْمَعْرِفَةِ حَصَلَتْ لِلنَّبِيِّ – صَلَّى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – حِينَ كَانَ الْحَبِيبُ مَعَ الْحَبِيبِ وَلَا ثَالِثَ مَعَهُمَا فَهُوَ
– صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – أَوَّلُ الْمَخْلُوقَاتِ فَهُنَاكَ سُقِيَتْ رُوحُهُ
الْكَرِيمَةُ مِنَ الْأَنْوَارِ الْقُدْسِيَّةِ وَالْمَعَارِفِ الرَّبَّانِيَّةِ مَا صَارَتْ بِهِ أَصْ

لِكُلِّ مُلْتَمِسٍ وَمَادَّةٌ لِكُلِّ مُقْتَبِسٍ .

مشاہدہ ومعرفت کے مطابق ہوتا ہے حضور نبی کریم -فداہ ابی وامی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -کو معرفت اس وقت سے حاصل ہے جبکہ حبیب اپنے حبیب -اللہ تعالیٰ- کے پاس تھے اور تیسری کوئی مخلوق وہاں موجود تھی اور آپ -فداہ ابی وامی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -سب سے اول مخلوق ہیں۔ اس وقت آپ کی روح کریمہ کو انوار قدسیہ اور معارف ربانیہ سے اس قدر سیراب کیا گیا کہ آپ ان انوار قدسیہ اور معارف ربانیہ کی بدولت ہر طلبگار کیلئے اصل ہر مستفید کیلئے اساس اور مادہ بن گئے۔

-☆-

شیخ محقق سیدنا احمد بن محمد بن ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم ارواح میں جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے نبوت سے سرفراز فرما دیا تھا اور ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کو اس سے مطلع بھی فرما دیا تھا اور آپ کی نبوت کی معرفت اور اس کے اقرار کا حکم بھی دے دیا تھا

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

فَالظَّاهِرُ اَنَّ بَيْنَ ظَرْفُ زَمَانٍ اَيْ فِيْ زَمَانٍ كَانَ بَيْنَ خَلْقِ رُوْحِهٖ وَجَسَدِهٖ فَيُفِيْدُ ظُهُوْرَ نُبُوَّتِهٖ بَعْدَ خَلْقِ رُوْحِهٖ وَقَبْلَ خَلْقِ جَسَدِهٖ اَيْ اَنَّهُ نَبَّأَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ وَاَطْلَعَ الْاَرْوَاحَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاَمَرَهُمْ بِمَعْرِفَةِ نُبُوَّتِهٖ وَالْاِقْرَارِ بِهَا.

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۲ صفحہ ۹۵

حدیث نبوی: كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ ظرف زمان ہے عبارت یوں ہوگی:

أَيْ فِي زَمَانٍ كَانَ بَيْنَ خَلْقِ رُوحِهِ وَجَسَدِهِ، میں اس زمانے میں نبی تھا جس وقت آدم علیہ السلام کی تخلیق روح اور جسم کے درمیان تھی، حدیث مبارکہ کا معنوی مفاد یہ ہوگا کہ رسول اللہ —فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم— کی نبوت روح آدم کی تخلیق کے بعد اور جسم کی تخلیق سے پہلے موجود تھی یعنی اللہ تعالی نے عالم ارواح میں آپ —فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم— کو نبی بنایا اور تمام ارواح کو آپ کے نبی ہونے کی اطلاع دی آپ کی نبوت کے پہنچانے اور اس کا اقرار کرنے کا حکم دیا۔

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا نور پاک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتا تھا اور فرشتے آپ کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے اور اس بات سے عیاں ہوتا ہے کہ آپ فرشتوں کیلئے رسول مکرم تھے اور یہ بات صراحۃ معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی نبوت آدم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجود عینی میں ظاہر ہو چکی تھی اور فرشتے آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں جانتے تھے

وَفِي رِوَايَةٍ :

يُسَبِّحُ ذَلِكَ النُّورُ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيحِهِ وَهَذَا يُثْبِتُ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ لِلْمَلَائِكَةِ كَغَيْرِهِمْ فَهَذَا صَرِيحٌ فِي أَنَّهُ- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -ظَهَرَتْ نُبُوَّتُهُ فِي الْوُجُودِ الْعَيْنِيِّ

قَبْلَ نُبُوَّةِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَغَيْرِهِ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَمْ تَعْرِفْ نَبِيًّا قَبْلَهُ

ایک روایت میں ہے کہ وہ نور -رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا نور -تسبیح پڑھتا تھا فرشتے بھی اس کی تسبیح کو سن کر اس کی اقتداء اور اتباع میں تسبیح پڑھتے تھے -یہ اس بات کی تائید ہے کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -فرشتوں کے بھی رسول ہیں جس طرح دوسری مخلوقات کے رسول ہیں -یہ روایت اس بات پر صراحت ہے کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -کی نبوت آدم علیہ السلام کی نبوت فرشتوں اور دیگر مخلوقات کی پیدائش سے قبل وجود عینی خارجی میں موجود تھی اور فرشتوں نے اس نور سے قبل کسی نبی کو نہیں جانا تھا۔

حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کا ارشاد گرامی **كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ** بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ آپ کی نبوت زمانہ کی تخلیق کی ابتداء میں ہی موجود تھی

آگے فرمایا کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے **كُنْتُ نَبِيًّا** کہا ہے **وَلَمْ يَقُلْ كُنْتُ إِنْسَانًا وَلَا كُنْتُ مَوْجُوْدًا إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّ نُبُوَّتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَوْجُوْدَةً فِي أَوَّلِ خَلْقِ الزَّمَانِ فِي عَالَمِ الْغَيْبِ دُوْنَ عَالَمِ الشَّهَادَةِ** **كُنْتُ إِنْسَانًا كُنْتُ مَوْجُوْدًا** نہیں فرمایا اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی نبوت عالم غیب میں زمانے کی تخلیق کے اول – ابتداء – میں ہی موجود تھی، عالم شہادت یعنی عالم اجسام میں نہ تھی کیونکہ عالم شہادت ابھی تخلیق ہی نہیں ہوا تھا۔

سیدنا شہاب الدین ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ فرمایا تو نور سے حقیقت محمدیہ کو ظاہر فرمایا پھر اس حقیقت مبارکہ سے تمام عوالم کو وجود بخشا پھر آپ کو بتایا کہ آپ کو نبوت سے سرفراز فرما دیا گیا ہے اور آپ کو رسالت عظمیٰ کی بشارت سے بھی نوازا جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کا وجود مبارک ابھی تخلیق نہ ہوا تھا

اِعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى شَرَّفَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِـ
نُبُوَّتِهِ فِي سَابِقِ أَزَلِيَّتِهِ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ تَعَالٰى لَمَّا تَعَلَّقَتْ إِرَادَتُهُ بِإِ
الْخَلْقِ أَبْرَزَ الْحَقِيقَةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ مِنْ مَحْضِ النُّورِ قَبْلَ وُجُودِ مَا هُوَ
كَائِنٌ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ بَعْدُ ثُمَّ سَلَخَ مِنْهَا الْعَوَالِمَ كُلَّهَا ثُمَّ أَعْلَمَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى بِسَبْقِ نُبُوَّتِهِ وَبَشَّرَهُ بِعَظِيمِ رِسَالَتِهِ كُلُّ ذٰلِكَ وَآدَمُ لَمْ يُوجَدْ

أَنْبَعَثَتْ مِنْهُ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – عُنْوَانُ الْأَرْوَاحِ فَظَهَ
بِالْمَلَإِ الْأَعْلَى أَصْلًا مُمِدًّا لِلْعَوَالِمِ كُلِّهَا

معلوم ہوا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کو ازل سابق میں ہی نبوت کو سب سے پہلے عطا فرما کر مشرف فرمایا اور بیا یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ مخلوق کی ایجاد سے متعلق ہوا مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا –تو حقیقت محمدیہ کو نور خاص سے ساری مخلوقات سے پہلے ظاہر فرمایا پھر اس حقیقت محمدیہ سے تمام عوالم –ساری کائنات– کی تخریج فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے تمام عوالم کو حضور –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے سب سے پہلے نبی ہونے کا بتایا اور یہ خوشخبری دی کہ آپ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– ساری مخلوق کے رسول عظیم ہیں۔ ابھی تک آدم علیہ السلام کو وجود میں نہیں لایا گیا تھا پھر آپ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے وجود نوری سے تمام ارواح کی ذوات کو تخلیق فرمایا گیا پھر آپ کا وجود نوری ملائے اعلیٰ –ملائکہ مقربین– کیلئے بطور اصل ظاہر کیا گیا اور تمام عوالم –کائنات– کیلئے معاون اور مددگار بنایا گیا۔

جواہر البحار جلد ۳ صفحہ ۳۳

سیدنا شیخ اجل علامہ جمل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی روح مقدسہ نے عالم ارواح میں تمام ارواح کو دعوت دی اور ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور عرفان الٰہی کی دولت سے سرشار فرمایا

وَقَدْ دَعَا – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – الْخَلِيقَةَ فِي الْأَرْوَاحِ وَالذَّرِّ فَدَعَتْ رُوحُهُ الشَّرِيفَةُ جَمِيعَ الْأَرْوَاحِ وَدَلَّتْهَا عَلَى اللّٰهِ الْخَلِيقَةَ فِي عَالَمِ الْأَرْوَاحِ وَالذَّرِّ فَدَعَتْ رُوحُهُ الشَّرِيفَةُ جَمِيعَ الْأَرْوَاحِ وَدَلَّتْهَا عَلَى اللّٰهِ وَعَلَى تَوْحِيدِهِ وَعَرَّفَتْهَا بِرَبِّهَا وَدَعَتْ ذَرَّتُهُ الشَّرِيفَةُ جَمِيعَ الذَّرَّاتِ وَأَرْشَدَتْهَا وَعَرَّفَتْهَا بِرَبِّهَا

جواہر البحار [illegible]

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے عالم ارواح اور عالم ذر میں مخلوق کو دعوت دی۔ آپ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی روح نے تمام ارواح کو دعوت دی اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی توحید کی طرف راہنمائی فرمائی اور انہیں اپنے رب کی پہچان کروائی۔ آپ کے مادہ شریفہ نے تمام اجسام کے مواد کو دعوت دی اور انہیں اپنے رب کی طرف راہنمائی فرمائی اور پہچان کروائی۔

عارف باللہ سیدنا عبدالرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے کُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ فرمایا یہ اشارہ ہے کہ آپ کی نبوت عالم الغیب میں زمانہ کی تخلیق کے وقت سے ہی موجود تھی جب آپ وجود عنصری سے دنیا میں تشریف لائے تو حکم اسم الباطن سے اسم الظاہر کی طرف منتقل ہو گیا جس سے تمام انبیاء سابقین کی شریعتوں کو منسوخ کر دیا گیا

كُنْتُ نَبِيًّا وَلَمْ يَقُلْ كُنْتُ إِنْسَانًا وَلَا كُنْتُ مَوْجُوْدًا إِشَارَة
أَنَّ نُبُوَّتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَوْجُوْدَةً فِيْ أَوَّلِ خَلْقِ الزَّمَانِ
فِيْ عَالَمِ الْغَيْبِ دُوْنَ عَالَمِ الشَّهَادَةِ، فَلَمَّا انْتَهَى الزَّمَان
الْبَاطِنُ إِلَى وُجُوْدِ جِسْمِهِ وَارْتِبَاطِ الرُّوْحِ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انتقل حكم الزمان في جريانه إلى الاسم الظاهر فظهر بذاته ج
وروحا فكان الحكم له باطنا أولا في كل ما ظهر من الشرائع عل
أيدي الأنبياء والرسل ثم صار الحكم له ظاهرا فنسخ كل
أبرزه الاسم الباطن بحكم الاسم الظاهر لبيان اختلاف ا
الاسمين وكان المشرع واحداً.

حضور سیدنا رسول اللہ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم– نے كُنْتُ نَبِيًّ ارشاد فرمایا كُنْتُ اِنْسَانًا یا كُنْتُ مَوْجُوْدًا نہیں فرمایا كُنْتُ نَبِيًّا کہ آپ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ زمانہ کی تخلیق کے شروع میں آپ کی نبوت موجود تھی۔ عالم شہادت کے علاوہ عالم غیب میں موجود تھی، جب اسم باطن کا زمانہ آپ کے جسم مقدس کے وجود اور روح کے اس کے ساتھ مرتبط ہونے پر انجام کو پہنچا تو زمانہ باطن کا حکم زمانے کے جریان –تسلسل– کی وجہ سے اسم ظاہر کی طرف منتقل ہوا، آپ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم– نے جسم اور روح کے ساتھ اپنی ذات کا اظہار فرمایا۔ انبیاء سابقین اور رسولوں کے ادوار میں جتنے احکام و شرائع ظاہر ہوئے وہ آپ کا حکم باطن تھا۔ ذات اقدس کے ظہور قدسی کے اظہار پر اسم باطن کا حکم اسم ظاہر کی طرف منتقل ہوا تا کہ اسم باطن اور اسم ظاہر کے احکامات کا علیحدہ علیحدہ ہونا واضح ہو جائے اگرچہ شریعت اور صاحب شریعت ایک ہی ہے۔

جواہر الاسرار جلد ۲ صفحہ ۱۹۱

سیدنا شہاب الدین ابن حجر مکی ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کی روح پاک کیلئے وصف نبوت ثابت تھا

وَصَحَّ خَبَرُ: مَتَى كُنْتَ أَوْ مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ، وَلَيْسَ الْمُرَادُ مِنْ ذَالِكَ التَّقْدِيرَ؛ إِذْ غَيْرُهُ كَذَالِكَ، بَلِ الْإِشَارَةُ إِلَى كَوْنِهِ بِوَجْهِ الْفِعْلِيَّةِ، ثَبَتَ لَهُ ذَالِكَ الْوَصْفُ غَيْرَهَا فِي عَالَمِ الْأَرْوَاحِ؛ إِذْ قَدْ وَرَدَ أَنَّ الْأَرْوَاحَ خُلِقَتْ قَبْلَ الْأَجْسَادِ بِأَلْفَيْ عَامٍ.

مَتَى كُنْتَ أَوْ مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

آپ کب نبی تھے یا آپ کیلئے کب نبوت کو واجب ولازم کیا گیا؟ تو حضور — فداہ ابی وامی

المنح المکیۃ فی شرح الہمزیۃ صفحہ ۲۰

صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ نے فرمایا:

میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ یہ حدیث پاک صحیح ہے اور اس سے مراد صرف تقدیر الٰہی میں ہونا نہیں ہے کیونکہ آپ کے علاوہ دیگر انبیاء کرام بھی تقدیر الٰہی میں نبی تھے بلکہ اشارہ ہے اس بات کی طرف آپ کی روح مبارک کیلئے یہ وصف۔ وصف نبوت۔ عالم ارواح میں ثابت و قائم ہوا بخلاف دیگر انبیاء کرام کی ارواح کے جبکہ حدیث پاک میں وارد ہے کہ ارواح کو اجسام سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا گیا ہے۔

مفسر قرآن سیدنا اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو ولادت سے قبل عالم ارواح میں نبوت سے سرفراز فرمایا تھا آپ کی یہ فضیلت وخصوصیت اھل ایمان کیلئے کافی ہے

صاحب روح البیان نے تحریر فرمایا:

أَمَّا الْفَضِيلَةُ الْعُظْمَى وَالْآيَةُ الْكُبْرَى أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَكْرَمَ
الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي الصَّبَاوَةِ بِالشَّهَادَةِ عِنْدَ الْوِلَادَ
بِأَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَشَرْحِ الصَّدْرِ وَخَتْمِ النُّبُوَّةِ وَخِدْمَةِ الْمَلَا
وَالنُّورِ عِنْدَ الْوِلَادَةِ وَأَكْرَمَ بِالنُّبُوَّةِ فِي عَالَمِ الْأَرْوَاحِ قَبْلَ الْوِلَادَةِ
وَالصَّبَاوَةِ مُكْتَفٍ بِمَا ذَكَرْنَا اخْتِصَارًا وَتَفْصِيلًا

نبوت مصطفیٰ اور عقیدہ جمہور اکابر علمائے امت صفحہ ۲۱۲

بہر حال فضیلت عظمیٰ اور آیت کبریٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سید المرسلین -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کو بچپن میں ولادت کے وقت - اپنی بارگاہ میں - سجدہ کے شرف سے مشرف فرمایا اس وجہ سے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آپ کا شرح صدر فرمایا، آپ کو ختم نبوت کا تاج پہنایا اور ولادت کے وقت فرشتوں اور حور عین کو خدمت پر مامور فرمایا اور آپ کو ولادت اور رضاعۃ سے قبل عالم ارواح میں نبوت سے سرفراز فرمایا یہی آپ کی خصوصیت اور فضیلت کافی ہے۔

سیدنا جبریل امین علیہ السلام کو جو مقامات رفیعہ حاصل ہوئے وہ حضور
سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی صحبت مبارکہ کی
برکت سے حاصل ہوئے اگر وہ ساری عمر ریاضت ومجاہدے کرتے
رہتے اور حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی صحبت سے
مشرف نہ ہوتے تو کبھی بھی ان مقامات کو حاصل نہ کر سکتے

سیدنا عبدالعزیز الدباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جِبْرِيلُ وَجَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَجَمِيعُ الْأَوْلِيَاءِ وَأَرْبَابُ الْفَتْ
وَقْتِ الْجِنُّ يَعْرِفُونَ أَنَّ سَيِّدَنَا جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَصَلَتْ لَ
مَقَامَاتٌ فِي الْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِهَا بِبَرَكَةِ صُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
وَسَلَّمَ بِحَيْثُ لَوْ عَاشَ سَيِّدُنَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ طُولَ عُمْرِهِ وَلَمْ

يَصْحَبْ سَيِّدَ الْوُجُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعٰى فِيْ تَحْصِيْلِهَا وَبَذَلَ الْمَجْهُوْدَ وَالطَّاقَةَ مَا حَصَلَ لَهٗ مَقَامٌ وَاحِدٌ مِنْهَا

یعنی بے شک سیدنا جبریل علیہ السلام، تمام ملائکہ، تمام اولیائے کرام اصحاب فتح حتی کہ جن بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ سیدنا جبریل علیہ السلام کو معرفت وغیرہا میں جتنے مقامات حاصل ہیں یہ سب حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی صحبت کی برکت سے ہیں۔ اگر سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام عمر جیتے رہتے اور حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سید الوجود کی صحبت اختیار نہ کرتے اور تمام عمر ان مقامات کے حاصل کرنے میں اپنی تمام کوشش وطاقت خرچ کر ڈالتے پھر بھی کوئی ایک مقام بھی حاصل نہ کر پاتے۔

جواہر المعانی: جلد ۲ صفحہ ۲۱۰

سیدنا عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

غار حراء میں سیدنا جبریل ۔علیہ الصلاۃ والسلام نے حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔کو اپنے سینے سے لگا کر دبایا تا کہ اللہ تعالٰی کی ایسی رضا نصیب ہو جائے جس کے بعد ناراضگی نہیں اور تا کہ اپنے آپ کو حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔کی پناہ اقدس میں دے دیں اور تا کہ اپنے آپ کو حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔کا اس عالم شہادت میں بھی امتی بنالیں

فقال رضي الله عنه :

الضمة الأولى ليتوسل به جبريل إلى الله تبارك وتعالى في حصول الرضا له الأبدي الذي لا سخط بعده ، والضمة

لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جَاهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيا
غِدَاهُ الشَّرِيفُ وَالضَّمَّةُ الثَّالِثَةُ لِيَكُونَ مِنْ أُمَّتِهِ الشَّرِيفَةِ

یعنی غار حرا میں پہلی وحی کے نزول کے وقت سیدنا جبریل علیہ السلام نے پہلی مرتبہ اپنے آپ کو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے سینہ اقدس کے ساتھ اس لئے لگایا تھا تا کہ اللہ تعالیٰ کی دائمی رضا کے حصول کیلئے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو بطور وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں پیش کریں ایسی دائمی رضا کہ جس کے بعد کبھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو۔ دوسری مرتبہ اس لئے تھا کہ اپنے آپ کو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی پناہ میں دے دیں اور تیسری مرتبہ اس لئے تھا کہ اپنے آپ کو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی امت میں شامل کر دیں۔

جواہر البیان: جلد۲ صفحہ ۲۸۸

سیدنا حافظ الحدیث جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو تمام انبیاء کرام -علیہم السلام- کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا آپ تمام انبیاء کرام -علیہم السلام- کے نبی ہیں اور سب کی طرف رسول ہیں

قَدْ صَرَّحَ السُّبْكِيُّ فِي تَأْلِيفٍ لَهُ بِأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَ إِلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ آدَمَ فَمَنْ بَعْدَهُ وَأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَلَيْهِمْ وَرَسُولٌ إِلَى جَمِيعِهِمْ .

امام سبکی علیہ الرحمۃ نے اپنی تالیف میں تصریح فرمائی ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- حضرت آدم اور ان کے بعد والے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف مرسل ہیں اور آپ ان کے نبی ہیں اور ان سب کی طرف رسول ہیں۔

الحاوی للفتاوی جلد ۲ صفحہ ۱۲۵

نبوت مصطفیٰ اور عقیدہ جمہور اکابر علمائے امت صفحہ ۲۸۲

سیدنا عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تخلیق میں سب انبیاء کرام سے پہلے ہیں اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم -علیہ السلام- پانی اور مٹی کے درمیان تھے

خُصَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنَّہٗ اَوَّلُ النَّبِیِّیْنَ خَلْقًا وَبِتَقْدِیْمِ نُبُوَّتِہٖ فَکَانَ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خصوصیت مبارکہ ہے کہ آپ تخلیق میں سب سے پہلے نبی ہیں اور آپ کی نبوت مبارکہ کو تقدم حاصل ہے جبکہ سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

جواہر البحار جلد ۲ صفحہ ۵۵

سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اجسام سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ارواح کو پیدا فرمایا اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کا ارشاد میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام کا وجود نہ بنا تھا، آپ کا اشارہ اپنی روح مبارکہ کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں آپ کی روح مبارکہ کو اس منصب نبوت کیلئے تیار فرمایا اور روح مبارکہ کو منصب نبوت سے سرفراز بھی فرمادیا

قَالَ : فَإِنْ قُلْتَ: أُرِيدُ أَنْ أَفْهَمَ ذَلِكَ الْقَدْرَ الزَّائِدَ فَإِنَّ وَصْفٌ لَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ الْمَوْصُوفُ بِهِ مَوْجُودًا وَإِنَّمَا يَكُونُ بَعْدَ بُلُوغِ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَيْضًا فَكَيْفَ يُوصَفُ بِهِ قَبْلَ وُجُودِهِ وَقَبْلَ إِرْسَالِهِ وَإِ صَحَّ ذَلِكَ فَغَيْرُهُ كَذَلِكَ: إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْأَرْوَاحَ

قَبْلَ الْأَجْسَادِ، فَقَدْ تَكُونُ الْإِشَارَةُ بِقَوْلِهِ كُنْتُ نَبِيًّا إِلَى رُوْحِهِ الشَّرِيفَةِ، أَوْ إِلَى حَقِيقَةٍ مِنَ الْحَقَائِقِ، وَالْحَقَائِقُ تَقْصُرُ عُقُولُنَا عَنْ مَعْرِفَتِهَا، وَإِنَّمَا يَعْلَمُهَا خَالِقُهَا وَمَنْ أَمَدَّهُ اللّٰهُ بِنُورٍ إِلٰهِيٍّ، ثُمَّ إِنَّ تِلْكَ الْحَقَائِقَ يُؤْتِي اللّٰهُ كُلَّ حَقِيقَةٍ مِنْهَا مَا يَشَاءُ فِي الْوَقْتِ الَّذِي يَشَاءُ فَحَقِيقَةُ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – قَدْ تَكُونُ مِنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَمَ آتَاهَا اللّٰهُ ذٰلِكَ الْوَصْفَ، بِأَنْ يَكُونَ خَلَقَهَا مُتَهَيِّئَةً لِذٰلِكَ، وَأَ عَلَيْهَا مِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ، فَصَارَ نَبِيًّا، وَكَتَبَ اسْمَهُ عَلَى الْعَ وَأَخْبَرَ عَنْهُ بِالرِّسَالَةِ لِيَعْلَمَ مَلَائِكَتُهُ وَغَيْرُهُمْ كَرَامَتَهُ عِنْدَهُ، فَحَقِيقَتُ مَوْجُودَةٌ مِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَإِنْ تَأَخَّرَ جَسَدُهُ الشَّرِيفُ الْمُتَّصِفُ بِهَا

حضرت شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اب اگر تم یہ اعتراض کرو کہ میں اس خصوصی قدر و منزلت کو سمجھنا چاہتا ہوں تو اس کی تفہیم یہ ہے کہ نبوت ایک وصف ہے ضروری ہے کہ اس وصف نبوت سے متصف موصوف موجود ہو جبکہ نبوت کا بیان ولادت کے چالیس سال بعد ہوا ہے تو پھر اس سے ما قبل یا بعثت سے پہلے کے زمانہ کو اس کے ساتھ کیسے متصف کر سکتے ہیں اور اگر یہ بات آپ کیلئے صحیح و درست ہے تو دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کیلئے بھی یہ بات صحیح و درست ہوگی؟ اس اعتراض کا جواب میں یہ دیتا ہوں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

المواہب اللدنیہ جلد۱ صفحہ ۲۴۲،۲۴۳

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۵

اللہ تعالیٰ نے ارواح کو جسموں سے پہلے پیدا فرمایا تو آپ کے ارشادِ گرامی:

کُنْتُ نَبِیًّا روح شریف یا حقائق میں سے ایک حقیقت کی طرف اشارہ ہوگا اور ہماری عقلیں حقائق کی معرفت سے قاصر ہیں۔ ان حقائق کو ان کا خالق جانتا ہے اور وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ اپنے نور کے ذریعے مدد دیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ان حقائق کو جس وقت چاہے جو چاہے عطا فرماتا ہے تو حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم علیہ السلام کے وقت ہی یہ وصف ۔وصف نبوت۔ عطا فرمایا کہ اس نے اس حقیقت کو قبول نبوت کیلئے تیار کیا اور اسی وقت آپ کو عطا فرمایا پس آپ نبی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا اسم گرامی عرش پر لکھا اور آپ کی رسالت کی خبر دی تاکہ فرشتوں اور ان کے علاوہ سب کو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کا کتنا بڑا اعزاز ہے۔ لہٰذا آپ کی حقیقت اس وصف کے ساتھ اس وقت موجود تھی اگرچہ آپ کا وہ جسم اقدس جو اس وصف سے متصف ہے متاخر ہے۔

عارف شہیر سیدنا عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام اشیاء سے پہلے جب حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نور پاک کو تخلیق فرمایا گیا تو اسی وقت آپ کو معرفت ربانیہ حاصل ہو چکی تھی

بانَّ الْمَعْرِفَةَ حَصَلَتْ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّ
حِيْنَ كَانَ الْحَبِيْبُ مَعَ الْحَبِيْبِ وَلَا ثَالِثَ مَعَهُمَا فَهُوَ - صَلَّى
عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - أَوَّلُ الْمَخْلُوْقَاتِ .

جب آپ بحیثیت حبیب اپنے حبیب - اللہ تعالیٰ - کے پاس تھے اور تیسری کوئی مخلوق وہاں موجود نہ تھی اس وقت سے آپ کو معرفت ربانیہ حاصل ہے اور آپ ہی اول الخلائق ہیں۔

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۲ صفحہ ۲۲

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بچپن سے ہی منصب نبوت پر فائز تھے جیسے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں ہی نبی بنا دیا گیا تھا

أَقُوْلُ هٰذَا مُشْكِلٌ بِعِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ نَبِيًّا مِنْ أَوَّلِ عُمُرِهٖ إِلَّا أَنَّهُ يَجِبُ أَنْ يُقَالَ الْأَغْلَبُ أَنَّهُ مَا جَاءَهُ الْوَحْيُ إِلَّا بَعْدَ أَرْبَعِيْنَ، وَهٰكَذَا كَانَ الْأَمْرُ فِيْ حَقِّ رَسُوْلِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

چالیس سال کی عمر سے پہلے نبی کے مبعوث نہ ہونے پر متکلمین کا قول قابل تسلیم نہیں اس پر اشکال ہے بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں ہی نبی بنایا تھا مگر یہ کہنا لازم ہے کہ غالباً ان کے پاس وحی چالیس سال کے بعد آئی تھی، ہمارے رسول — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم — کے حق میں معاملہ بھی اسی طرح ہے۔

تفسیر کبیر

شیخ جلیل نور الدین علی بن زین الدین المعروف بابن الجزار کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے اور اللہ تعالی نے آپ کی روح پاک کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کیلئے رسول بنایا اور وہ سب آپ پر ایمان لائے

وَالْمُرَادُ أَنَّهُ كَانَ نَبِيًّا بِالْفِعْلِ فَإِنَّهُ تَعَالَىٰ لَمَّا أَطْلَعَ عَلَى
الْأَرْوَاحِ فِي عَالَمِ الذَّرِّ وَقَالَ لَهُمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَأَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلَىٰ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَهَبَهُ مَوَاهِبَ شَرِيفَةً نَبِيُّهُ بِ
وَأَرْسَلَ رُوحَهُ إِلَى أَرْوَاحِ الْأَنْبِيَاءِ فَآمَنُوا بِهَا.

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آپ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - عالم

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۲ صفحہ ۱۱۱

ارواح میں بالفعل نبی تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عالم ذرِ نسمات آدم پر عالم ارواح میں تجلی فرمائی اور ان سے دریافت کیا:

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب سے پہلے جس نے بلیٰ۔ہاں کیوں نہیں۔کہا وہ حضور سیدنا نبی کریم محمد مصطفیٰ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔تھے تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان کو عظیم اور بزرگ تحفے اور ہدایا عطا فرما دیئے جو ان کی ذات والا صفات کے شایان شان تھے، آپ کی روح کو انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کیلئے نبی اور رسول بنا دیا تو وہ سب آپ پر ایمان لے آئے۔

سیدنا علی دوہ یوسفوی خلیفہ سیدنا مصلح الدین خلوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کمالات کا مبدأ ہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کے جوہر شریف کو پیدا فرمایا کائنات میں جس کو جو نعمت ملی یا ملے گی وہ سب حقیقتِ محمدیہ۔ فداہ ابی وامی علیہ الصلاۃ والتسلیم کے واسطے سے ہے

قَالَ أَهْلُ التَّحْقِيقِ: لَا شَكَّ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْدَأُ كُلِّ كَمَالٍ وَمَنْشَأُ خَيْرِ خِصَالٍ وَلَهُ السَّبْقُ وَالتَّقَدُّمُ وَالْفَتْحُ وَالْخَتْمُ ظَاهِراً وَبَاطِناً فِي جَمِيعِ الْفَضَائِلِ وَالْكَمَالَاتِ كَمَا وَرَدَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ جَوْهَرَهُ - يَعْنِي عُنْصُرَهُ الشَّرِيفَ مُقَدَّمٌ عَلَى عَوَالِمِ الْعُنْصُرِيَّةِ وَ
وَظُهُوراً وَرُوحُهُ الْأَعْظَمُ مُقَدَّمٌ عَلَى عَوَالِمِ الْأَرْوَاحِ رُتْبَةً وَظُهُو

وَكَذَالِكَ نُوْرُهٗ مُقَدَّمٌ فِي الْاَنْوَارِ وَعَقْلُهٗ فِي الْعُقُوْلِ وَكَمَالُهُ الْمُعَبَّرُ عَنْهُ بِالْقَلَمِ فِي الْكَمَالَاتِ فَكَمَا اَنَّ خُطُوْطَ الْعِلْمِ بِوَاسِطَةِ الْاَقْلَامِ تَصْدُرُ الْاَشْيَاءُ بِوَاسِطَةِ الْحَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ بِقَوْلِهٖ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ مُعْطِيْ

اہل تحقیق علماء عظام رحمہم اللہ نے فرمایا:

لاریب حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم – ہر کمال کا مبداء اور ہر خصال کا منشا ہے اور آپ ہی کیلئے سبق و تقدم، فتح و ختم ظاہراً اور باطناً تمام فضائل و کمالات میں ہے جیسے حدیث پاک میں وارد ہوا: اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ جَوْهَرَةً – سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم – کے جوہر کو پیدا فرمایا – یعنی آپ کا عنصر شریف مرتبہ ظہور کے اعتبار سے تمام عوالم عنصریہ سے مقدم ہے اور آپ کی روح اعظم عالم ارواح میں سب پر مقدم ہے مرتبہ اور ظہور کے اعتبار سے ایسے ہی آپ کا نور تمام انوار میں مقدم ہے۔ آپ کی عقل تمام عقلوں میں اور آپ کا کمال جسے قلم سے تعبیر کیا گیا ہے تمام کمالات میں مقدم ہے۔ پس جیسے علم کے خطوط اقلام کے واسطے سے ہیں ایسے ہی تمام اشیاء کا صدور حقیقت محمدیہ کے واسطے سے ہے جیسے کہ آپ – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم – نے اپنے ارشاد مبارک سے اشارہ فرمایا:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ مُعْطِيْ

میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے۔

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۲ صفحہ ۳۷۴

سیدنا علی وده یوسفوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

عالمِ امر عالمِ خلق سے مقدم ہے اور ارواح عالمِ امر سے ہیں اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے روحِ اعظم روحِ محمد مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو پیدا فرمایا

قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى :

أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ (سورۃ الاعراف ۵۴) وَاتَّفَقُوا أَنَّ عَالَمَ الْأَمْرِ مُقَدَّمٌ عَلَى عَالَمِ الْخَلْقِ فَعَالَمُ الْأَرْوَاحِ مِنْ عَالَمِ الْأَمْرِ وَقَالَ : أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنَ الْأَرْوَاحِ الْقُدْسِيَّةِ الرُّوحُ الْأَعْظَمُ الْمُحَمَّدِيُّ كَمَا أَشَارَ لِذَالِكَ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ رُوحِي .

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۲ صفحہ ۲۲۶

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۔ سن لیجئے! اسی کیلئے ہے خلق اور امر اور اس پر علماء کرام رحمہم اللہ نے اتفاق فرمایا کہ عالم امر عالم خلق سے مقدم ہے۔ پس عالم الارواح عالم امر سے ہے اور ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ارواح قدسیہ میں سے سب سے پہلے روح اعظم روح محمدی علیہ السلام کو سب سے پہلے پیدا فرمایا جیسے اس جانب حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ نے اپنے اس ارشاد سے اشارہ فرمایا:

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ رُوْحِيْ ۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کو پیدا فرمایا۔

عارف باللہ سیدنا امیر عبد القادر جزائری حسنی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

در حقیقت حقیقتِ محمدیہ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ہی ہر سراج منیر حسا اور معنیٰ کو منور کرنے والی ہے وہ نبی، فرشتہ، ولی، شمس، قمر اور ستارہ سے کوئی بھی ہو

فَهٰذَا الْحَقِيقَةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ هِيَ الْمُنِيرَةُ لِكُلِّ سِرَاجٍ مُنِيرٍ حِ
وَمَعْنَوِيٍّ مِنْ نَبِيٍّ وَمَلَكٍ وَوَلِيٍّ وَشَمْسٍ وَقَمَرٍ وَنَجْمٍ .

پس ایسے ہی حقیقتِ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے جو ہر سراج منیر کو منور کرنے والی ہے وہ سراج منیر حسا ہو یا معنیٰ نبی علیہ السلام ہو یا فرشتہ یا ولی شمس و قمر ہو یا ستارہ۔

محبوب سبحانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ـ کو جو نبوت سیدنا آدم ـ علیہ السلام ـ سے پہلے حاصل تھی اس کا تعلق حقیقت احمدیہ سے ہے اور جو نبوت وجود عنصری سے تعلق رکھتی ہے وہ دونوں حقیقتوں ـ حقیقت احمدیہ اور حقیقت محمدیہ ـ کے اعتبار سے ہے

وجودے کہ پیش از خلق حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام آں سرور را حاصل بودہ واز آں مرتبہ خبر دادہ و گفتہ کُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ حقیقت احمدی بودہ است کہ بعالم امر تعلق دارد و ہمیں اعتبار حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ کلمۃ اللہ بودہ اند و بعالم امر بیشتر مناسبت داشتہ بشارت قدوم آں سرور را علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات باسم احمد دادہ و فرمودہ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي

اِسْمُهٗ اَحْمَدُ بود و آنکہ بنشاءۃ عنصری تعلق دارد نہ باعتبار حقیقت محمدی است بلکہ باعتبار حقیقتین است ۔

اور جو نبوت حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیدا کئے جانے سے پہلے حضور سرورِ کونین ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔کو حاصل ہوئی ہے اور آپ نے اس مرتبہ کی خبر دی اور فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

وہ نبوت باعتبار حقیقت احمدی کے تھی جو ۔حقیقت احمدی ۔عالم امر کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور اسی اعتبار سے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کہ کلمۃ اللہ ہیں اور عالم امر کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتے ہیں حضور سرورِ کونین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات التسلیمات کی آمد کی بشارت اسم احمد کے ساتھ دی اور فرمایا:

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ‌ .

اور خوشخبری دینے والا اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لائیں گے جن کا اسم گرامی احمد ہے۔

اور جو نبوت نشاۃ عنصری کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، نہ صرف باعتبار حقیقت محمدی کے ہے بلکہ باعتبار دونوں حقیقتوں کے ہے۔

مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب نمبر ۲۰۹ ص ۴۲۶

شیخ ابو محمد عبد الجلیل القصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

ہر چیز سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا آپ نے ارواح کی تخلیق اور انوار کے ظہور کے وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جیسے آپ نے آخر زمانہ میں جسد عنصری کی تخلیق پر اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو دعوت دی

قَوْلُهُ عَنْكَ قَوْلُ ابْنِ حَجَرٍ – فَنَبِيُّنَا – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – هُوَ
الْمَقْصُودُ مِنَ الْخَلْقِ وَوَاسِطَةُ عِقْدِهِمْ – أَيْ أَعْظَمُهُمْ وَأَنْ
وَأَعْلَاهُمْ ، إِذِ الْعِقْدُ هُوَ الْقِلَادَةُ مِنَ الْجَوْهَرِ، أَيْ مَنْ لَهُمْ سِيَادَةُ
الْخَلْقِ بِمَنْزِلَةِ قِلَادَةٍ مِنْ جَوْهَرٍ ، وَالنَّبِيُّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَاسِطَتُهَا أَيْ دُرَّتُهَا الْيَتِيمَةُ الَّتِي لَا شَبِيهَ لَهَا فِي حُسْنِهَا ، فَقَدْ عُقِد

لَهُ النُّبُوَّةُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، وَدَعَا الْخَلِيقَةَ عِنْدَ خَلْقِ الْأَرْوَاحِ وَبَعْثِ الْأَنْوَارِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، كَمَا دَعَاهُمْ آخِرَ خَلْقِهِ بِجَسَدِهِ آخِرَ الزَّمَانِ. وَمِنْ هٰذَا الْمَعْنَى قَوْلُهُ تَعَالٰى

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ آل عمران:81 الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالٰى: لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ آل عمران:81 إِلَى آخِرِ الْمَعْنَى، فَقَدْ آمَنَ الْكُلُّ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ أَبُو الْأَرْوَاحِ وَيَعْسُوبُهَا

شیخ ابو محمد عبد الجلیل قصری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے وقت فرمایا:

پس ہمارے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ہی مقصود خلائق ہیں اور ان کے عقد -ہار- کا واسطہ ہیں یعنی ان میں سے سب سے عظیم، سب سے قیمتی اور سب سے بلند و بالا ہیں کیونکہ عقد موتی کے ہار کو کہتے ہیں یعنی جسے بھی مخلوق میں سیادت و سرداری ملی وہ ہیرے کے ہار کی طرح ہے اور حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اس کا واسطہ یعنی اس کا درِ یتیم -بے نظیر موتی- ہیں کہ جس کے حسن و جمال کی کوئی مثال ہی نہیں۔

بے شک حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو ہر شی کے وجود سے پہلے نبوت دی گئی ارواح کی تخلیق کے وقت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انوار کے

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۲ صفحہ ۲۲۹

ظہور کی ابتداء کے وقت آپ نے مخلوق کو اللہ کی طرف دعوت دی۔ جس طرح آپ نے آخر زمانے میں جسد عنصری کے تخلیق ہونے پر مخلوق کو دعوت دی ہے اور اسی مفہوم کو اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی بھی واضح کرتا ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ سے آخر تک

پس تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح طیبات آپ پر ایمان لے آئیں پس آپ ابو الارواح اور یعسوب الارواح ہوئے۔

عارف باللہ سیدنا محی الدین ابن عربی، سیدنا تقی الدین سبکی اور سیدنا احمد عابدین — رحمۃ اللہ علیہم — کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم — رسولانِ عظام کے بھی رسول ہیں صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور حضرات رسولانِ عظام علیہم السلام آپ کے نائب وخلیفہ ہونے کے اعتبار سے احکامِ الٰہیہ مخلوق تک پہنچانے والے ہیں

وَقَدْ تَكَلَّمَ تَقِيُّ الدِّيْنِ السُّبْكِيُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى وَقَرَّرَهٗ بِرِسَالَةٍ مَخْصُوْصَةٍ، وَيُؤَيِّدُ ذٰلِكَ مَا قَدَّمْنَاهُ عَنِ الْعَارِفِ سَيِّدِيْ مُحْيِي الدِّيْنِ بْنِ الْعَرَبِيِّ، وَكَيْفَ لَا، وَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ الرُّسُلِ، الدَّاعِيْنَ الْخَلْقَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، الْقَائِمِيْنَ بِالنِّيَابَةِ عَنْهُ بِتَبْلِيْغِ الْأَحْكَامِ

اَلَّتِیْ شَرَعَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی لَهُمْ ؟

سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مفہوم پر کلام فرمایا ہے اور اپنے مخصوص رسالہ میں اسے ثابت فرمایا ہے اور اس کی تائید عارف باللہ سیدی محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ ارشاد مبارک ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کر دیا ہے۔ ایسا کیوں نہیں ہو سکتا جبکہ حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ رسولوں کے بھی رسول ہیں جو رسول مخلوق کو اللہ کی طرف بلانے والے اور آپ کی نیابت میں قائم رہنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے ان احکام پر جو اس نے لوگوں کیلئے مشروع فرمائے۔

درحقیقت حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ہی داعی الی اللہ ہیں اور دیگر تمام انبیاء و رسل علیہم السلام آپ کی تبعیت میں مخلوق کو حق کی طرف بلانے والے ہیں۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے خلفاء ہیں اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی رسالت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق بشمول انبیاء کرام علیہم السلام کے عام ہے، ہر نبی علیہ السلام کو جو معجزہ نصیب ہوا وہ درحقیقت آپ کے نور سے ہی انہیں ملا ہے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- فضل و کرم کے سورج ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اس سورج کے سیارے ہیں

فَكَانَ هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاعِيًا بِالْإِصَالَةِ، وَجَمِيع

الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ يَدْعُونَ الْخَلْقَ إِلَى الْحَقِّ عَنْ تَبَعِيَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا خُلَفَاءَهُ فِي الدَّعْوَةِ، لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَخَذَ الْمِ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُمْ مِنْ أَتْبَاعِهِ، فَرِسَالَتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَّةٌ لِجَمِيعِ الْخَلْقِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَأُمَمِهِمْ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ يَدْخُلُونَ فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

وَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً لِأَجْلِ ذَلِكَ يَكُونُ الْأَنْبِيَاءُ كُلُّهُمْ يَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ لِوَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِمَامُ الْبُوصِيرِيُّ فِي الْبُرْدَةِ

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

أَيْ كُلُّ مُعْجِزَةٍ ظَهَرَتْ عَلَى يَدِ رَسُولٍ مِنَ الرُّسُلِ عَلَيْ السَّلَامُ فَإِنَّهَا ظَهَرَتْ بِوَاسِطَةِ نُورِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاقْتِبَاسِهِمْ مِنْ نُورِهِ، فَهُوَ شَمْسُ فَضْلٍ وَهُمْ كَوَاكِبُهَا.

پس اصل میں داعی الی اللہ حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہیں اور تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم آپ کی اتباع میں مخلوق کو حق تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں۔ پس تمام انبیاء کرام علیہم السلام دعوۃ میں آپ کے خلفاء ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد وپیمان لیا ہے کہ وہ حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے تبع ہیں۔ پس حضور ۔فداہ

ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی رسالت تمام مخلوق، انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتوں کو سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر یوم القیامۃ تک عام ہے۔ پس اس وقت وہ داخل ہو جاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وَاُرْسِلْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ کے ارشاد گرامی میں۔ سیدنا امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ میں فرمایا:

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

وہ تمام معجزات جن کو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام لیکر تشریف لائے وہ انہیں حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے نور مبارک سے ملے ہیں کیونکہ آپ فضل و کرم کے سورج ہیں اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سیارے ہیں جو لوگوں میں تاریکیوں کے وقت اسی سورج کا نور بکھیرتے ہیں۔

یعنی ہر وہ معجزہ جو رسولان عظام علیہم السلام میں سے کسی رسول علیہ السلام کے ہاتھوں ظاہر ہوا تو درحقیقت وہ حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے نور پاک کے واسطے سے ظاہر ہوا کیونکہ حضرات رسولان کرام علیہم السلام آپ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے نور سے فیض لیتے ہیں۔ پس حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ فضل و کرم کا سورج ہیں اور وہ انبیاء کرام علیہم السلام اس سورج کے سیارے ہیں۔

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۴۱۶

سیدنا شہاب الدین احمد رملی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا رسول بنایا گیا اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے آپ سے متعلق عہد و پیمان لیا تھا

صرح السبكي في تأليف له بأنه صلى الله عليه وسلم أرسل إلى جميع الأنبياء فاستدل عليه بقوله صلى الله عليه وسلم كنت نبيا وآدم بين الروح والجسد وقوله صلى الله عليه وسلم بعثت إلى الناس كافة قال: ولهذا أخذ الله المواثيق على الأنبياء كما قال تعالى وإذ أخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم من كتاب وحكمة

جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَ
أَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِيْ ؕ قَالُوْا أَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَأَنَا
مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک تالیف میں صراحت فرمائی ہے کہ حضور –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف رسول بنایا گیا ہے اور آپ نے حضور –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے ارشاد گرامی:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے– سے استدلال فرمایا ہے اور حضور –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے اس قول مبارک:

بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے– سے بھی استدلال فرمایا ہے آپ –یعنی سیدنا سبکی رحمۃ اللہ علیہ– نے ارشاد فرمایا:

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد و پیمان لئے تھے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْ
جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۲ ص ۱۹۹

سورۃ آل عمران: ۸۱

ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ

اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمہیں اس کی جو دوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والا ہو ان کتابوں کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اس کی۔ اس کے بعد فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا اور اٹھالیا تم نے اس پر میرا بھاری ذمہ؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ اللہ نے فرمایا تو گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

سیدنا شہاب الدین احمد رملی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ سیدنا آدم۔علیہ السلام۔کی تخلیق کے وقت حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔مرتبہ نبوت پر فائز تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد و پیمان لیا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ان سے مقدم ہیں اور وہ ان کے نبی اور رسول ہیں

قَالَ السُّبْكِيُّ:

عَرَفْنَا بِالْخَبَرِ الصَّحِيحِ حُصُولَ الْكَمَالِ مِنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَمَ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَبِّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَنَّهُ أَعْطَاهُ النُّبُوَّةَ مِنْ ذَلِكَ الْوَقْتِ، ثُمَّ أَخَذَ الْمَوَاثِيقَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ لِيَعْلَمُوا أَنَّهُ الْـ

عَلَيْهِمْ ، وَأَنَّهُ نَبِيُّهُمْ وَرَسُولُهُمْ ، وَفِي أَخْذِ الْمَوَاثِيقِ وَهِيَ فِي مَعْنَى الْاِسْتِحْلَافِ ، وَلِذَالِكَ دَخَلَتْ لَامُ الْقَسَمِ فِي لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ، لَطِيْفَةٌ أُخْرٰى وَهِيَ كَأَنَّ أَيْمَانَ الْبَيْعَةِ الَّتِي تُؤْخَذُ أُخِذَتْ مِنْ فَانْظُرْ هٰذَا التَّعْظِيْمَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَبِّهِ ، فَ ‑صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ‑ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ ، وَلِهٰذَا ظَهَرَ فِي جَمِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ لِوَائِهِ ، وَفِي الدُّنْيَا كَذَالِكَ كَانَ لَيْلَ صَلَّى بِهِمْ .

سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تم حدیث صحیح سے پہچان گئے کہ ہمارے نبی ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ہی ان کے رب تعالیٰ کی طرف سے کمال حاصل ہو چکا تھا یہ کہ انہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا فرما دی تھی پھر تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد و پیمان لئے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ان سے مقدم ہیں اور وہ ان کے نبی اور رسول ہیں علیہ الصلاۃ والسلام اور عہد و پیمان لینا یہ دراصل ان سے حلف لینا ہے اسی وجہ سے لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ میں لام قسم داخل ہوا۔

ایک اور نکتہ:

وہ یہ ہے کہ گویا بیعت پر حلف لینا ہمیں سے اخذ کیا گیا ہے۔پس اب دیکھئے حضور

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۲ ص ۱۴۹

سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے اس تعظیم وتکریم کو ان کے رب تعالیٰ کی جانب سے بس حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نبی الانبیاء -تمام نبیوں کے نبی- ہیں۔ اسی وجہ سے قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے جھنڈے کے نیچے ظاہر ہوں گے اور ایسے ہی دنیا معراج کی رات ہوا کہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت کروائی۔

-☆-

سیدنا شیخ المحدثین جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سیدنا سلیمان بن سیدنا داود علیہما السلام کی انگوٹھی کا نقش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نبیوں کے نبی اور ان کی طرف رسول ہیں۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور آپ فرشتوں کے بھی رسول ہیں

قَالَ الْجَلَالُ وَيَدُلُّ لِكَوْنِهِ مُرْسَلًا إِلَى الْأَنْبِيَاءِ أَنَّهُ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَإِذَا تَقَرَّرَ أَنَّهُ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ وَرَسُوْلٌ إِلَيْهِمْ وَأَنَّهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَزِمَ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلًا إِلَى الْمَلَائِكَةِ وَأَنْ تَكُوْنَ مِنْ أَتْبَاعِهِ ۔

سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حضور — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف رسول بنائے جانے پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ سیدنا سلیمان بن سیدنا داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نقش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا اور جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ نبی الانبیاء — تمام نبیوں کے نبی — ہیں اور ان کی طرف رسول ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام فرشتوں سے افضل ہیں تو یہ بات لازم آتی کہ حضور — فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — فرشتوں کی طرف بھی رسول ہوں اور فرشتے بھی آپ کے تبع ہوں۔

شیخ المحدثین سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تخلیق میں سب سے پہلے نبی ہیں اور آپ کی نبوت تمام انبیاء کرام کی نبوتوں سے متقدم ہے

بَابُ خُصُوصِيَّةِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - بِكَوْنِهِ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَتَقَدُّمِ نُبُوَّتِهِ وَأَخْذِ الْمِيثَاقِ عَلَيْهِ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی خصوصیت کا باب:

سب نبیوں سے پہلے آپ کے پیدا کئے جانے اور آپ کی نبوت کے - سب انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت سے - پہلے ہونے اور آپ کیلئے - حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے - عہد و پیمان لینے کے ساتھ۔

الخصائص الکبریٰ   جلد ۱   صفحہ ۳

عاشقِ مصطفیٰ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

سیدنا شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ

وہ تمام معجزات جو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام لیکر تشریف لائے وہ انہیں حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نور مبارک سے ملے ہیں۔

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

آنحضرت۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔بزرگی کے آفتاب ہیں اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس آفتاب سے نور لینے والے سیارے ہیں۔سیارے لوگوں کو اس سورج کی روشنی تاریکی میں دکھایا کرتے ہیں۔

قصیدہ بردہ شریف

عارف باللہ سید محمد نیک عالم شاہ -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

حضرات انبیاء کرام -علیہم السلام- کو جو معجزات مبارکہ ملے یا حضرات اولیاء کرام کو جو کرامات نصیب ہوئیں وہ سب حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نور پاک کی ان پر بخشش وعطا کے طفیل ہے

جو جو ملے خوارق نبیاں یا ولیاں نوں بھائی
اوہ سبھ بخشش اوہناں اُتّے اوسے نور اتم دی

شمس منور سرور عالم اوہ چمکارے اس دے
ظاہر کردے نوری وا اندر رات ظلم دی

قصیدہ علیمہ نیازی

عارف کامل سیدنا مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو بھی معجزات ملے وہ سب حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے نور پاک سے ملے ہیں

ہر چہ آوردند مجموع رسل از معجزات

آں ز نور مصطفیٰ آمد بایشاں لاجرم

تمام انبیاء کرام علیہم السلام جو بھی معجزات لے کر آئے وہ سب نور مصطفیٰ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سے لے کر آئے۔

قصیدہ مبارکہ از

او بود خورشید فضل و دیگران سیارگاں

روشنی سیارگاں ظاہر کنند اندر ظلم

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- فضل و کرم کے آفتاب عالمتاب ہیں اور دیگر انبیاء کرام -علیہم السلام- سیارے ہیں جو تاریکی میں سیارے آفتاب کی روشنی کو ظاہر کرتے ہیں۔

-☆-

سند المحدثین سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی – رحمۃ اللہ علیہ – کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – سورج کی مانند ہیں اور باقی انبیاء کرام سیاروں کی طرح ہیں

وَأَشْهَدُ أَنَّكَ أَعْلَى الْمُرْسَلِيْنَ مَكَانَةً

وَأَنْتَ لَهُمْ شَمْسٌ وَهُمْ كَالْكَوَاكِبِ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا مرتبہ تمام رسولوں سے اعلیٰ وارفع ہے اور آپ کی ذات ان کیلئے سورج ہے اور وہ سیاروں کی طرح ہیں۔

قصیدہ اطیب النغم از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صفحہ ۱۵۸

سیدنا علامہ بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نور محمدی کے اعتبار سے تمام انبیاء کرام -علیہم السلام- سے پہلے ہیں اور تمام رسولان کرام کو جو معجزات ملے وہ سب حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نور پاک سے ملے ہیں

لَا يُقَالُ: كَيْفَ تَكُونُ الْمُعْجِزَاتُ الَّتِي أَتَى بِهَا الرُّسُلُ الْكِ
لِأُمَمِهِمْ مِنْ نُورِهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – مَعَ أَنَّهُمْ مُتَقَدِّمُونَ
عَلَيْهِ فِي الْوُجُودِ؟ لِأَنَّا نَقُولُ: هُوَ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ –
مُتَقَدِّمٌ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ حَيْثُ النُّورِ الْمُحَمَّدِيِّ.

البردہ شرح الباجوری صفحہ ۹۶

یہ نہیں کہا جا سکتا کہ:

وہ معجزات مبارکہ جو رسولان کرام علیہم السلام کو ان کی امتوں کیلئے دیئے گئے وہ حضور۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے نور پاک کے فیض سے کیسے وقوع پذیر ہوئے جبکہ حضرات رسولان کرام علیہم السلام وجود میں آپ سے متقدم ہیں کیونکہ ہم اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ حضور۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نور محمدی۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے اعتبار سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے متقدم ہیں۔

شارح بردہ علامہ خرپوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جتنے معجزات مبارکہ ملے وہ سب ہمارے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور پاک کی وجہ سے ملے ہیں

بِأَنْ يُقَالَ نَبِيُّنَا خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ لِأَنَّ نَبِيَّنَا عَلَيْهِ ا
وَالسَّلَامُ كُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِ
وَكُلُّ مَنْ شَأْنُهُ كَذَالِكَ فَهُوَ خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ

یہ عقیدہ رکھا جائے گا کہ حضور سیدنا محمد رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- جو ہمارے نبی ہیں وہ خیر الانبیاء کلھم -تمام انبیاء کرام- علیہم السلام سے بہتر و افضل ہیں کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو بھی معجزات مبارکہ ملے وہ ہمارے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور پاک سے انہیں ملے جس کی یہ شان ہو وہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل و برتر ہے۔

شرح الخربوتی علی البردۃ صفحہ ۹۹

شارح بردہ سیدنا خربوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو معجزات مبارکہ ملے وہ حضور سیدنا نبی کریم

-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نور اصلی کے فیض سے ملے ہیں

اور حضرات انبیاء کرام -علیہم السلام- درحقیقت آپ کے نائب وخلیفہ ہیں

حَاصِلُ مَعْنَى الْبَيْتِ أَنَّ جَمِيعَ مَا أَتَى الرُّسُلُ وَالْأَنْبِيَاءُ ب
خَوَارِقِ الْعَادَاتِ فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ وَحَصَلَتْ تِلْكَ الْآيَاتُ الـ
وَالْمُعْجِزَاتُ الْبَاهِرَةُ مِنْ أَثَرِ نُورِهِ الْأَصْلِيِّ فَمُعْجِزَاتُ السَّابِقِينَ مُعْجِزَةٌ
لَهُ كَمَا أَنَّ كَرَامَاتِ اللَّاحِقِينَ كَرَامَةٌ لَهُ فَالسَّابِقُونَ وَاللَّاحِقُونَ بِأَنَّه
هُمْ فِي الْحَقِيقَةِ لَهُ نَائِبُونَ.

اس شعر کا حاصل یہ ہے کہ:

تمام رسولان کرام اور انبیاء عظام علیہم السلام کو جو بھی معجزات مبارکہ ملے وہ سب آیات ظاہرہ اور معجزات باہرہ انہیں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے اصلی نور کے فیض سے ملے اور حاصل ہوئے پس انبیاء سابقین علیہم السلام کے معجزات درحقیقت حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا ہی معجزہ ہیں جیسے بعد میں آنے والے اولیاء کرام کی کرامات آپ ہی کی کرامت ومعجزہ ہیں پس سابقین انبیاء کرام اور لاحقین اولیاء کرام سب درحقیقت حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نائب ہیں۔

شارح بردہ سیدنا علامہ عمر بن احمد خربوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام انبیاء کرام - علیہم السلام - کو جو بھی معجزات مبارکہ ملے وہ حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے نور پاک سے ملے ہیں کیونکہ دونوں جہاں میں جو کچھ ہے وہ حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے نور پاک سے ہے

فَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عُلِمَ اَنَّ كُلَّ مَا وَصَلَ اِلٰى سَائِرِ الْاَنْ
فَهُوَ مِنْ نُوْرِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِاَنَّ كُلَّ مَا فِي الْكَوْنَيْنِ مِنْ نُوْرِهٖ .

حدیث سیدنا جابر - رضی اللہ عنہ - کو ذکر فرمانے کے بعد سیدنا خربوتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شرح الخربوتی علی البردہ صفحہ ۱۰۰

پس اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام تک جو بھی معجزات مبارکہ پہنچے ہیں وہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کے نور پاک سے ہیں کیونکہ دونوں جہاں میں جو کچھ بھی ہے وہ سب حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کے نور پاک سے ہے۔

قائد المحدثین فی عصرہ سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا ایک اسم گرامی سیدنا فاتح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے کیونکہ آپ سب سے پہلے رسول تھے

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا نام فاتح ہونا درست ہے کیونکہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے رسولوں کا آغاز کیا یعنی پیدائش میں آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سب سے پہلے رسول تھے یا آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- شفاعت کرنے والوں میں سب سے پہلے ہوں گے۔

ان معانی کا قرینہ یہ ہے کہ یہ اسم دوسرے اسم خاتم کے ساتھ ملا ہوا حدیث

اسماء النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم صفحہ ۲۱۰

میں وارد ہے تو ان کے معانی بھی اسمائے مبارکہ اول و آخر کی مانند ہوں گے۔

میں کہتا ہوں یہ تمام صفات سرکار دو عالم ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی ذات پاک میں مجتمع ہیں۔

-☆-

مفسر قرآن اور محدث ذی شان سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ابتداء میں ہی نبی الانبیاء ہوئے جیسے شب معراج آپ امام الانبیاء ہوئے اور آپ قیامت کے دن شفیع الانبیاء ہوں گے

قَدْ وَرَدَ أَنَّهُ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - أَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلٰى وَذٰلِكَ لِظُهُوْرِ نُوْرِهِ أَوَّلًا بَلْ وَلَا كَانَ وُجُوْدُ مَوْجُوْدٍ لَهُ لَا أَوَانَ ظُهُو فِيْ عَالَمِ الْأَرْوَاحِ قَبْلَ ظُهُوْرِ الْأَشْبَاحِ كَمَا يُشِيْرُ إِلَيْهِ قَوْلُهُ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ، فَهُوَ نَبِ الْأَنْبِيَاءِ فِيْ عَالَمِ الْاِبْتِدَاءِ كَمَا صَارَ إِمَامَ الْأَنْبِيَاءِ فِيْ لَيْلَ وَيَكُوْنُ شَفِيْعَ الْأَنْبِيَاءِ يَوْمَ اللِّقَاءِ حِيْنَ اجْتِمَاعِهِمْ تَحْتَ اللِّوَاءِ

یقیناً یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم– نے سب سے پہلے– اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں– بَلٰی کہا ایسا اولاً آپ کے نور پاک کے ظہور کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وقت کسی موجود مخلوق– کا وجود تک نہ تھا ایسا عالم ارواح میں اجسام کے ظہور سے پہلے ہوا جیسے اسی جانب حضور– فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم– کا ارشاد گرامی ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے پس آپ عالم ابتداء میں نبیوں کے نبی ہیں جیسے آپ لیلۃ المعراج میں امام الانبیاء ہوئے اور آپ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم– قیامت کے دن شفیع الانبیاء ہوں گے جب ان کا لواء الحمد کے نیچے اجتماع ہوگا۔

تفسیر علامہ جلالی کی تفسیر انوار القرآن و اسرار الفرقان جلد ۱ صفحہ ۳۰۲،۳۰۳،۳۰۴

سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو دو مرتبہ علم عطا فرمایا گیا ایک مرتبہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق سے پہلے اور دوسری مرتبہ آپ کی رسالت کے ظہور سے پہلے

فكلُّ نبيٍّ تقدّم في زمن ظهوره فهو نائبٌ عنهُ في بعثه بتلك
الشريعة ويؤيد ذلك قوله صلى الله عليه وسلم في حديث وض
الله تعالى يده بين ثديي أي كما يليق بجلاله فعلمت علم الأولين
والآخرين إن المراد بالأولين هم الأنبياء الذين تقدموه في ال
عند غيبة جسمه الشريف وإيضاح ذلك أنه صلى الله عليه وسل
أُعطي العلم مرتين مرة قبل خلق آدم عليه السلام ومرة قبل ظهور

رسالتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَیْہِ اَوَّلًا مِنْ غَیْرِ جِبْرِیْلَ ثُمَّ اُنْزِلَ عَلَیْہِ بِہٖ جِبْرِیْلُ مَرَّۃً اُخْرٰی وَلِذٰلِکَ قَالَ تَعَالٰی وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰی اِلَیْکَ وَحْیُہٗ : اَیْ لَا تَعْجَلْ بِتِلَاوَۃِ مَا عِنْدَکَ مِنْہُ قَبْلَ اَنْ تَسْمَعَہٗ مِنْ جِبْرِیْلَ بَلِ اسْمَعْہُ مِنْ جِبْرِیْلَ وَاَنْتَ مُنْصِتٌ اِلَیْہِ کَاَنَّکَ مَا سَمِعْتَہٗ قَطُّ

آپ کے زمانۂ ظہور سے قبل ہر نبی اس شریعت میں جس کیلئے اس کو مبعوث کیا گیا تھا آپ کا نائب تھا اس بات کی تائید آپ کے اس قول سے ہوتی ہے جو حدیث کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ اپنی جلالت شان کے لائق میرے سینے پر رکھا مجھے اولین اور آخرین کے علوم کا علم ہو گیا۔ میں واقع ہوا ہے کیونکہ اولین سے مراد وہ انبیائے کرام ہیں جو آپ کے جسم شریف کے ظہور سے قبل آپ کی مبعوثیت میں پہلے ہو گزرے ہیں اس کی توضیح یہ ہے کہ آپ —فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کو دو مرتبہ علم سے نوازا گیا ایک مرتبہ تخلیق آدم سے قبل اور ایک مرتبہ آپ کی رسالت کے ظہور سے قبل جیسے پہلے جبرئیل علیہ السلام کی وساطت کے بغیر آپ پر قرآن کو اتارا گیا پھر دوسری مرتبہ بواسطہ جبرئیل اتارا گیا اور اسی لئے ارشاد باری تعالیٰ ہوا وحی مکمل ہونے سے پہلے آپ قرآن کی تلاوت میں عجلت سے کام نہ لیں یعنی جو قرآن آپکے پاس پہلے سے موجود ہے اس کو جبرئیل سے سننے سے قبل اس کی تلاوت میں جلدی نہ کریں بلکہ جبرئیل کی زبانی اس کو سنیں اور خود چپ رہیں گویا کہ آپ نے اسے سماعت ہی نہیں کیا۔

الیواقیت والجواہر

سیدنا شیخ ابو عثمان فرغانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حقیقت احمدیہ علیہ الصلاۃ والسلام ہی تمام انبیاء کی اصل ہے اور
حضرات انبیاء کرام علیہم السلام آپکی حقیقت کے اجزاء و تفاصیل کی
طرح ہیں حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو
كَافَّةً لِّلنَّاسِ کیلئے رسول بنا کر بھیجا گیا تو **كَافَّةً لِّلنَّاسِ** میں تمام
انبیاء و رسل، ان کی امتیں اور تمام متقدمین و متاخرین داخل ہیں

وَلَمْ يَكُنْ دَاعِيًا حَقِيقَةً مِنَ الْاِبْتِدَاءِ إِلَى الْاِنْتِهَا
الْحَقِيقَةُ الْأَحْمَدِيَّةُ الَّتِي هِيَ أَصْلُ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَهُمْ كَا
وَالتَّفَاصِيلِ لِحَقِيقَتِهِ فَكَانَ دَعْوَتُهُمْ مِنْ حَيْثُ جُزْئِيَّتِهِمْ عَنْ خِلَافَةٍ
مِنْ كُلِّهِمْ لِبَعْضِ أَجْزَائِهِ وَكَانَتْ دَعْوَتُهُ دَعْوَةُ الْكُلِّ لِجَمِيعِ الْأَ

إلى كليته، والإشارة إلى ذلك قوله تعالى

وما أرسلناك إلا كافة للناس فالأنبياء والرسل وجميع أممهم وجميع المتقدمين والمتأخرين داخلون في كافة الناس وكان هو صلى الله عليه وسلم داعيا بالأصالة وجميع الأنبياء والرسل عليهم السلام يدعون الخلق إلى الحق عن تبعيته صلى الله عليه وسلم وكانوا خلفاءه ونوابه في الدعوة وفي البردة

وكل آي أتى الرسل الكرام بها

فإنما اتصلت من نوره بهم

فإنه شمس فضل هم كواكبها

يظهرن أنوارها للناس في الظلم

ابتداء سے لے کر انتہا تک داعیِ حقیقی، حقیقتِ احمدیہ ہے جو تمام انبیاء کرام کی اصل ہے اور انبیاء کرام اس حقیقت کے اجزاء اور تفاصیل – جیسے – ہیں۔ انبیاء کرام کی دعوت اجزاء ہونے کے لحاظ سے بعض اجزاء کی دعوت ہے جبکہ آپ – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – کی دعوت سب انبیاء کی دعوت ہے کیونکہ یہ دعوت کل ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وما أرسلناك إلا كافة للناس میں اسی عموم کی طرف اشارہ ہے۔ انبیاء و رسل علیہم السلام اور ان کی تمام امتیں اور تمام متقدمین اور متاخرین كافة للناس میں داخل ہیں۔ نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – اپنے دونوں ادوار میں اصل اور مستقل نبی اور رسول ہونے کے لحاظ سے دعوت دینے والے تھے۔ دوسرے انبیاء و رسل

علیہم السلام حق کی طرف مخلوق کو دعوت دیتے تھے تو آپ کے نائب اور خلیفہ ہونے کی حیثیت سے اور آپ کی اتباع میں اسی لئے افضل الخلق ﷺ صرف اور صرف آپ کے ہی شایان شان ہے۔

قصیدہ بردہ شریف میں ہے:

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسْلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ
فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

رسل کرام جتنے بھی معجزات لائے ہیں وہ سب آپ کے نور کی کرنیں ہیں بے شک آپ — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — بزرگی کے آفتاب ہیں انبیاء کرام اس کے ستارے ہیں جو اندھیروں میں سورج کے انوار لوگوں پر بکھیرتے ہیں۔

-☆-

سید العشاق سیدنا قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وجود مسعود کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ہی مختلف معجزات اور آپ کے وجود کا نور ظاہر ہو چکا تھا

قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَلْمُرَادُ بِالنُّورِ الثَّانِي هُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى مَثَلُ نُورِهِ أَيْ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَثَلُ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ
مُسْتَوْدَعًا فِي الْأَصْلَابِ كَمِشْكَاةٍ صِفَتُهَا كَذَا وَأَرَادَ بِالْمِصْبَاحِ قَلْـ
وَبِالزُّجَاجَةِ صَدْرَهُ أَيْ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ لِمَا فِيهِ الْإِيمَانُ وَالْحِكْـ
يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ أَيْ مِنْ نُورِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَثَـ

وَنَسْلاً وَدَعْوَةً فَضَرَبَ الْمَثَلَ بِالشَّجَرَةِ الْمُبَارَكَةِ وَقَوْلُهُ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ أَيْ تَكَادُ نُبُوَّةُ مُحَمَّدٍ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِينُ لِلنَّاسِ قَبْلَ كَلَامِهِ وَظَهَرَتْ أَنْوَاعُ مُعْجِزَاتِ دَعْوَتِهِ وَنُورُ وُجُودِهِ قَبْلَ وُجُودِهِ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دوسرے نور سے مراد اس مقام پر حضور سیدنا محمد مصطفیٰ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرمان مثل نورہ سے مراد نور محمد مصطفیٰ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- ہے پھر کہا نور محمد مصطفیٰ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی مثال جب اصلاب اور پشتوں میں ودیعت رکھا گیا تھا مشکوٰۃ کی طرح تھا جس کی شان یہ ہے مصباح سے مراد دل اور زجاجہ سے مراد آپ کا سینہ اقدس ہے گویا وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے کیونکہ سینہ اور دل اقدس ایمان اور حکمت سے لبریز ہے۔ جس دل کو شجرہ مبارکہ یعنی ابراہیم علیہ السلام کے نور سے روشن اور درخشاں کیا گیا ہے یہ نور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے نور کا مظہر، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نسل اور ورثہ ہے جس کی شجرہ مبارکہ سے مثال دی گئی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ **یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیءُ** کا مفہوم یہ ہے کہ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی نبوت اس قدر درخشاں اور بلندی پہ ہے کہ آپ کے اعلان نبوت سے قبل لوگوں کے سامنے ظاہر ہونے کی قوت رکھتی ہے اور آپ کے گوناگوں معجزات کی حالت یہ ہے کہ دعویٰ نبوت سے پہلے ہی ظاہر ہونے کی کیفیت میں ہیں اور آپ کے وجود کا نور آپ کی موجودگی سے قبل ظاہر ہو جانے کی طاقت رکھتا ہے۔

شفا شریف جلد اوّل

سیدنا ابن حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کو رسالت عامہ سے سرفراز فرمایا گیا ہے ۔ حضور –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی نبی ہیں –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم–

فَتَكُونُ رِسَالَتُهُ عَامَّةً لِجَمِيعِ الْخَلْقِ ، فَهُوَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ ، وَلِهٰذَا كَانُوا كُلُّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ لِوَائِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس حضور –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کی رسالت مبارکہ عام ہے تمام مخلوق کیلئے پس آپ نبی الانبیاء –تمام نبیوں کے نبی– ہیں اور اسی وجہ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام قیامت کے دن آپ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کے لواء الحمد کے نیچے ہوں گے ۔

المنح المکیہ فی شرح الہمزیہ صفحہ ۹

مفسر قرآن شارح بخاری ومسلم علامہ غلام رسول سعیدی زید مجدہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تمام ممکنات کیلئے فیض الٰہی کا واسطہ ہیں اسی لئے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کا نور مبارک اول المخلوقات ہے

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کیلئے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ آپ تمام ممکنات پر ان کی صلاحیت کے اعتبار سے فیض الٰہی کیلئے واسطہ ہیں اسی لئے آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا نور اول المخلوقات ہے اور حدیث میں ہے:

اے جابر! سب سے پہلے اللہ نے تمہارے نبی کے نور کو پیدا کیا اور حدیث میں ہے کہ:

اللہ عطا کرنے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔

تبیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۹۸

تمام مفسرین علیہم الرحمۃ والرضوان کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
ہر ہر عالم کیلئے رحمت ہیں خواہ وہ فرشتے ہوں یا انسان،
اولیاء کرام ہوں یا انبیاء عظام۔ علیہم الصلاۃ والسلام۔

اسی طرح مفسرین کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ سیدنا محمد مصطفیٰ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہر ہر عالم کیلئے رحمت ہیں خواہ فرشتوں کا عالم ہو، جنات کا عالم ہو، انسانوں کا عالم ہو اور خواہ انسانوں میں سے کافر ہوں، مسلمان ہوں، اولیاء ہوں یا انبیاء علیہم السلام ہوں آپ سب کیلئے رحمت ہیں اور خواہ حیوانوں کا عالم ہو، نباتات کا عالم ہو یا جمادات کا عالم ہو آپ ہر ہر عالم کیلئے رحمت ہیں۔

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تمام انبیاء کرام - علیہم السلام - اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کیلئے رحمت ہیں

اور ابن القیم نے مفتاح السعادۃ میں لکھا ہے کہ:

اگر نبی نہ ہوتے تو جہان میں کوئی چیز کسی کو نفع نہ دیتی، نہ کوئی نیک عمل ہوتا، نہ روزی حاصل کرنے کا کوئی جائز طریقہ ہوتا اور نہ کسی حکومت کا قیام ہوتا اور تمام لوگ جانوروں اور درندوں کی طرح ہوتے، ایک دوسرے پر حملہ کرتے اور ایک دوسرے سے چھین کر کھا جاتے۔ سو دنیا میں جو بھی خیر اور نیکی ہے وہ آثار نبوت سے ہے اور جو شر اور برائی ہے وہ آثار نبوت کے مٹ جانے یا چھپ جانے کی وجہ سے ہے، پس یہ عالم ایک جسم ہے اور نبوت اس کی روح ہے۔

ابتداء آفرینش سے لیکر قیامت تک جس کو بھی جو نعمت ملتی ہے وہ آپ کی تقسیم سے ملتی ہے

مکلف ہو یا غیر مکلف انسان ہو، جن ہو یا فرشتہ ہو، حیوان ہو یا شجر ہو آپ سب کیلئے رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اور آپ رحمۃ للعالمین ہیں جس جس چیز کیلئے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ہے اس اس چیز کیلئے آپ رحمت ہیں وجود میں جو دہے اور ہر چیز کو وجود آپ کے واسطے سے ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو عطا کرنے والا ہے اور آپ ہر چیز کو تقسیم کرنے والے ہیں۔ آپ کی کنیت ابو القاسم صرف اس لئے نہیں تھی کہ آپ کے فرزند ارجمند کا نام قاسم تھا بلکہ ابو القاسم کا معنی ہے سب سے زیادہ تقسیم کرنے والے اور ابتداء آفرینش عالم سے لے کر قیامت تک جس کو بھی جو نعمت ملتی ہے وہ آپ کی تقسیم سے ملتی ہے۔ تمام دینی اور دنیاوی امور میں آپ ابتداء آفرینش عالم سے تقسیم کرنے والے ہیں۔

تبیان القرآن جلد ۷ صفحہ ۹۸

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم- خیر الخلق ہیں اور آپ کے کمال سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں اور آپ کے مرتبہ سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے ہی آپ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم- کو منصب نبوت عطا فرما دیا تھا اور انبیاء کرام سے اللہ تعالیٰ نے عہد و پیمان لیا تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ ان سے مقدم ہیں اور آپ ان کے نبی اور رسول ہیں

وَالنَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْخَلْقِ فَلَا ...
لِمَخْلُوقٍ أَعْظَمُ مِنْ كَمَالِهِ وَلَا مَحَلَّ أَشْرَفُ مِنْ مَحَلِّهِ فَعَرَفْنَا بِالْخَبَرِ
الصَّحِيحِ حُصُولَ ذَالِكَ الْكَمَالِ مِنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَمَ لِنَبِيِّنَا - صَلَّى اللّٰ...
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِنْ رَبِّهِ سُبْحَانَهُ وَأَنَّهُ أَعْطَاهُ النُّبُوَّةَ مِنْ ذَالِكَ الْوَقْتِ ...

أَخَذَ لَهُ الْمَوَاثِيقَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ لِيَعْلَمُوا أَنَّهُ الْمُقَدَّمُ عَلَيْهِمْ وَأَنَّهُ نَبِيُّهُمْ وَرَسُولُهُمْ وَفِي أَخْذِ الْمَوَاثِيقِ وَهِيَ فِي مَعْنَى الْاِسْتِحْلَافِ وَلِذَالِكَ دَخَلَتْ لَامُ الْقَسَمِ فِي - لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ - الْآيَةِ كَأَنَّهَا أَيْمَانُ الْبَيْعَةِ الَّتِي تُؤْخَذُ لِلْخُلَفَاءِ وَلَعَلَّ أَيْمَانَ الْخُلَفَاءِ أُخِذَتْ مِنْ هٰذَا

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی شان یہ ہے کہ آپ خیر الخلق ہیں لہٰذا کسی مخلوق کا کمال آپ کے کمال سے برتر نہیں اور نہ کسی کا مقام آپ کے مقام سے اعلیٰ تر۔

یہ بات ہم نے صحیح حدیث کے ذریعے جانی کہ یہ کمال آپ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے حاصل تھا جسے حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے عطا فرمایا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے آپ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کیلئے انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد و پیمان لئے تا کہ وہ سب جان لیں کہ آپ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ان پر مقدم ہیں اور آپ ان کے بھی نبی اور رسول ہیں اور اللہ عزوجل نے جو عہد اور میثاق لیا ہے اس میں آپ ہی کا خلیفہ بنانا بیان کیا گیا ہے اور اس کا مقصود آپ ہی کی ذات ہے اسی بنا پر آیہ کریمہ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ الْآيَة میں لام قسم کیلئے آیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام سے جو عہد و پیمان لیا گیا گویا وہ اس بیعت کی مانند ہے جو خلفاء کے ہاتھوں سے بوقت استقرار خلافت لی جاتی ہے اور یہ عین ممکن ہے کہ آئین سے جو حلف لیا جاتا ہے اس کی اصل یہی ہو۔

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۳

جامع المعقول علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اپنی روحانی حالت اور نورانی کیفیت میں تمام ارواح کیلئے نبی تھے

وَنَبِيُّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ نَبِيًّا فِي نَشْأَتِهِ الرُّوحَانِيَّةِ
وَمُتَوَسِّطًا فِي تَعْيِينِ حِصَصِ كَمَالَاتِهِمُ الرُّوحَانِيَّةِ الَّتِي بِحَسَبِهَا يَظْهَرُ
كَمَالَاتُهُمُ الْجِسْمَانِيَّةُ كَمَا رُوِيَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِي ۔

اور ہمارے نبی۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اپنی روحانی حالت میں ارواح کیلئے نبی تھے اور روحانی کمالات کے حصص کے تعین میں آپ ہی واسطہ اور وسیلہ تھے جو کمالات ان سے عالم اجسام میں ظاہر ہوئے جیسے کہ حضور۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے مروی ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور مسعود کو پیدا فرمایا۔

حاشیہ شرح المواقف جلد ۸ صفحہ [illegible]

محدث کبیر سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – عالم ارواح میں صرف علم الٰہی میں نبی نہیں تھے بلکہ آپ اس عالم میں بھی حقیقۃً وصفِ نبوت سے سرفراز تھے

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ . كُنَّا نَظُنُّ أَنَّهُ بِالْعِلْمِ فَ

أَنَّهُ زَائِدٌ عَلَى ذَالِكَ مَا شَرَحْنَاهُ

حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کا ارشاد گرامی:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۴

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے۔

اس کا مطلب پہلے ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ صرف علم الٰہی میں نبی تھے پھر ہم پر ظاہر ہوا کہ معاملہ اس سے زائد ہے جس کی ہم نے تشریح کر دی ہے یعنی حضور ـ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ صرف علم الٰہی میں نبی نہیں تھے بلکہ آپ اس وقت، عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے۔

سبحان اللہ! حضور—فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم—کا کیا مقام رفیع ہے کہ آپ لباس اولین میں بھی ظاہر ہوئے اور آپ کی حقیقت مقدسہ تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے حقائق سے سبقت وبازی لے گئی جیسے آپ آخر میں ظاہر و باہر ہوئے آپ کے سر انور پر رحمۃ للعالمین کا تاج چمکتا ہے سیدنا ابراہیم علیہ السلام جلنے سے اور موسیٰ علیہ السلام غرق ہونے سے آپ ہی کی برکت ورحمت سے بچ گئے

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ التوبة ١٢٨

فَيَا سَعَادَةَ أَهْلِ هَٰذَا الْمَقَامِ الْأَنِيقِ، وَلَقَدْ ظَهَرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِبَاسِ الْأَوَّلِينَ، وَسَبَقَتْ حَقِيقَتُهُ حَقَائِقَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ،

كَمَا هُوَ ظَاهِرٌ بِالْآخِرِينَ ، فَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْعَالَمِينَ ، وَلِهٰذَا نَجَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ مِنَ الْحَرِيقِ ، وَمُوسٰى مِنَ الْغَرِيقِ .

یقیناً تمہارے پاس تشریف لائے تمہیں میں سے عظیم الشان رسول۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تمہارا مشقت میں پڑ جانا ان پر گراں گزرتا ہے وہ تمہارے۔بھلائی و نجات کے۔حریص ہیں اور مومنوں پر رؤوف ورحیم ہیں۔

سبحان اللہ! اس مقام اعلیٰ ورفیع پر نازذات اقدس۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کیلئے کیا سعادت وخوش بختی ہے! یقیناً حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اولین کے لباس میں ظاہر ہوئے اور آپ کی حقیقت مبارکہ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کی حقیقتوں سے سبقت لے گئی جیسے آپ آخرین میں ظاہر ہوئے تو حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں اسی لئے سیدنا ابراہیم علیہ السلام آپ ہی کی برکت سے۔نار نمرود میں۔جل جانے سے بچ گئے اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام غرق ہونے سے محفوظ رہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے فیض سے تمام انبیاء کرام، مرسلین عظام اور ملائکہ مقربین کو ظاہر و پیدا فرمایا

بأنه من فيضه صلى الله عليه وسلم أبرز الرب جل جلاله وعز جماله جميع الأنبياء والمرسلين والملائكة المقربين .

رب تعالیٰ جل جلالہ وعز جمالہ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے فیض سے تمام انبیاء ومرسلین اور ملائکہ مقربین کو ظاہر و پیدا فرمایا۔

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۴۲۷

تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – کے خلفاء ہیں ان میں سے ہر ایک حضور – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – کے دریائے نور میں تیرنے والا اور آپ کے سمندر رحمت سے مدد لینے والا ہے اور حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – تمام دوائر خیرات، رسالات ونبوات، حقائق عیانیہ اور اسرار توحید کے جامع ہیں

وَهُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ صُوْرَةُ تَفْصِيْلِهِ وَخُلَفَاؤُهُ، وَمَظَاهِرُ تَعَيُّنَاتِهِ؟ فَمَا مِنْهُمْ إِلَّا وَهُوَ سَابِحٌ فِيْ نُوْرِهِ، وَمُسْتَمِدٌّ مِنْ بَحْرِهِ كُلٌّ عَلٰى حَسَبِ مَقَامِهِ كُلَّ خَيْرٍ وَبَرَكَةٍ، وَعَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْبَثَقَ الْوُجُوْدُ كُلُّهُ كَمَا انْبَثَقَتِ الشَّجَرَةُ مِنَ الْبَذْرَةِ، فَهُوَ – صَلَّى

اللہ علیہ وسلم – أَصْلُ الْوُجُوْدِ وَأَقْرَبُ مَوْجُوْدٍ وَيَعْسُوْبُ الْأَرْوَاحِ ، وَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّوْحُ الْأَعْظَمُ ، وَآدَمُ الْأَكْبَرُ ذُو الْكَ الْجَامِعَةِ وَالرِّسَالَةِ الْمُحِيْطَةِ ، وَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَامِعُ لِلْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْجَامِعُ لِدَوَائِرِ الْخَيْرَاتِ وَالرِّسَ وَالنُّبُوَّاتِ وَالْحَقَائِقِ الْعِيَانِيَّةِ ، وَأَسْرَارِ التَّوْحِيْدِ الرَّبَّانِيَّةِ

اور وہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام آپ کی صورت مبارکہ کی تفصیل اور آپ کے خلفاء ہیں اور آپ کے تعینات کے مظاہر ہیں، ان میں سے ہر ایک آپ کے دریائے نور میں تیرنے والا ہے اور آپ کے سمندر سے مدد لینے والا ہے ہر ایک اپنے مقام و مرتبہ کے موافق، اور آپ –فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم– سے ساری موجودات کا وجود ظاہر ہوا جیسے بیج سے درخت ظاہر ہوتا ہے۔

پس حضور –فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم– وجود کا اصل اور موجود میں سب سے زیادہ مقرب اور یعسوب الارواح ہیں اور حضور –فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم– روح اعظم، آدم اکبر بالکلمۃ الجامعہ اور ایسی رسالت والے ہیں جو تمام عالمین کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور حضور –فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم– اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام مخلوق کے جامع اور آپ خیرات و رسالات اور نبوات کے دوائر کے جامع ہیں اور حقائق عیانیہ اور اسرار توحید ربانیہ کے منبع ہیں۔

سیدنا شیخ ابراہیم کورانی اور سیدنا شیخ عارف قشاشی رحمۃ اللہ علیہما کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی نبوت مبارکہ لوح وقلم وغیرھما کی تخلیق سے پہلے کی ہے یعنی اس زمانہ مبارکہ سے ہے جب آپ کی روح پاک مقام قرب الٰہی جل جلالہ پر فائز تھی

قَالَ الشَّيْخُ إِبْرَاهِيمُ الْكُورَانِيُّ

وَأَمَّا عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ شَيْخُنَا يَعْنِي الْعَارِفَ الْقُشَاشِيَّ مِنْ أَنَّ نُبُوَّتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ سَابِقَةً عَلَى خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَمَا بَعْدَهُمَا، فَلَعَلَّ الْمُرَادَ الزَّمَنُ الْمُتَقَدِّمُ عَلَى حِينِ إِقَامَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَقَامِ الْقُرْبِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

سیدنا شیخ ابراہیم کورانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہمارے شیخ یعنی عارف قشاشی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نبوت مبارکہ لوح وقلم اور مابعد کی تخلیق سے پہلے کی ہے شاید اس سے مراد وہ متقدم زمانہ ہے جب آپ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ قرب الٰہی جل جلالہ کے مقام ومرتبہ پر فائز تھے واللہ اعلم۔

حافظ الحدیث سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت و رسالت سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کو شامل ہے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتیں حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ہی امت ہیں

فَتَكُونُ نُبُوَّتُهُ وَرِسَالَتُهُ عَامَّةً لِجَمِيعِ الْخَلْقِ مِنْ زَمَنِ آدَمَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَتَكُونُ الْأَنْبِيَاءُ وَأُمَمُهُمْ مِنْ أُمَّتِهِ. فَقَدْ جَاءَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ الْأَرْوَاحَ قَبْلَ الْأَجْسَادِ، فَتَكُونُ الْإِشَارَةُ بِقَوْلِهِ: كُنْتُ نَبِيًّا إِلَى رُوْحِهِ الشَّرِيفَةِ أَوْ إِلَى حَقِيقَتِهِ، فَعَرَفْنَا بِالْخَبَرِ الصَّحِيحِ حُصُولَ ذَالِكَ الْكَمَالِ مِنْ قَبْلِ آدَمَ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَهُ وَأَنَّهُ أَعْطَاهُ النُّبُوَّةَ مِنْ ذَالِكَ الْوَقْتِ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

وَسَلَّمَ هُوَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ.

پس حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی نبوت و رسالت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر یوم القیامۃ تک تمام مخلوق کو شامل ہے۔حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور ان کی امتیں آپ ہی کی امت ہیں۔حدیث پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارواح کو اجسام سے پہلے پیدا فرمایا ہے تو حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا ارشاد گرامی:

كُنْتُ نَبِيًّا کی روح شریفہ اور حقیقت مقدسہ کی طرف اشارہ ہے۔پس ہمیں صحیح حدیث سے معلوم ہو گیا کہ ہمارے نبی۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو یہ کمال۔کمال نبوت و رسالت۔ان کے رب سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے حاصل ہو چکا تھا اور اللہ جل جلالہ نے آپ کو اس وقت ہی نبوت عطا فرما دی تھی۔پس نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تمام نبیوں کے نبی ہیں۔

الخصائص الکبریٰ ۱/۵

شارح بردہ علامہ باجوری – رحمۃ اللہ علیہ – کا عقیدہ

گزشتہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کے نائب وخلیفہ ہیں اور حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – گزشتہ امتوں کے بھی رسول ہیں

وَظَاهِرُ هٰذَا الْبَيَانِ أَنَّهُ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – مُرْسَلٌ لِلْأُمَمِ السَّابِقَةِ، لٰكِنْ بِوَاسِطَةِ الرُّسُلِ، فَهُمْ نُوَّابٌ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبِهٰذَا قَالَ الشَّيْخُ السُّبْكِيُّ وَمَنْ تَبِعَهُ أَخْذًا مِنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْ
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ءَ
أَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا

مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ

قصیدہ مبارکہ کے اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- گزشتہ امتوں کے بھی رسول ہیں لیکن رسولان کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے ہیں وہ رسول حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نائب وخلیفہ ہیں اور یہی مفہوم بیان فرمایا ہے علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اور ان کے متبعین نے اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ

اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمہیں اس کی جو دوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والا ہو ان کتابوں کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اس کی۔ اس کے بعد فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اٹھایا تم نے اس پر میرا بھاری ذمہ؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا- اللہ نے فرمایا تو گواہ رہنا اور میں بھی- تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

البردۃ شرح الباجوری صفحہ ۹۶

تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے نور سے ہی فیض حاصل کیا ہے کیونکہ آپ کا نور پاک تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے متقدم ہے

وَلِهٰذَا شَبَّهَهُ بِالشَّمْسِ الظَّاهِرِ نُورُهَا ظُهُورًا تَامًّا، مُزِيلًا لِجَمِيعِ الظُّلَمِ بِالْكُلِّيَّةِ وَلَمَّا لَمْ يَبْقَ مَعَ الشَّمْسِ عِنْدَ ظُهُورِهَا أَثَرُ الضَّوْءِ مِنَ الْكَوَاكِبِ، كَذٰلِكَ آيَاتُهُ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - وَشَر لَمَّا بُعِثَتْ نَسَخَتْ سَائِرَ الشَّرَائِعِ لَا يُقَالُ هُوَ مُتَأَخِّرُ الْوُجُودِ عَنْهُمْ وَأَنْوَارُ كُلٍّ مِنْهُمْ مُتَقَدِّمٌ عَلَيْهِ، فَكَيْفَ يَسْتَمِدُّ أَنْوَارُهُمْ مِنْ نُورِهِ؟ لِأَنَّا نَقُولُ نُورُهُ مُتَقَدِّمٌ وَإِنْ تَأَخَّرَ وُجُودُ جِسْمِهِ

اور اسی لئے حضرت علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ

الازہریۃ فی شرح البردۃ صفحہ ۲۰

علیہ وآلہ وسلم- کو سورج سے تشبیہ دی ہے جس کا نور مکمل طور پر ظاہر و باہر ہے اور ظلمات کو کلیتہ زائل کرنے والا ہے اور جب سورج کے ظہور کے ساتھ کواکب و سیارگان کا کچھ بھی اثر باقی نہیں رہتا ایسے حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے معجزات مبارکہ اور شریعت مطہرہ ہے جب آپ کی شریعت مطہرہ ظاہر ہوئی تو تمام پہلی شریعتیں منسوخ ہو گئیں ایسا نہیں کہا جائے گا کہ آپ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا وجود مبارک ان سے متاخر ہے اور ان میں سے ہر ایک کے انوار متقدم ہیں تو کیسے ان کے نور نے آپ کے نور پاک سے مدد و اعانت حاصل کی کیونکہ ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا نور پاک ان سے متقدم ہے اگرچہ آپ کا وجود ذات ان سے متاخر ہے-

صاحب تفسیر کبیر سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اور
صاحب مرقاۃ سیدنا ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ اپنی ولادت
کے دن سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے بلکہ حدیث پاک کُنْتُ
نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ
آپ عالم ارواح میں بھی وصف نبوت سے متصف تھے

فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ نُبُوَّتَهُ لَمْ تَكُنْ مُنْحَصِرَةً فِيْمَا بَعْدَ الْأَرْبَعِيْنَ كَمَا قَالَهُ جَمَاعَةٌ بَلْ إِشَارَةٌ إِلٰى أَنَّهُ مِنْ يَوْمِ وِلَادَتِهٖ مُتَّصِفٌ بِنَعْتِ النُّبُوَّةِ بَلْ يَدُلُّ حَدِيْثُ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ عَلٰى أَنَّهُ مُتَّصِفٌ بِوَصْفِ النُّبُوَّةِ فِيْ عَالَمِ الْأَرْوَاحِ.

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں یہ دلیل موجود ہے کہ چالیس سال کے بعد آپ کی نبوت منحصر نہیں ۔ یعنی یہ درست نہیں کہ ۔ چالیس سال کے بعد آپ کو نبی بنایا گیا جیسا کہ ایک جماعت کا قول ہے بلکہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ روز ولادت سے ہی وصف نبوت سے متصف ہیں بلکہ حدیث کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ دلالت کرتی ہے کہ آپ عالم ارواح میں بھی وصف نبوت سے متصف تھے۔

عارف باللہ سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تمام انبیاء کرام ۔علیہم الصلاۃ والسلام۔ اور اولیاء عظام ۔علیہم الرحمۃ والرضوان۔ کی امداد فرمانے والے ہیں اور حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے انوار رسالت بعثت مبارکہ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی جاری وساری ہیں

بانّ مُسْتَمَدَّ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ مِنْ رُوْحِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ هُوَ قُطْبُ الْأَقْطَابِ فَهُوَ مُمِدٌّ لِجَمِيعِ النَّاسِ وَآخِراً فَهُوَ مُمِدُّ كُلِّ نَبِيٍّ وَوَلِيٍّ سَابِقٍ عَلَى ظُهُوْرِهِ حَالَ كَوْنِهِ الْغَيْبِ وَمُمِدٌّ أَيْضاً لِكُلِّ وَلِيٍّ لَاحِقٍ بِهِ فَيُوصِلُهُ بِذَالِكَ الْإِمْدَادِ مَرْتَبَةِ كَمَالِهِ فِي حَالِ كَوْنِهِ مَوْجُوداً فِي عَالَمِ الشَّهَادَةِ وَفِي

كَوْنِهِ مُنْتَقِلًا إِلَى الْغَيْبِ الَّذِي هُوَ الْبَرْزَخُ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ فَإِنَّ رِسَالَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُنْقَطِعَةٍ عَنِ الْعَالَمِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ وَالْمُتَأَخِّرِينَ.

بے شک تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلاۃ والسلام کے مدد لینے کا مقام حضور سیدنا محمد مصطفی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی روح مبارک ہے کیونکہ آپ ہی قطب الاقطاب ہیں۔ پس آپ ہی تمام اولین وآخرین انسانوں کی مدد فرمانے والے ہیں۔ پس آپ ہر نبی علیہم السلام اور ہر ولی علیہم الرحمۃ والرضوان جو آپ کے ظہور سے قبل جبکہ آپ عالم غیب میں تھے مدد واعانت فرمانے والے ہیں اور اسی طرح آپ ہر اس ولی کی مدد فرمانے والے ہیں جو آپ کے بعد آنے والا ہے پس یہی امداد اسے اس کے مرتبہ کمال تک پہنچاتی ہے جبکہ آپ عالم شہادۃ میں موجود اور آپ کے عالم غیب میں منتقل ہونے کی حالت میں بھی جو عالم برزخ اور دار آخرت ہے کیونکہ آپ کے انوار رسالت ونبوت جاری وساری ہے متقدمین ومتاخرین کے تمام عالم میں۔

-☆-

الیواقیت والجواہر للشعرانی ۲۲۹/=

عارف باللہ سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کو تمام انبیاء کرام - علیہم الصلاۃ والسلام - سے پہلے نبوت عطا فرما دی گئی

فَإِنْ قُلْتَ: فَلِمَ قَالَ: كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ وَ
يَقُلْ: كُنْتُ إِنْسَانًا أَوْ كُنْتُ مَوْجُودًا

اگر تم یہ کہو کہ حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - نے كُنْتُ نَبِيًّا
فرمایا: كُنْتُ إِنْسَانًا یا كُنْتُ مَوْجُودًا کیوں نہیں فرمایا؟

فَالْجَوَابُ: إِنَّمَا خَصَّ النُّبُوَّةَ بِالذِّكْرِ دُونَ غَيْرِهَا إِشَارَةً إِلَى أَنَّهُ
أُعْطِيَ النُّبُوَّةَ قَبْلَ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النُّبُوَّةَ لَا تَكُونُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ الشَّرْعِ

الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر 338/2

الْمُقَدَّرِ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اس کا جواب ارشاد یہ ہے کہ:

حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔نے انسان یا موجود کی بجائے نبوت کا ذکر خاص فرمایا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے پہلے نبوت عطا فرما دی گئی کیونکہ نبوت شریعت کی معرفت کے بغیر نہیں ہوتی جو شریعت اللہ کے ہاں اس نبوت کیلئے مقدر ہو چکی ہے۔

سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ باطن میں اول النبیین اور ظاہر میں سب سے آخر النبیین ہیں جو آپ کی بعثت مبارکہ سے پہلے تشریف لانے والے انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے نائب ہیں

فَإِنْ قُلْتَ : فَمَا الدَّلِيلُ عَلَى كَوْنِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمِدَّ الْأَنْبِيَاءِ السَّابِقِينَ فِي الظُّهُورِ عَلَيْهِ مِنَ الْقُرْآنِ ؟

فَالْجَوَابُ : مِنَ الدَّلِيلِ عَلَى ذَالِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ أَيْ إِنَّ هُدَاهُمْ هُوَ هُدَاكَ الَّذِي سَ
إِلَيْهِمْ مِنْكَ فِي الْبَاطِنِ فَإِذَا اقْتَدَيْتَ بِهُدَاهُمْ فَإِنَّمَا
بِهُدَاكَ إِذِ الْأَوَّلِيَّةُ لَكَ بَاطِنًا وَالْآخِرِيَّةُ لَكَ ظَاهِرًا وَ

بِهُدَاهُمْ غَيْرُ مَا قَرَّرْنَاهُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَلِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ف
اقْتَدِهْ وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ ، فَكُلُّ نَبِيٍّ
عَلَى زَمَنِ ظُهُورِهِ فَهُوَ نَائِبٌ عَنْهُ فِي بَعْثَتِهِ بِتِلْكَ الشَّرِيعَةِ وَيُؤَيِّدُ ذَالِكَ
قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ وَضَعَ اللّٰهُ تَعَالَى يَدَهُ
ثَدْيَيَّ أَوْ كَمَا يَلِيقُ بِجَلَالِهِ فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ،
الْمُرَادُ بِالْأَوَّلِينَ وَهُمُ الْأَنْبِيَاءُ الَّذِينَ تَقَدَّمُوهُ فِي الظُّهُورِ ع
جِسْمِهِ الشَّرِيفِ وَإِيضَاحُ ذَالِكَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْ
الْعِلْمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَمَرَّةً بَعْ
ظُهُورِ رِسَالَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

اگر تم یہ کہو کہ اس بات پر قرآن کریم سے کیا دلیل ہے کہ حضور ہادی اولی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اپنے ظہور سے قبل حضرات انبیاء کرام کی مدد و اعانت فرمانے والے تھے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اس پر دلیل اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد ہے:

أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ "انبیاء کرام وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی پس آپ ان کو ملنے والی ہدایت کی پیروی کیجئے یعنی ان کی ہدایت آپ ہی کی ہدایت ہے جو درحقیقت آپ ہی سے ان کے طرف باطن میں گئی ہے۔ پس جب آپ ان کی ہدایت کی پیروی کریں گے تو دراصل یہ آپ کا اپنی ہی ہدایت پر

الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر ۲/۳۳۹

چلتا ہے کیونکہ باطناً آپ کو اولیت حاصل ہے اور ظاہراً آپ کو آخریت حاصل ہے جو ہم
نے وضاحت کی ہے۔ اگر اس کے علاوہ مراد ہوتی تو اللہ تعالیٰ آپ سے ارشاد فرماتا:
فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ ان کی پیروی کیجئے۔ اور پہلے حدیث كُنْتُ نَبِيًّا گزر چکی
ہے پس جو ہر نبی علیہ السلام جو آپ کے زمانہ ظہور سے پہلے ہوا ہے وہ آپ ہی کا نائب ہے
اور آپ کی اس شریعت مطہرہ کے ساتھ بعثت پر حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔
کی یہ حدیث پاک تائید کرتی ہے:

وَضَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ اَيْ كَمَا يَلِيْقُ بِجَلَالِهٖ فَعَلِمْتُ
عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست مبارک جیسے اس کی شان کے لائق
ہے میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو مجھے اولین و آخرین کا علم حاصل ہوگیا۔
اولین سے مراد حضرات انبیاء کرام علیہم السلام ہیں جو آپ سے پہلے تشریف لا چکے جبکہ
آپ کا جسم شریف غیب تھا اور اس کی وضاحت حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔
کے اس ارشاد مبارک سے بھی ہوتی ہے کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو دو
مرتبہ علم عطا فرمایا گیا۔ ایک مرتبہ تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے اور دوسری مرتبہ آپ کی
رسالت کے ظہور کے بعد۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

عارف ربانی سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام تک تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلاۃ والسلام حضور سید العالمین —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم— کے نائب ہیں

إِنَّمَا كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ لِأَنَّ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نُوَّابٌ لَهُ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلٰى آخِرِ الرُّسُلِ وَهُوَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ .

حضور سیدنا نبی کریم —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم— تمام اولاد آدم کے سردار ہیں کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام، سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر —حضور —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم— کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے— آخری رسول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک سب آپ ہی کے نائب وخلیفہ ہیں۔

الیواقیت والجواہر للشعرانی مصطفی البابی مصر ۲/۴۲

سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے
انوار رسالت جاری وساری ہیں متقدین اور متاخرین سب کیلئے

فَاِنَّ اَنْوَارَ رِسَالَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ مُنْقَطِعَۃٍ الْعَالَمِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ وَالْمُتَأَخِّرِیْنَ ۔

حضور –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے انوار وتجلیات رسالت سارے جہاں میں جاری وساری ہیں اور متقدمین –حضرات انبیاء کرام علیہم السلام– اور متاخرین –حضرات اولیاء کرام علیہم الرحمۃ والرضوان– برابر مستفید ہو رہے ہیں۔

الیواقیت والجواہر للعارف الشعرانی ۳۲۹/۲

عارف باللہ سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ہر نبی اور ہر ولی کیلئے اپنے ظہور قدسی سے پہلے عالم الغیب میں مدد واعانت فرمانے والے ہیں

فَهُوَ مُمِدٌّ لِجَمِيعِ النَّاسِ أَوَّلًا وَآخِرًا فَهُوَ مُمِدٌّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَوَلِيٍّ سَابِقٍ عَلَى ظُهُورِهِ حَالَ كَوْنِهِ فِي الْغَيْبِ

پس حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اولین وآخرین سب لوگوں کی مدد واعانت فرمانے والے ہیں پس آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ہر اس نبی علیہ السلام اور ولی علیہ الرحمۃ والرضوان کیلئے جو آپ کے عالم الغیب میں ہونے کی حالت میں آپ کے ظہور قدسی سے پہلے آنے والے ہیں کی مدد واعانت فرمانے والے ہیں۔

الیواقیت والجواہر للعارف الشعرانی ۲/ ۳۳۹

سیدنا سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-

عالم ارواح وذریت میں بالفعل منصب رسالت پر فائز تھے

بِأَنَّهُ نَبِيٌّ فِي عَالَمِ الْأَرْوَاحِ وَالذَّرِّ وَأُرْسِلَ إِلَيْهَا بِالْفِعْلِ وَدَعَاهَا وَدَلَّهَا ثُمَّ نُبِّئَ وَأُرْسِلَ ثَانِيًا فِي عَالَمِ الْأَجْسَادِ بَعْدَ بُلُوغِهِ أَرْبَعِينَ سَنَةً مِنْ عُمُرِهِ فَامْتَازَ عَنِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ بِأَنَّهُ نُبِّئَ مَرَّتَيْنِ وَأُرْسِلَ مَرَّتَيْنِ الْأُولَى فِي عَالَمِ الْأَرْوَاحِ لِلْأَرْوَاحِ وَثَانِيَةً فِي عَالَمِ الْأَجْسَادِ لِلْأَجْسَادِ فَقَدْ دَعَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى فِي كُلٍّ مِنَ الْعَالَمَيْنِ كَمَا تَقَدَّمَ وَالْإِشَارَةُ إِلَى ذَلِكَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ وَجَمِيعُ أُمَمِهِمْ وَجَمِيعُ الْمُتَقَدِّمِينَ

وَالْمُتَأَخِّرِيْنَ دَاخِلُوْنَ فِيْ كَآفَّةِ النَّاسِ وَكَانَ هُوَ دَاعِيًا بِا
وَجَمِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ يَدْعُوْنَ الْخَلْقَ إِلَى الْحَقِّ عَنْ نِيَابَتِهٖ وَكَانُوْا
خُلَفَاءَهُ وَنُوَّابَهُ فِي الدَّعْوَةِ

بے شک حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔عالم ارواح و ذر میں نبی تھے اور آپ کو اس عالم کی طرف بالفعل رسول بنایا گیا اور آپ نے اس عالم کے مکینوں کو اللہ کی طرف بلایا بھی اور ان کی اس جانب راہنمائی بھی فرمائی پھر آپ کو عالم اجسام میں اپنی عمر مبارک کے چالیس سال بعد دوسری مرتبہ نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا گیا پس آپ تمام انبیاء و رسل سے ممتاز ہو گئے اس وجہ سے کہ آپ دو مرتبہ نبی ہوئے اور دو مرتبہ رسالت سے سرفراز فرمایا گیا ۔پہلی مرتبہ عالم ارواح میں روحوں کیلئے اور دوسری مرتبہ عالم اجسام میں جسموں کیلئے پس حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔نے اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی ان دونوں حالتوں میں اور اسی جانب اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک کا:

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے رسول بنایا ہے پس تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام اور ان کی امتیں اور تمام متقدمین و متاخرین كَافَّةً لِّلنَّاسِ میں داخل ہیں اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ہی درحقیقت داعی الی اللہ ہیں باقی تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ کی نیابت میں مخلوق کو حق کی طرف بلاتے رہے پس وہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے خلفاء اور نائب ہیں دعوت الی اللہ میں۔

جواہر البحار جلد ۲ صفحہ ۲۸۱

شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ المحدثین سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور عارف صادق سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ــ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ــ اس وقت بھی نبی الانبیاء تھے جب انبیاء کرام علیہم السلام سے اللہ تعالیٰ نے میثاق لیا اور آپ کے ظہور کے زمانہ سے پہلے آنے والا ہر نبی علیہ السلام آپ ہی کا نائب ہے

وَقَالَ الشَّيْخُ فِي الْبَابِ السَّابِعِ وَالثَّلَاثِينَ وَثَلَاثُمِائَ
صَحِيحٍ: لَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي. إِعْلَمْ أَنَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ لِلْعَهْدِ الَّذِي أُخِذَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِ
عَلَيْهِمْ وَنُبُوَّتِهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُ
مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ. الآية فَعَمَّتْ رِسَالَتُهُ وَشَرِيعَتُهُ كُلَّ النَّاسِ فَلَمْ

يَخْتَصُّ نَبِيٌّ بِشَيْءٍ إِلَّا أَنْ كَانَ ذَالِكَ الشَّيْءُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَصَالَةِ انْتَهٰى فَكُلُّ نَبِيٍّ تَقَدَّمَ عَلٰى زَمَنِ ظُهُوْرِهٖ فَهُوَ نَائِبٌ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثَتِهٖ بِتِلْكَ الشَّرِيْعَةِ

ذكره الشيخ تقي الدين السبكي نقله عنه الجلال الدين السيوطي في اول الخصائص

شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الفتوحات المکیہ کے باب تین سو سینتیس –۳۳۷– حدیث پاک لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِيْ کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنی اس دنیاوی زندگی کے ساتھ بقید حیات ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع و پیروی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا – کے تحت فرماتے ہیں:

جان لیجئے کہ حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نبی الانبیاء ہیں اس عہد و پیمان کی وجہ سے جو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے ان پر آپ کی سیادت و نبوت کا لیا گیا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی میں:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ (ن)

تو حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی رسالت و شریعت ہر انسان کو شامل ہوئی پس جس بھی نبی علیہ السلام کو کوئی چیز – معجزہ و آیت – عطا کی گئی تو درحقیقت وہ حضور سیدنا محمد رسول اللہ – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی ہی ہے۔ پس تمام انبیاء کرام آپ کے ظہور قدسی سے پہلے تشریف لانے والے وہ حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کے ہی نائب و خلیفہ ہیں اس شریعت میں جسے وہ لے کر مبعوث ہوئے۔

الیواقیت والجواہر

شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی - رحمۃ اللہ علیہ - اور عارف صادق سیدنا عبدالوہاب شعرانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نائب وخلیفہ ہیں حضرات انبیاء کرام کی شریعتیں درحقیقت آپ ہی کی شریعت ہے

وَقَالَ فِي الْبَابِ الْعَاشِرِ مِنَ الْفُتُوحَاتِ فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ ، إِنَّمَا كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ لِأَنَّ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نُوَّابُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى آخِرِ الرُّسُلِ وَهُوَ عِيسٰى عَلَيْهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَمَا أَبَانَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ

لَوْ كَانَ مُوسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِيْ ، وَصَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ مَوْجُوْدًا بِجِسْمِهِ مِ
لَدُنْ آدَمَ إِلَى زَمَانِ وُجُوْدِهِ لَكَانَ جَمِيْعُ بَنِيْ آدَمَ تَحْتَ شَرِيْعَتِهِ حِسًّ
وَهٰذَا لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً إِلَّا هُوَ خَاصَّةً ، فَجَمِيْعُ شَرَائِ
الْأَنْبِيَاءِ هِيَ بِالْحَقِيْقَةِ شَرْعُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ کے باب ۱۰ میں حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے ارشاد مبارک اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ کے تحت فرمایا:

حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تمام اولاد آدم کے سردار و پیشوا ہیں کیونکہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام آپ کے نائب و خلیفہ ہیں جیسے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔نے اس حدیث میں خود وضاحت فرما دی:

لَوْ كَانَ مُوسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِيْ .

اگر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اس دنیاوی زندگی میں زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع و پیروی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔نے اس بابت بالکل حق و سچ فرمایا کیونکہ اگر آپ اپنے وجود مسعود کے ساتھ آدم علیہ السلام سے الیٰ قیامت دوام

پھر اپنے وجود کے زمانہ تک موجود ہوتے تو تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام حتماً آپ کی شریعت کے تحت ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی بھی نبی علیہ السلام تمام لوگوں کیلئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ مخصوص لوگوں کیلئے مبعوث ہوا۔ پس درحقیقت تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی شریعتیں حقیقت میں حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی ہی شریعت ہیں۔

-☆-

عارف باللہ سیدنا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جسم عنصری سے پہلے بھی نبی تھے

أَنَّهُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَجَرَتْ عَلَيْهِ أَحْكَامُ النُّبُوَّةِ مِنْ ذَالِكَ الْحِيْنِ بِخِلَافِ الْأَنْبِيَاءِ السَّابِقِيْنَ، فَإِنَّ الْأَحْكَامَ جَرَتْ عَلَيْهِمْ بَعْدَ الْبِعْثَةِ كَمَا قَالَ مَوْلَانَا الْجَامِيُّ إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ نَبِيًّا قَبْلَ النَّشْأَةِ الْعُنْصُرِيَّةِ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔اس وقت۔جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق نہ ہوئی تھی۔نبی تھے اور اس وقت ہی آپ پر نبوت کے احکام جاری ہوئے بخلاف انبیاء سابقین علیہم الصلاۃ والسلام کے کہ ان پر ان کی بعثت کے بعد نبوت کے احکام جاری ہوئے جیسے عارف باللہ سیدنا مولانا جامی قدس سرہ نے فرمایا کہ:

حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔جسم عنصری سے پہلے ہی نبی تھے۔

اشرف المقاصد باب المناقب ۵/۲۳۶

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کی روح مبارک کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اس روح مبارک کو نبوت کی خلعت شریف سے سرفراز کیا گیا اور حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کیلئے عالم ارواح میں ہی وصف نبوت ثابت ہو گیا تھا

وَلَيْسَ الْمَعْنٰى اَنَّهٗ كَانَ نَبِيًّا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا قِيْلَ لِاَنَّهٗ لَا يَخْتَصُّ بِهٖ بَلْ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ رُوْحَهٗ قَبْلَ سَائِرِ الْاَرْوَاحِ وَخَلَعَ عَلَيْهَا خِلْعَةَ التَّشْرِيْفِ بِالنُّبُوَّةِ اَثْبَتَتْ لَهَا ذَالِكَ الْوَصْفَ دُوْنَ غَيْرِهَا فِيْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ اِعْلَامًا لِلْمَلَاءِ الْاَعْلٰى بِهٖ وَاِذَا كَانَتِ النُّبُوَّةُ صِفَةَ رُوْحِهٖ عُلِمَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهٖ نَبِيٌّ رَسُوْلٌ ۔

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ نہیں کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- علم الٰہی میں نبی تھے جیسا کہ کہا گیا ہے کیونکہ اس معنی کے اعتبار سے آپ کی کوئی خصوصیت نہیں رہتی بلکہ حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح القدس کو تمام ارواح سے پہلے پیدا فرمایا اور نبوت دے کو خلعت شرف وتکریم سے نوازا یعنی عالم ارواح میں یہ وصف نبوت آپ کی روح کے علاوہ کسی کو عطا ہوا اور نہ ثابت ہے۔ ملاء الاعلیٰ -فرشتوں- کو بتانے کیلئے آپ کو یہ وصف نبوت دیا گیا جب نبوت آپ کی روح القدس کی صفت ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- بعد از وفات بھی نبی ومرسل ہیں آپ جس طرح عالم ارواح میں نبی تھے۔

نسیم الریاض فی شرح الشفا جلد ۳ صفحہ

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ مبارکہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

نبی مطلق ہیں اور باقی تمام انبیاء آپ کے خلفاء اور نائب

ہیں آپ ابوالانبیاء بھی ہیں اور آپ آخرالانبیاء بھی ہیں

فَإِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ الْمُطْلَقُ، وَسَائِرُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خُلَفَاؤُهُ وَالشَّرَائِعُ شَرِيعَتُهُ ظَهَرَتْ عَلَى لِسَانِ كُلِّ نَبِيٍّ بِقُوَّةِ اسْتِعْدَادِ أَهْلِ زَمَانِهِ، فَهُوَ — صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبُو الْأَنْبِيَاءِ وَآخِرُهُمْ

بے شک حضور ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ النبی المطلق ہیں یعنی آپ کی

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۲۱۶

نبوت کسی دور اور کسی زمانے اور کسی مدت کیلئے مختص، محصور، محدود اور مقصور نہیں ہے۔ آپ کی نبوت تمام ادوار، تمام زمانیات اور مکانیات میں موجود جاری اور ساری رہی ہے، دیگر تمام انبیاء آپ کے خلفاء اور نائبین ہیں اور تمام شرائع آپ کی ہی شریعت ہے جس کا ظہور اہل زمان کی استعداد اور قابلیت کے مطابق ہر نبی کی زبان سے ہوا۔ پس حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ابوالانبیاء، سب نبیوں کے باپ، ان کے وجود عنصری سے پہلے نبوت سے سرفراز تھے اور آپ آخر الانبیاء بھی ہیں۔

عارف کامل سیدنا عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے نور کو پیدا فرمایا پھر اس نور محمدی۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے انوار پیدا فرمائے

إِنَّ النُّوْرَ نُوْرَانِ: النُّوْرُ الْحَقُّ وَهُوَ الْغَيْبُ الْمُطْلَقُ وَهُوَ النُّوْرُ الْقَدِيْمُ الْمُنَزَّهُ عَنِ الْكَيْفِيَّةِ وَهُوَ الْمُشَارُ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى مَثَلُ نُوْرِهِ أَيْ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمِشْكٰوةٍ الآيَة؛ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ نُوْرِهِ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ كَمَا تَقَدَّمَ إِلٰى أَنْ قَالَ فَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ حَيْثُ الْحَقِيْقَةُ وَغَيْرُهُ مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةُ كَمَا أَنَّهُ نُوْرُ الْحَقِّ مِنْ حَيْثُ الْحَقِيْقَةُ وَغَيْرُهُ مِنْ حَيْ

الصُّوْرَةِ إِذِ الْعَالَمُ بِجَمِيْعِ أَجْزَائِهٖ مَوْجُوْدٌ مِنَ الْعَدَمِ لِتَجَلِّيْ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهٗ وَيَتَجَدَّدُ لَهُ الْوُجُوْدُ كُلَّ لَمْحَةٍ بِالتَّجَلِّيْ وَهُوَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهَبَ هٰذَا النُّوْرَ الْأَعْظَمَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَلَا يُوْجَدُ إِلَّا بِوَاسِطَةِ نُوْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَبَضَ مِنْ هٰذَا النُّوْرِ الْأَعْظَمِ الَّذِیْ تَجَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْعَالَمِ أَنْوَارَ جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَجَمِيْعِ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ .

بے شک دو نور ہیں ایک نور حق - اللہ تعالیٰ کا نور - یہ غیب مطلق ہے یہ نور قدیم ہے جو کیفیت سے پاک ہے اس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان سے اشارہ فرمایا:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ زمینوں اور آسمانوں کا نور ہے اور دوسرا نور ہمارے نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا نور ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان کے ذریعے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے مَثَلُ نُوْرِهٖ، حضور سیدنا محمد مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نور کی مثال مشکاۃ جیسی ہے کیونکہ یہی وہ نور ہے جس کو اللہ نے سب سے پہلے اپنے نور سے پیدا فرمایا، پھر اس نور سے ہر شئی پیدا فرمائی، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ پس رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اپنی حقیقت کے اعتبار سے کائنات کا عین ہیں اور صورت مبارکہ کے لحاظ سے غیر ہیں اس لئے کہ جہاں اپنے تمام اجزاء کے ساتھ عدم سے وجود میں اس وقت آیا جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ - فداہ ابی

وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کے وجود کیلئے تجلی فرمائی اور اس تجلی کی بدولت وجود کائنات ہر لمحہ تبدیل ہونے لگا، وہ تجلی نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نور اعظم – تجلی – رسول اللہ – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کو پیدا فرمایا اور اسی نور اعظم – تجلی – کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ پس ہر شئی آپ – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کے نور سے معرض وجود میں آئی ہے پھر اس نور اعظم جو جہاں میں اللہ کی تجلی تھی تمام انبیاء اور رسولوں، تمام ملائکہ فرشتے – تمام اولیاء اور تمام مومنین کے انوار اس سے قبض فرمائے – صلوات اللہ علیہم –

سیدنا احمد بن محمد بن سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کے نور مبارک کو پیدا فرمایا پھر اس سے انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار کو پیدا فرمایا اور اس نور محمدی کی کمالات اور نبوت کے فیضان سے تکمیل فرمائی پھر حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کو حکم دیا کہ آپ انبیاء کرام کے انوار کو دیکھیں تو آپ کا نور ان پر چھا گیا جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں قوت گویائی دی اور ان سے فرمایا: یہ محمد بن عبد اللہ کا نور ہے اگر تم اس پر ایمان لاؤ گے تو تمہیں نبی بنا دیا جائے گا پس سب انبیاء کرام آپ پر ایمان لے آئے

وَهُوَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا خَلَقَ نُوْرَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجَ مِنْهُ أَنْوَارَ الْأَنْبِيَاءِ وَكَمَّلَهُ بِإِفَاضَةِ الْكَمَالَاتِ وَالنُّبُ

فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَنْوَارِ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ نُورِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنْ نُورِهِ مَا أَنْطَقَهُمُ اللّٰهُ بِهِ وَقَالُوا يَا رَبَّنَا مَنْ هٰذَا الَّذِي غَشِيَنَا نُورُهُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: هٰذَا نُورُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ إِنْ أَنْتُمْ آمَنْتُمْ بِهِ جَعَلْتُكُمْ نَبِيًّا قَالُوا آمَنَّا بِهِ وَبِنُبُوَّتِهِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَشْهَدُ عَلَيْكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ ، الآية

روایت کیا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضور محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا نور پیدا فرمایا اور اسی نور سے انبیاء کرام کے نور کو تخریج فرمایا اور اسی نور کی نبوت اور کمالات کے فیضان سے تکمیل فرمائی تو اللہ نے نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور کو حکم دیا کہ وہ انبیاء کے انوار کو ملاحظہ کرے جو اس کے نور سے نکالے گئے ہیں۔ نور محمدی انبیاء کے انوار پر چھا گیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے انوار کو قوت گویائی عطا فرمائی تو انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! یہ ذات کون ہے جس کا نور ہم پر چھا گیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یہ محمد بن عبداللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا نور ہے اگر تم اس پر ایمان لائے تو میں تمہیں نبی بناؤں گا اس پر وہ بول اٹھے ہم اس کی ذات اور اس کی نبوت پر ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میں اس پر تمہارا گواہ ہوں انہوں نے کہا: ہاں یہی وہ میثاق ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ کریمہ میں فرمایا ہے۔

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۳۲۳

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت اور آپ کے کمالات عالم ارواح میں ظاہر تھے اور ارواح انبیاء کرام -علیہم السلام- آپ سے استفادہ کرتی تھیں اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے خود فرمایا: میں اس وقت بھی خارج میں نبی تھا جبکہ دیگر انبیاء کرام -علیہم السلام- صرف علم الٰہی میں نبی تھے خارج میں نہ تھے

جوابش آنکہ میگویند کہ نبوت آنحضرت وکمالات وے صلی اللہ علیہ وسلم در عالم ارواح ظاہر کردہ بودند، وارواح انبیاء ازاں استفادہ کردند چنانکہ فرمود کنت نبیا الحدیث ونبوت انبیا دیگر در علم الٰہی بود ند در خارج۔

مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۲۵

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عبارت ایک سوال کا جواب ہے اس کے جواب میں اکابرین ملت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔ کی نبوت اور دیگر کمالات عالم ارواح میں ظاہر کر دیئے گئے تھے اور انبیاء کرام کی روحیں آپ کی روح اقدس سے استفادہ کرتی تھیں جیسا کہ آپ کا ارشاد گرامی ہے:

كُنْتُ نَبِيّاً وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ انبیاء کرام کی نبوت علم الٰہی میں تھی خارج اور ظاہر میں نہ تھی۔

سیدنا تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سید العالمین ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی بعثت مبارکہ اولین وآخرین تمام انسانوں کیلئے ہے

آپ کے فرمان بُعِثْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً

کے بارے میں ہمارا یہ گمان تھا کہ اس سے مراد آپ کے زمانہ اقدس سے لے کر قیامت تک کی بعثت ہے لیکن بعد میں پتہ چلا:

فَبَانَ اَنَّهُ لِجَمِيْعِ النَّاسِ اَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ کہ یہ بعثت اولین وآخرین تمام انسانیت کو شامل ہے۔

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تمام موجودات قدیمہ وجدیدہ کی اصل و حقیقت ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا فرمایا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا مظہر ہیں

وے صلی اللہ علیہ وسلم برزخ کلی است قائم در حقائق وجود قدیم وحدیث پس اوراست حقیقت ہریک از جہتیں ذاتا وصفاتا زیرا کہ مخلوق است از نور ذات، جامع اسماء وصفات، آثار و افعال

آپ برزخ کلی ہیں جو موجودات کے وجود میں قائم، موجودات قدیم ہوں یا جدید، ہر چیز کی حقیقت آپ ہی ہیں، ذات کا معاملہ ہو یا صفات کا آپ اللہ تعالیٰ کے نور ذات سے پیدا ہوئے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی اور اوصاف جلیلہ کے حقیقتاً اور حکماً جامع ہیں۔

مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۴۲

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا ارشادِ گرامی
میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے

عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

حضرت میسرہ فجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کب سے نبی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

-اس وقت سے- جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۰۵۹۶) جلد ۳۴ صفحہ ۲۰۲

قال شعیب الارنؤوط: اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح

یہ کہنا کہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا نبی ہونا عالم ارواح میں علم الٰہی میں تھا ایسے تو سارے انبیاء علیہم السلام علم الٰہی میں نبی تھے بلکہ درحقیقت عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے وصف نبوت ثابت ولازم ہو چکا تھا ورنہ **كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ** کہنے میں کیا خصوصیت ہے

وَيَتَبَيَّنُ بِذَالِكَ مَعْنَى قَوْلِهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:-

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ وَأَنَّ مَنْ فَسَّرَهُ بِعِلْمِ اللّٰ
بِأَنَّهُ سَيَصِيرُ نَبِيًّا لَمْ يَصِلْ إِلَى هٰذَا الْمَعْنَى لِأَنَّ عِلْمَ اللّٰهِ مُحِيطٌ بِجَمِيعِ
الْأَشْيَاءِ وَوَصْفُ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِالنُّبُوَّةِ فِي ذَ
الْوَقْتِ يَنْبَغِي أَنْ يُفْهَمَ مِنْهُ أَنَّهُ أَمْرٌ ثَابِتٌ لَهُ فِي ذَالِكَ الْوَقْتِ

رأى آدم اسمه مكتوبا على العرش محمد رسول الله، فلا بد أ
يكون ذلك معنى ثابتا في ذلك الوقت ولو كان المر
مجرد العلم بما سيصير في المستقبل لم يكن له خصوصية بأنه نبي
وآدم بين الروح والجسد لأن جميع الأنبياء يعلم الله نبوتهم ف
ذلك الوقت وقبله فلا بد من خصوصية للنبي - صلى الله
وسلم - لأجلها أخبر بهذا الخبر اعلاما لأمته ليعرفوا قدره عند الل
تعالى فيحصل لهم الخير بذلك

اور یہی بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے عیاں ہے:

كنت نبيا وآدم بين الروح والجسد

میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام روح وجسم خاکی کے درمیان تھے۔

اور اگر کوئی اس کی یہ تفسیر کرے کہ اللہ عزوجل جانتا ہے کہ آپ مستقبل میں نبی ہوں گے تو یہ تفسیر مناسب نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں اسے حقیقت تا بہ تک رسائی نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ علم الٰہی تمام اشیاء کو محیط ہے اور حضور سیدنا رسول اللہ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے اپنی نبوت کی جو حقیقت بیان فرمائی اس کا مفہوم یہ متعین ہوتا ہے کہ آپ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کی نبوت اس وقت –عالم ارواح– میں بھی تھی۔

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۳

المواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۳۳

یہی وجہ تو ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے آنکھ کھولتے ہی سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا اسم مبارک عرش الٰہی پر محمد رسول اللہ لکھا دیکھا۔ لامحالہ یہ ماننا پڑے گا کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت تکمیل وتخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے تھی۔

اور اگر صرف علم الٰہی میں آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا نبی ہونا مانا جائے یعنی یہ کہ آپ آئندہ ایک وقت مقررہ پر نبی ہوں گے تو یہ معنی مراد لینے سے رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی کوئی خصوصیت ثابت نہیں ہوتی حالانکہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے ارشاد فرمایا ہے:

میں نبی تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام روح وجسد کے درمیان تھے اس لئے کہ علم الٰہی میں تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوتیں اس وقت بھی تھیں اور اس سے پہلے بھی تھیں اس میں حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ہی کی کیا تخصیص ہے؟ حالانکہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے اس کا تذکرہ اسی لئے فرمایا کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی امت کو پتہ چل جائے کہ اللہ رب العزت نے آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو کس قدر مرتبہ اعلیٰ سے نوازا ہے اور آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت تمام نبیوں کی آفرینش سے بھی پہلے موجود اور متعین تھی۔

علامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت ورسالت تمام مخلوق کیلئے عام ہے سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانہ اقدس سے لیکر قیامت تک حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی نبی ہیں

قال الشيخ تقي الدين السبكي

في هذه الآية الشريفة من التنويه بالنبي - صلى الله عليه وسلم - وتعظيم قدره العلي ما لا يخفى، وفيه مع ذلك أنه على تقدير مجيئه في زمانهم يكون مرسلا إليهم، فتكون رسالته ونبوته عامة لجميع الخلق، من زمن آدم إلى يوم القيامة، وتكون الأنبياء

وَأُمَمُهُمْ كُلُّهُمْ مِنْ أُمَّتِهِ، وَيَكُونُ قَوْلُهُ: بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً لَا يَخْتَصُّ بِهِ النَّاسُ مِنْ زَمَانِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، بَلْ يَتَنَاوَلُ مَنْ قَبْلَهُمْ أَيْضًا، وَيَتَبَيَّنُ بِذَلِكَ مَعْنَى قَوْلِهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ –

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ قَالَ: فَإِذَا عُرِفَ هَذَا فَالنَّبِيُّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ، وَلِهَذَا ظَهَرَ فِي الْآخِ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ لِوَائِهِ، وَفِي الدُّنْيَا كَذَلِكَ لَيْلَةَ الْإِسْرَا بِهِمْ، وَلَوْ اتَّفَقَ مَجِيئُهُ فِي زَمَنِ آدَمَ وَنُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى – صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ – وَجَبَ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أُمَمِهِمُ الْإِيمَانُ بِهِ وَنُصْرَتُهُ، وَبِذَلِكَ أَخَذَ اللَّهُ الْمِيثَاقَ عَلَيْهِمْ

حضرت شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اس آیت شریفہ میں حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم – کی شان کی بلندی اور آپ کے بلند مرتبہ کی تعظیم کو جس انداز میں بیان کیا گیا وہ پوشیدہ نہیں ہے اور اس میں یہ بات بھی ہے کہ اگر فرض کریں نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم – ان انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کے زمانے میں تشریف لاتے تو آپ ان کی طرف بھیجے ہوئے ہوتے۔ پس آپ کی رسالت و نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک سب کیلئے عام ہے اور تمام انبیاء کرام اور ان کی امتیں آپ کی امت میں شامل ہیں اور سرکار دو عالم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم – کا ارشاد گرامی:

المواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۴۳

وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً مجھے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔

صرف ان لوگوں سے خاص نہیں جو آپ کے زمانہ مبارکہ سے قیامت تک ہوں گے بلکہ پہلے والوں کو بھی شامل ہے اور اس سے حدیث کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

میں نبی تھا اور ابھی حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

اس کے بعد حضرت شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- تمام نبیوں کے نبی ہیں یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ اسی طرح دنیا میں شب معراج آپ نے سب کی امامت فرمائی اور اگر ایسا ہو جاتا کہ آپ حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام میں سے کسی کے دور میں تشریف لاتے تو ان پر اور ان کی امتوں پر لازم ہوتا کہ آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کریں اللہ تعالیٰ نے ان سے اسی بات کا وعدہ لیا ہے۔

سیدنا احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو وہ کمالات بھی عطا فرمائے جو کسی اور نبی کو عطا نہ فرمائے آپ کو جوامع الکلم سے سرفراز کیا گیا اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم۔ علیہ السلام۔ روح اور جسم کے درمیان تھے جبکہ دیگر انبیاء کرام۔ علیہم السلام۔ کو نبوت اپنے اپنے زمانہ نبوت میں اور رسالت اپنے اپنے زمانہ رسالت میں ملی

اِعْلَمْ نَوَّرَ اللّٰهُ قَلْبِيْ وَقَلْبَكَ، وَقَدَّسَ سِرِّيْ وَسِرَّكَ، أَنَّ اللّٰـ
تَعَالٰى قَدْ خَصَّ نَبِيَّنَا – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – بِأَشْيَاءَ لَمْ يُعْطِهَا لِنَبِ
قَبْلَهُ، وَمَا خُصَّ نَبِيٌّ بِشَيْءٍ إِلَّا وَكَانَ لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ – مِثْلُهُ، فَإِنَّهُ أُوْتِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَكَانَ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْ

وَالْجَسَدِ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا إِلَّا فِي حَالِ نُبُوَّتِهِ وَزَمَانِ رِسَالَتِهِ.

اللہ تعالیٰ میرے اور تیرے دل کو روشن کر دے میرے اور تیرے دل کو پاک کر دے جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی -فداہ ابی و امی- صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بعض امور کے ساتھ خاص کیا اور وہ باتیں آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں اور جس نبی کو جو کچھ دیا گیا ہمارے آقا -فداہ ابی و امی- صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو بھی اس کی مثل دیا گیا آپ کو جوامع الکلم سے نوازا گیا اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے جب کہ دیگر انبیاء کرام -علیہم السلام- اپنی اپنی نبوت اور اپنے اپنے زمانہ رسالت کے زمانہ میں ہی نبی و رسول ہوئے۔

المواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۳۰

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۲ صفحہ ۱۹۲

اللہ تعالیٰ نے جب اس عالم آب وگل میں حضور سیدنا نبی کریم
-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو نبوت -نبوت مبعوثا الی الخلق-
سے مشرف فرمانے کا ارادہ فرمایا تو آپ جس بھی درخت یا پتھر کے
پاس سے گزرتے وہ السلام علیک یا رسول اللہ کہتا

ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا أَرَادَ كَرَامَةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
بِالنُّبُوَّةِ كَانَ لَا يَمُرُّ بِشَجَرٍ وَلَا حَجَرٍ إِلَّا قَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَكَانَ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَخَلْفِهِ فَلَا يَرَى أَحَدًا .

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو وصف

نبوت — نبوت مبعوث الی الخلق — سے مکرم فرمانے کا ارادہ فرمایا تو آپ جس پتھر اور جس درخت کے پاس سے گزرتے وہ آپ کو السلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر پکارتا۔ آپ دائیں، بائیں اور پس پشت التفات فرماتے مگر کوئی دکھائی نہ دیتا۔

-☆-

سیدنا ابوسرحان مسعود بن محمد جموح قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

علماء وعرفاء تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم اور جملہ عباد اللہ الصالحین حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی روح پاک سے علم وحکمت، معارف ربانیہ اور اسرار ملکوتیہ حاصل کرتے رہے اور ہر قسم کا علم وحکمت حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے سمندر کا ایک قطرہ ونقطہ ہے

فَأَرْوَاحُ الْعُلَمَاءِ، وَقُلُوبُ الْعَارِفِينَ، وَسَائِرِ الْ
وَالْمُرْسَلِينَ، وَعِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ تَتَلَقَّى مِنْ رُوحِهِ – صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – الْعِلْمَ وَالْحِكْمَةَ، وَالْمَعَارِفَ الرَّبَّانِيَّةَ، وَالْأَسْرَارَ
الْمَلَكُوتِيَّةَ، فَكُلُّ عِلْمٍ وَحِكْمَةٍ نُقْطَةٌ مِنْ بَحْرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ وَلَا يَعْلَمُ حَقِيقَتَهُ غَيْرُ رَبِّهِ، لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

يَا اَبَا بَكْرٍ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَمْ يَعْلَمْنِي حَقِيقَةً غَيْرُ رَبِّي ۔

پس علماء کی ارواح اور عارفین کے قلوب اور تمام انبیاء ومرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین اور عباد اللہ الصالحین کے قلوب وارواح حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی روح پاک سے علم وحکمت معارف ربانیہ اور اسرار ملکوتیہ حاصل کرتے رہے۔پس ہر علم وحکمت حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔جن کی حقیقت ان کے رب تعالی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کیونکہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کا ارشاد گرامی ہے:

يَا اَبَا بَكْرٍ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَمْ يَعْلَمْنِي حَقِيقَةً غَيْرُ رَبِّي ۔

اے ابوبکر! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میری حقیقت کو میرے رب تعالی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

-☆-

تفسیر اللہ دریں اخبار سید امجد صفحہ ۱۹۵

سیدنا عارف باللہ عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ مکرم سیدنا ابو عبد اللہ سلطان رحمۃ اللہ علیہ خواب میں زیارت مصطفیٰ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے مشرف ہوئے تو آپ نے فرمایا: میں فرشتوں، جملہ انبیاء ومرسلین اور تمام مخلوق کی مدد واعانت کرنے والا ہوں، میں ہی اصل الموجودات ہوں، میں ہی مبداء و منتہیٰ ہوں اور تمام غایات کی غایت مجھ تک ہی ہے اور مخلوق میں سے کوئی بھی مجھ سے آگے نہیں بڑھ سکتا

وَنَقَلَ سَيِّدِي عَبْدُ النُّورِ، عَنْ شَيْخِهِ أَبِي الْقَاسِمِ الْجَامِيِّ، عَنْ شَيْخِهِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلْطَانٍ أَنَّهُ قَالَ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – فِي ال

فَقُلْتُ لَهُ: يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ مَدَدُ الْمَلَائِكَةِ وَالْمُرْسَلِينَ،

فَقَالَ لِي: أَنَا مَدَدُ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ وَسَائِرِ خَلْقِ اللّٰهِ أَجْمَعِينَ، وَأَنَا أَصْلُ الْمَوْجُودَاتِ، وَالْمَبْدَأُ وَالْمُنْتَهٰى وَإِلَيَّ غَايَةُ الْغَايَاتِ
يَتَعَدَّانِي أَحَدٌ مِنْهُمْ

عارف باللہ سیدنا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ اپنے شیخ سیدنا ابوعبداللہ بن سلطان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

میں نے حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو خواب میں دیکھا تو میں نے آپ سے عرض کی:

یا سیدی! یا رسول اللہ! آپ ہی فرشتوں اور رسولان کرام علیہم السلام کے مددگار ہیں؟ تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

میں فرشتوں، حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کی مدد واعانت کرنے والا ہوں اور میں اصل الموجودات ہوں اور ہر مخلوق کی ابتدا وانتہا ہوں اور مخلوق کی تمام غایتوں کی غایت مجھ تک ہے اور مجھ سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔

نفائس الدرر من اخبار سید البشر صفحہ ۱۲

سیدنا ابو سرحان مسعود فاسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور ـ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ـ کو باطن میں
اولیت حاصل ہے اور ظاہر میں آخریت

وَدَلِيلُ كَوْنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَباً لِلْأَنْبِيَاءِ السَّابِ
مِنَ الْقُرْآنِ كَمَا قَالَهُ الشَّيْخُ سَيِّدِي عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّعْرَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰ
وَنَفَعَنَا بِبَرَكَاتِهِ قَوْلُهُ تَعَالٰى أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَ
(۹۰:۶) أَيْ إِنَّ هُدَاهُمْ هُوَ هُدَاكَ الَّذِي سَرَى إِلَيْهِمْ مِنْكَ فِي الْبَاطِ
اقْتَدَيْتَ بِهُدَاهُمْ فَإِنَّمَا ذَالِكَ اقْتِدَاءٌ بِهُدَاكَ إِذْ لَ
وَالْآخِرِيَّةُ لَكَ ظَاهِراً

نفائس الازہار من انوار سید الابرار صفحہ ۱۸

اور اس بات پر قرآن کریم سے دلیل ہے کہ حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اپنے ظہور سے قبل حضرات انبیاء کرام کی مدد واعانت فرمانے والے تھے؟ جیسے ہمارے شیخ سیدی عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ ونفعنا ببرکاتہ نے فرمایا:

اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد ہے:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ، کرام وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی پس آپ ان کو ملنے والی ہدایت کی پیروی کیجئے یعنی ان کی ہدایت آپ ہی کی ہدایت ہے جو درحقیقت آپ ہی سے ان کی طرف باطن میں گئی ہے۔ پس جب آپ ان کی ھدایت کی پیروی کریں گے تو دراصل یہ آپ کا اپنی ہی ھدایت پر چلنا ہے کیونکہ باطنا آپ کو اولیت حاصل ہے اور ظاہراً آپ کو آخریت حاصل ہے۔

اولیاء کرام اور علماء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ
حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے ہر قسم کی علمی وعملی
مدد ملتی ہے حضرات انبیاء کرام رسولان عظام علیہم الصلاۃ والسلام
آپ کے نائب کے طور پر فرائض سرانجام دیتے رہے پس آپ
ہی اول وآخر اور ظاہر وباطن ہیں

وَبِالْجُمْلَةِ فَقَدِ اتَّفَقَتْ كَلِمَةُ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ وَالْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ عَلٰى أَنَّ
الْمَدَدَ الْعِلْمِيَّ وَالْعَمَلِيَّ كُلَّهُ مِنْهُ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – فَ
الرَّسُوْلُ الْمُطْلَقُ عَلٰى كُلِّ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ قَبْلَهُ ، فَعَلٰى
حَسَبِ النِّيَابَةِ عَنْهُ فَكَانَتْ قَبْلَ بِعْثَتِهِ وَوُجُوْدِ شَخْصِهِ نُبُوَّةً وَ
وِلَايَةً ، فَهُوَ الظَّاهِرُ بِهِمْ ، وَالْبَاطِنُ فِيْهِمْ ، وَهُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ

وَالْبَاطِنُ۔

اکثر اولیاء اللہ اور علماء باللہ رحمہم اللہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ علمی و عملی ہر قسم کی مدد حضور ـ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ـ سے ہی ہے۔ پس آپ رسول مطلق ہیں تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جو آپ سے پہلے آپ کے نائب کے طور پر گزر چکے ہیں۔ پس آپ کی بعثت مبارکہ اور آپ کی شخصیت کے وجود سے پہلے نبوت تھی اور بعد میں ولایت پس حضور ـ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ـ ان کے ساتھ ظاہر ہیں اور ان میں باطن ہیں اور آپ ہی اول و آخر اور ظاہر و باطن ہیں۔

-☆-

المواہب اللدنیہ ۲/۲۵۳_۲۵۴

[illegible] صفحہ ۶

سید المفسرین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ذات اقدس واطہر زمانہ ماضی میں عزیز و توجہ کا مرکز رہی اور باذن اللہ لوگوں کی حاجات پوری کرتی رہی تو وہ یقیناً بعد میں آنے والوں سے افضل و برتر ہے اس وجہ سے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا: میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے

بِأَنَّ مَنْ كَانَ فِي الزَّمَانِ الْمَاضِي أَبَداً عَزِيزاً مَرْعِيَّ الْجَانِبِ مَقْضِيَّ الْحَاجَةِ أَشْرَفُ مِمَّنْ سَيَصِيرُ كَذَالِكَ وَلِهَذَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ

تفسیر الرازی مفاتیح الغیب جلد ۳۲ صفحہ ۱۱۵

بے شک جو ذات زمانہ ماضی سے ہی ہمیشہ عزیز اور توجہ خاص کا مرکز، حاجت برآری کا محور رہو وہ بعد میں آنے والوں سے اشرف اور اعلیٰ ہوگی۔ اسی عظمت اور افضلیت کے اظہار میں رسول اللہ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ نے فرمایا:

میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے۔

-☆-

امتِ مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - گمراہی پر جمع نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے اور جو جماعت سے علیحدہ ہوگا جہنم میں جائے گا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي - أَوْ قَالَ: أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللَّهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر و زیادتہ	رقم الحدیث (۱۸۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۸
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ ابن عمر-رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت -یا فرمایا: امت محمدیہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے اور جو جماعت سے علیحدہ ہوا اسے آگ میں پھینکا گیا۔

-☆-

حضرت سیدنا محدث کبیر جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیے گئے اور جب آپ کا وجود عنصری نہ تھا تو یہی انبیاء کرام آپ کے نائب کے طور پر تشریف لاتے رہے اور ہر نبی آپ ہی کی شریعت کا ایک حصہ لے کر تشریف لایا اور اس سے تجاوز نہ کیا

مسلم شریف اور دیگر کتب احادیث میں ہے أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

إِنَّهُ مَبْعُوثٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، فَكَانَتِ الْأَنْبِيَاءُ كُلُّهُمْ نُوَّابـ

جِسْمِهِ الشَّرِيفِ. وَكَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ بِطَائِفَةٍ مِنْ شَرْعِهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَعَدَّاهَا.

آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بعثت شریفہ آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک ہونے والی سب مخلوق کی طرف ہوئی ہے۔ آپ کے جسم شریف کی غیبت اور عدم موجودگی میں تمام انبیاء آپ کے نائبین تھے ہر نبی آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی شریعت کا ایک حصہ لے کر مبعوث ہوا وہ اس سے آگے نہ بڑھ سکا۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت مبارکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجود عینی میں ظاہر ہو چکی تھی

إنَّ اللّٰهَ خَلَقَ نُورِي قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَرْبَعَ
عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ وَفِي رِوَايَةٍ يُسَبِّحُ هٰذَا النُّورُ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَ
بِتَسْبِيحِهِ وَهٰذَا يُؤَيِّدُ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ لِلْمَلَا
ئِكَةِ وَغَيْرِهِمْ فَهٰذَا صَرِيحٌ فِي أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَتْ نُبُوَّتُ
الْوُجُودِ الْعَيْنِيِّ قَبْلَ نُبُوَّةِ آدَمَ وَغَيْرِهِ وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَمْ تَعْرِفْ نَبِيًّا قَبْلَهُ

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو آدم علیہ السلام کے پیدا فرمانے سے چودہ ہزار سال پہلے پیدا فرمایا اور ایک روایت میں:

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۳۱۲

وہ نور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا اور ملائکہ اس کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور یہ بات اس کی تائید کرتی ہے کہ حضور –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– ملائکہ –فرشتوں– کیلئے رسول تھے جیسے آپ ملائکہ کے علاوہ –جن وانس– کے رسول ہیں اور یہ صریح ہے اس بات میں کہ حضور –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کی نبوت مبارکہ سیدنا آدم –علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجود حقیقی میں ظاہر وباہر تھی اور ملائکہ کو آپ سے پہلے کسی نبی کا عرفان نہ تھا۔

سیدنا علامہ بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضرات انبیاء کرام — علیہم الصلوٰۃ والسلام — کے معجزات

آپ کے نور سے ہیں

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ

أَيْ: وَكُلُّ الْمُعْجِزَاتِ الَّتِي أَتَى بِهَا الرُّسُلُ الْكِرَامُ لِأُمَـ

فَلَمْ تَتَّصِلْ بِهِمْ إِلَّا مِنْ مُعْجِزَاتِهِ — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ — أَوْ مِنْ نُورِهِ الَّذِي هُوَ أَصْلُ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا، فَالسَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ مِنْ نُورِهِ، وَالْجَنَّةُ مِنْ نُورِهِ، وَمُعْجِزَاتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نُورِهِ۔

ہر وہ معجزہ جو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوا وہ درحقیقت حضور — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کے نور پاک سے ہی انہیں نصیب ہوا ہے۔

البردۃ شرح الباجوری صفحہ ۹۶

یعنی ہر وہ معجزات مبارکہ جو حضرات انبیاء کرام — علیہم الصلاۃ والسلام — سے ان کی امتوں کیلئے ان کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوا تو درحقیقت وہ انہیں حضور — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم — کے معجزات مبارکہ سے ہی نصیب ہوئے ہیں یا وہ معجزات ان کو حضور — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم — کے نور پاک سے جو تمام اشیاء کی اصل ہے سے ملے ہیں۔ پس تمام آسمان اور زمین آپ کے نور سے ہیں، جنت آپ کے نور سے پیدا شدہ ہے اور حضرات انبیاء کرام — علیہم الصلاۃ والسلام — کے معجزات مبارکہ بھی آپ کے نور پاک سے ہیں۔

عارف صادق سیدنا علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ کی روح پاک سے حضرات انبیاء کرام ـ علیہم الصلوٰۃ والسلام ـ واولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم کی ارواح مبارکہ مدد و فیض لینے والی ہیں

قَالَ سَيِّدِي عَلِيٌّ الْخَوَّاصُ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَأَفَاضَ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِهِ: أَرْوَاحُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ مُسْتَمِدَّةٌ مِنْ رُوحِ مُحَمَّدٍ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ـ . انتهى

سیدی علی خواص رحمہ اللہ وافاض علینا من برکاتہ نے ارشاد فرمایا:

۲؎ دلائل الحجی فی سیرۃ ۱/۲۲۰

نقائص الد رزمی خیار سیدا لبشر صفحہ ۹

انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی ارواح مقدسہ حضور سید العالمین محمد رسول اللہ – فداہ امی وابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی روح پاک سے فیض ومدد لینے والی ہیں۔

-☆-

شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

صبح صادق سے لے کر سورج طلوع ہونے تک کی روشنی درحقیقت سورج ہی کی روشنی ہے اسی طرح حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک کا نور درحقیقت حضور سیدنا محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا ہی نور ہے

إِذَا كَانَ كُلُّ شَرْعٍ مُتَقَدِّمٍ شَرْعَ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِمَنْزِلَةِ ضَوْءِ الْفَجْرِ إِلَى حِينِ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَكَانَ ذٰلِكَ الضَّوْءُ وَتَزَايُدُهُ مِنَ الشَّمْسِ فَتَكُونُ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مِنْ آدَمَ إِلَى آخِرِ إِنْسَانٍ يُوجَدُ

الفتوحات المکیہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۲

جب کہ ہر گزشتہ شریعت جو شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے پہلے ہے ایسے ہے جیسے طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک کا وقت تو اس وقت کی روشنی سورج کی وجہ سے بڑھتی جاتی ہے پس حضور سیدنا محمد مصطفیٰ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی امت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر دنیا میں پائے جانے والے آخری انسان تک ہے۔

-☆-

سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک
تمام انبیاء کرام حضور سیدنا نبی کریم- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم- کے نائب وخلیفہ ہیں

فَكَانَتِ الْاَنْبِيَاءُ فِي الْعَالَمِ نُوَّابَهُ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -
مِنْ آدَمَ اِلٰى آخِرِ الرُّسُلِ - عَلَيْهِمُ السَّلَامُ -

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام جہان دنیا میں آپ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نائب وخلیفہ تھے آدم علیہ السلام سے لے کر- حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سے قبل آخری رسول- سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک۔

الفتوحات المکیہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۴

سرتاج الاولیاء سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی
نبوت مبارکہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک ہے

فَهُوَ الْمَلِكُ وَالسَّيِّدُ، وَكُلُّ رَسُولٍ سِوَاهُ، فَبُعِثَ إِلَى قَوْمٍ مَخْصُوصِينَ فَلَمْ تَعُمَّ رِسَالَةُ أَحَدٍ مِنَ الرُّسُلِ، سِوَى رِسَالَتِهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فَمِنْ زَمَانِ آدَمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - إِلَى زَمَانِ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

پس حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - بادشاہ اور سردار ہیں اور آپ کے علاوہ ہر رسول علیہ السلام کو قوم مخصوص کی طرف مبعوث فرمایا گیا ان رسولوں میں سے کسی

الفتوحات المکیہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۲

کی رسالت عام – تمام بنی نوع انسانی کو شامل – نہیں سوائے آپ – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – کی رسالت مبارکہ کے بس یہ سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانہ اقدس سے لے کر حضور سیدنا محمد مصطفیٰ – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – کے زمانہ مبارکہ تک، قیامت کے دن تک ہے۔

–☆–

سید الاولیاء محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

جملہ انبیاء کرام – علیہم السلام – دربارِ خیر الوریٰ – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کے دربان ہیں

الْأَنْبِيَاءُ حَجَبَةُ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – قَبْلَ زَمَانِ بِعْثَتِهِ

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کے زمانہ بعثت سے پہلے آپ کے در کے دربان تھے

وَإِنَّمَا قُلْنَا إِنَّهُمْ – أَيِ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَ ظُهُورِ النَّبِيِّ مُ
حَجَبَتُهُ، لِقَوْلِهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لِوَائِي، فَهُمْ نُوَّابُهُ فِي عَالَمِ الْخَلْقِ

اور بے شک ہم نے کہا کہ وہ یعنی حضرات انبیاء کرام — علیہم الصلاۃ والسلام — حضور سیدنا نبی کریم محمد مصطفیٰ — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم — کے — دنیا میں — ظہور سے قبل آپ کے دربان تھے یہ ہم نے حضور سیدنا نبی کریم — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم — کے اس ارشاد مبارک کی روشنی میں کہا ہے کہ آدم اور آدم علیہ السلام سے علاوہ جو بھی ہے وہ میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے — یعنی وہ آپ کے نائب وخلیفہ ہوئے عالم خلق — عالم دنیا — میں۔

الفتوحات المکیۃ جلد ۲ صفحہ ۲۲

عارف باللہ سید نا پیر مہر علی شاہ تاجدار گولڑہ شریف رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

نبوت کے دو رخ ہیں ایک بطون جس سے منجانب اللہ فیض حاصل کیا جاتا ہے اور دوسرا ظہور جس کے ذریعے مخلوق کی ہدایت کی جاتی ہے

نبوت و رسالت کیلئے دو رخ ہیں یا یوں کہو بطون و ظہور ہے۔ بطون عبارت ہے اخذ کرنے فیضان سے منجانب اللہ جس کو خدا کے ہاں مقربین میں سے ہونا لازم غیر منفک ہے اور ظہور عبارت ہے توجہ الی الخلق سے یعنی تبلیغ شرائع و احکام کی۔ اس ظہور میں تو بسبب تغیر و تبدل شرائع کے انقلاب آ سکتا ہے۔ نبوت کا بطون جس کو قرب الٰہی اور عنداللہ معزز ہونا لازم ہے ہرگز متغیر نہیں ہوتا الحاصل بطون نبوت مع لازم اپنے کے جو قرب ہے کبھی انبیاء و رسل سے زائل نہیں ہوتا بخلاف ظہور نبوت و تبلیغ شرائع اپنے کے کہ یہ محدود ہے۔

سیف چشتیائی صفحہ ۲۲ اشاعت چہارم

نبوت مصطفی اور عقیدہ جمہور اکابر علمائے امت صفحہ ۱۵۱

سیدنا امام العشاق قاضی عیاض مالکی – رحمۃ اللہ علیہ – کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی ولادت باسعادت کے وقت معجزات وخوارق کا ظہور آپ کی نبوت ورسالت پر دلالت کرتا ہے

– وَمِنْ ذَلِكَ – أَيْ مِمَّا يَدُلُّ عَلَى نُبُوَّتِهِ وَرِسَالَتِهِ – مَا ظَهَرَ
الْآيَاتِ – أَيْ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ – عِنْدَ مَوْلِدِهِ – أَيْ قُرْبَ وِلَادَتِهِ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – وَمَا حَكَتْهُ – أَيْ آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبٍ أَنَّهَا أُتِيَتْ فَقِيلَ
قَدْ حَمَلْتِ بِسَيِّدِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَإِذَا خَرَجَ فَقُولِي أُعِيذُهُ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ كُلِّ
حَاسِدٍ – وَكَوْنُهُ رَافِعًا رَأْسَهُ – أَيْ لِلدُّعَاءِ – عِنْدَ مَا وَضَعَتْهُ شَا
بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ – كَمَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا – وَمَا رَأَتْهُ

– أي أمه – من النور الذي خرج معه عند ولادته – حتى
قصور بصرى كما رواه أحمد والبيهقي عن العرباض وأبي أمامة
– وما رأته إذ ذاك – أي وقت ولادته – أم عثمان بن أبي العاص
الثقفي – من تدلي النجوم – أي نزولها ودنوها تبركا بـ
وظهور النور – أي الذي سطع منه بأشعته – عند ولادته
تنظر – أي أم عثمان – إلا النور – وفي رواية إلا النور كما رواه البيهقي
والطبراني عن ابنها عنها

آپ کی نبوت اور رسالت پر دلائل میں سے وہ خوارق عادات بھی ہیں جن کا ظہور قرب ولادت باسعادت کے وقت ہوا ان میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو آمنہ بنت وھب نے روایت کیا ہے کہ:

احسن البیان فی اعجاز القرآن بیان القرآن	جلد ۸	صفحہ ۳۶۳	مختصراً
الموسوعۃ القرآنیۃ	جلد ۱	صفحہ ۳۲	مختصراً
المعانی فی تفسیر القرآن الکریم ۱۸۱	جلد ۲۵	صفحہ ۴۴	مختصراً
تحفۃ احسن البیان للشیخ عطیہ محمد سالم	جلد ۲	صفحہ ۲	مختصراً
شعب الایمان للبیہقی	جلد ۲	صفحہ ۵۱۲	مختصراً
سیرۃ ابن اسحاق	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶	مختصراً
دلائل النبوۃ للبیہقی موافق للمطبوع	جلد ۱	صفحہ ۸۲	مختصراً
دلائل النبوۃ للبیہقی موافق للمطبوع	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱	مختصراً
مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح	جلد ۹	صفحہ ۳۶۸/باب فضائل	

آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ آپ اس امت کے سردار ہیں حاملہ ہیں جب دنیا میں آئے تو یہ کہنا کہ ہر حاسد کے شر سے میں اس کو اللہ وحدہ کی پناہ میں دیتی ہوں اور جو آپ کی ولادت باسعادت کے وقت حاضر تھے انہوں نے عجیب قسم کے واقعات بیان کیے ہیں کہ ولادت باسعادت جب ہو چکی تو آپ ﷺ اپنا سر مبارک اوپر اٹھائے انگلی باندھ کر آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے جیسا کہ امام بیہقی نے امام زہری سے حدیث مرسل روایت کی ہے:

آپ کی والدہ ماجدہ نے ولادت کے وقت دیکھا کہ آپ کے ہمراہ ایک ایسا نور نکلا ہے جس کی روشنی میں بصریٰ کے محلات دیکھ لئے جیسا کہ امام احمد اور محدث بیہقی نے عرباض بن ساریہ اور ابو امامہ سے روایت کیا ہے:

حضرت عثمان بن ابی العاص کی والدہ نے بوقت ولادت دیکھا کہ ستارے قریب آ گئے ہیں یعنی آپ کے دربار اقدس سے حصول تبرک کیلئے قریب ہو گئے ہیں اور ایک ایسا نور چمکا جس کی چمک سے ام عثمان کو ہر طرف نور ہی نور دکھائی دینے لگا۔ ایک روایت میں ہے کہ:

اس نور نے ہر شی کو منور کر دیا ہے جیسا کہ محدث بیہقی اور طبرانی نے حضرت عثمان سے ان کی والدہ کی زبانی روایت کیا ہے۔

-☆-

سندالمحققین سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اور فخر المفسرین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے یوم ولادت سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے بلکہ آپ اس وقت بھی وصف نبوت سے متصف تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح وجسم کے درمیان تھے

قَالَ الْإِمَامُ فَخْرُ الدِّينِ الرَّازِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ:

اَلْحَقُّ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الرِّسَالَةِ مَا كَانَ عَلَى شَرْعِ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ عِنْدَ الْمُحَقِّقِينَ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أُمَّةَ نَبِيٍّ قَطُّ لٰكِنَّهُ كَانَ فِي مَقَامِ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الرِّسَالَةِ وَكَ يَعْمَلُ بِمَا هُوَ الْحَقُّ الَّذِي ظَهَرَ عَلَيْهِ فِي مَقَامِ نُبُوَّتِهِ بِالْوَحْيِ الْخَفِيِّ

وَالْكُشُوفِ الصَّادِقَةِ مِنْ شَرِيعَةِ إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرِهَا كَذَا نَقَلَهُ الْ
فِي شَرْحِ عُمْدَةِ النَّسَفِيِّ وَفِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ نُبُوَّتَهُ لَمْ تَكُنْ مُنْحَصِرَةً
فِيمَا بَعْدَ الْأَرْبَعِينَ كَمَا قَالَ جَمَاعَةٌ بَلْ إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّهُ مِنْ يَوْمِ وِلَادَتِهِ
مُتَّصِفٌ بِنَعْتِ نُبُوَّتِهِ بَلْ يَدُلُّ حَدِيثُ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ
وَالْجَسَدِ عَلَى أَنَّهُ مُتَّصِفٌ بِوَصْفِ النُّبُوَّةِ فِي عَالَمِ الْأَرْوَاحِ قَبْلَ خَلْقِ
الْأَشْبَاحِ وَهَذَا وَصْفٌ خَاصٌّ لَهُ لَا أَنَّهُ مَحْمُولٌ عَلَى خَلْقِهِ لِلنُّبُوَّةِ
وَاسْتِعْدَادِهِ لِلرِّسَالَةِ

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حق بات یہ ہے کہ محمد-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-رسالت سے قبل کسی نبی کی شریعت پر نہ تھے، محققین حنفیہ کے نزدیک یہی مذہب مختار ہے اس لئے کہ آپ کبھی بھی کسی نبی کے امتی نہیں تھے لیکن آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-رسالت سے قبل مقام نبوت میں تھے مقام نبوت پر فائز ہونے کی وجہ سے وحی اور انکشافات صادقہ کے ذریعے جو حق بات شریعت ابراہیمی سے یا کسی اور نبی کی شریعت سے آپ کے سامنے ظاہر ہوتی اس پر عمل فرماتے، شرح عمدۃ النسفی میں امام قونوی نے یہی نقل فرمایا ہے اور اس میں یہ دلیل موجود ہے کہ آپ کی نبوت چالیس سال کے بعد میں منحصر نہیں جیسا کہ ایک جماعت کا قول ہے بلکہ اس میں اشارہ ہے کہ آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-یوم

شرح فقہ اکبر لملا علی القاری = ۱۸۰/
طبع دار البشائر الاسلامیۃ

ولادت سے ہی وصف نبوت سے متصف ہیں بلکہ حدیث كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ دلالت کرتی ہے آپ عالم ارواح سے ہی وصف نبوت کے ساتھ متصف چلے آ رہے ہیں جبکہ اجساد موجود نہ تھے اور عالم ارواح سے نزول وحی تک وصف نبوت سے متصف چلے آنا یہ آپ کا ہی خاصہ ہے اس حدیث کا یہ معنی نہیں کہ آپ کو نبی بنایا جائے گا اور رسالت کی استعداد بھی آپ کی حقیقت مقدسہ میں ودیعت رکھی گئی ہے۔

سند المحققین سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- رسالت سے پہلے مقام نبوت پر فائز تھے اور آپ کسی نبی کے امتی نہیں تھے بلکہ وحی خفی کے سچے کشوف کے ذریعے آپ عمل کرتے تھے خواہ وہ شریعت ابراہیمی کے موافق ہو جائے یا کسی اور شریعت کے

لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أُمَّةَ نَبِيٍّ قَطُّ لٰكِنَّهُ كَانَ فِيْ مَقَامِ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الرِّسَالَةِ
وَكَانَ يَعْمَلُ بِمَا هُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ ظَهَرَ عَلَيْهِ فِيْ مَقَامِ نُبُوَّتِهِ بِالْوَ
الْخَفِيِّ وَالْكُشُوْفِ الصَّادِقَةِ مِنْ شَرِيْعَةِ إِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرِهَا

حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- اعلان نبوت سے پہلے -کبھی بھی کسی

نبی کے امتی نہیں ہوئے بلکہ آپ رسالت سے پہلے مقام نبوت پر فائز تھے اور آپ پر آپ کے احکام نبوت میں جو حق ظاہر ہوتا وحی خفی کے ذریعے یا مکاشفات صادقہ کے ذریعے وہ شریعت ابراہیمی کے مطابق ہوتا یا کسی اور کی شریعت کے مطابق اس پر عمل کرتے۔

سند المحققین سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ولادت
کے دن سے ہی وصفِ نبوت سے متصف تھے بلکہ آپ اجسام
سے پہلے عالم ارواح میں بھی وصفِ نبوت سے متصف تھے

وَفِيْهِ دَلَالَةٌ أَنَّ نُبُوَّتَهُ لَمْ تَكُنْ مُنْحَصِرَةً فِيْمَا بَعْدَ الْأَرْبَعِيْنَ كَمَا قَالَ جَمَاعَةٌ بَلْ إِشَارَةٌ إِلٰى أَنَّهُ مِنْ يَوْمِ وِلَادَتِهِ مُتَّصِفٌ بِنَعْتِ نُبُوَّتِهِ بَلْ يَدُلُّ حَدِيْثُ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ عَلٰى أَنَّهُ م بِوَصْفِ النُّبُوَّةِ فِي عَالَمِ الْأَرْوَاحِ قَبْلَ خَلْقِ الْأَشْبَاحِ.

اور اس میں یہ دلیل موجود ہے کہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی

شرح فقہ اکبر، مطبع سعیدی کراچی

نبوت مبارکہ چالیس سال کے بعد میں منحصر نہیں جیسے ایک جماعت نے کہا بلکہ اشارہ ہے کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اپنے یوم ولادت سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے بلکہ حدیث پاک:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ کرتی ہے کہ آپ اجسام کی تخلیق سے پہلے عالم ارواح میں وصف نبوت سے متصف تھے۔

☆

سیدنا عارف باللہ شیخ تیجانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

جب حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے خود فرمادیا کہ میں تخلیق آدم -علیہ السلام- سے پہلے نبی تھا تو یہ محال ہے کہ آپ رسالت ونبوت وکتاب سے بے خبر ہوں ،العیاذ باللہ من ذالک

وَيَدُلُّ عَلَى هَذَا الَّذِي ذَكَرْنَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُ
نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ ، وَكَيْفَ كَانَ فِي ذَالِكَ نَبِيًّا يَسْتَحِي
يَجْهَلُ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَمُطَالَبَاتِ الْجَمِيعِ وَمَا يَؤُوْلُ إِلَي
كُلٌّ مِنْهَا وَمَا يُرَادُ مِنْ جَمِيعِهَا

ہمارے اس قول کی دلیل حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا یہ ارشاد گرامی ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے۔ کیونکہ جب اس وقت نبی تھے تو یہ امر محال ہے کہ نبی ہونے کے باوجود رسالت ونبوت اور کتاب قرآن کریم۔ سے بے خبر ہوں ان کے مطالب تقاضوں سے آگاہ نہ ہوں اور ان کے نتائج اور مقاصد سے باخبر نہ ہوں۔

سید المفسرین علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

جب بعض انبیاء کرام کو بچپن میں نبوت ملی جبکہ وہ دو یا تین سال کے تھے تو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ بچپن میں آپ پر اس قسم کی وحی نازل کی جائے اور جو خوش قسمت آپ کے مقام ومرتبہ کو جانتا ہے اور آپ کے حبیب اللہ ہونے کی تصدیق کرتا ہے اور مانتا ہے کہ آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے تو اس کیلئے بچپن میں وحی کا نزول ناممکن نہیں

وَإِذَا كَانَ بَعْضُ أَخْوَانِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَدْ الْحُكْمَ صَبِيًّا ابْنَ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ فَهُوَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوْلَىٰ بِأَنْ يُوْحَىٰ إِلَيْهِ هَذَا النَّوْعُ مِنَ الْإِيتَاءِ صَبِيًّا أَيْضًا وَمَنْ عَلِمَ مَقَامَهُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَ بِأَنَّهُ النَّبِيُّ الَّذِي كَانَ نَبِيًّا وَآدَمُ
الْمَاءِ وَالطِّيْنِ لَمْ يَسْتَبْعِدْ ذٰلِكَ

جب حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے بعض نبی بھائی کو بچپن میں یعنی دو سال یا تین سال کی عمر میں احکامات عطا کئے گئے تو آپ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو بھی بچپن میں اس طرح کی وحی سے سرفراز فرمایا جائے اور جو آدمی بھی آپ کے مقام اور مرتبے سے آگاہ ہے اور اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ وہی اللہ کے محبوب ہیں جو اس وقت بھی اللہ کے نبی تھے جب آدم -علیہ السلام- پانی اور مٹی، کیچڑ کے درمیان تھے تو وہ آپ کے حق میں اس قسم کی وحی کو بعید نہیں سمجھے گا۔

بحر العلوم سیدنا ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

وَذٰلِكَ النُّوْرُ عِبَارَةٌ عَنْ ظُهُوْرِ نُبُوَّتِهٖ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَاضْمَحَلَّ بِهَا ظُلْمَةُ الْكُفْرِ وَالضَّلَالَةِ

یہ نور آپ —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کی نبوت کا ظہور تھا جو مشرق اور مغرب کے درمیان پھیلا، کفر اور گمراہی کی تاریکیاں جس سے کافور ہوئیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہما- کا عقیدہ

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ میں ہی انجیل کو پڑھ لیا تھا اور اسے حفظ کر لیا تھا

سیدنا عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہما- سے اس حدیث کی تخریج کی ہے کہ:

إِنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ دَرَسَ الْإِنْجِيلَ وَأَحْكَمَهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَذَالِكَ قَوْلُهُ آتَانِيَ الْكِتَابَ

بے شک عیسیٰ علیہ السلام نے شکم مادر میں انجیل کو پڑھ اور حفظ کر لیا تھا آپ کے قول آتانی الکتاب سے اشارہ اسی کی طرف ہے۔

-☆-

اگر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عظمت وشان ہے تو جو آقا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم- ہے اس کی جلالت شان اور عظمت کا عالم کیا ہو گا۔

بحر العلوم سیدنا ملا علی قاری — رحمۃ اللہ علیہ — کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم — فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کا شق صدر اور اس کا معالجہ معجزہ ہے اور آپ کے نبی ہونے کی دلیل ہے

لِأَنَّ تَصَوُّرَ حَيَاتِهِ بَعْدَ شَقِّ الْبَطْنِ وَمُعَالَجَاتِهِ مِنْ خَوَارِقِ الْعَادَةِ وَعَلَامَةِ النُّبُوَّةِ

شکم مبارک کے شق کیے جانے کے بعد آپ کی زندگی کا تصور — زندہ رہنا — اور علاج کیا جانا معجزہ ہے اور آپ کے نبی ہونے کی دلیل اور علامت ہے۔

حضور سیدنا نبی کریم –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم– کو بچپن میں ہی بے لباس ہو کر چلنے سے منع کر دیا گیا

امام بیہقی نے سیدنا عبداللہ بن عباس –رضی اللہ عنہما– کی روایت سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ:

جب قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی تو وہ دو آدمیوں پر مشتمل افراد کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ حضور سیدنا رسول اللہ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم– کے ساتھی سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عباس کا بیان ہے کہ:

لوگوں نے اپنے ازار اتارے ہوئے تھے، ازار پتھر کے نیچے رکھ کر لا رہے تھے۔ حضور سیدنا رسول اللہ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم– نے بھی اپنا ازار اتار کر کندھے پر رکھا ہوا تھا اور آپ میرے آگے آگے جا رہے تھے۔ اچانک آپ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم– گر پڑے اور منہ کے بل گرے، میں نے اپنا پتھر پھینک دیا اور دوڑتا ہوا آپ

کے پاس آیا آپ لنگی باندھ کر آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ میں نے عرض کی:

کیا ہوا!؟ آپ اٹھے اور ازار باندھا اور فرمایا:

إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَمْشِيَ عُرْيَانًا

مجھے بے لباس ہو کر چلنے سے منع کر دیا گیا ہے۔

صحیحین میں واقعہ عبدالرزاق کی زبانی بیان ہوا ہے:

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو بچپن میں ازار اتار کر چلنے سے منع کیا گیا۔

سوال یہ ہے کہ یہ کس نے منع کیا؟ جواب واضح ہے کہ اللہ تعالی نے منع فرمایا یہ بھی آپ کے پیدائشی طور پر نبی ہونے کی دلیل ہے ہمارے حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو اللہ تعالی نے پیدا ہوتے ہی نہیں بلکہ عالم ارواح سے ہی منصب نبوت پر سرفراز فرمایا ہے۔

البدایہ والنہایہ، جلد ۲، صفحہ ۲۲۴

علامہ عبدالحی لکھنوی کا عقیدہ

حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے چاند جھولے میں کلام کرتا تھا اور آپ جب شکم مادر میں تھے لوح محفوظ پر چلنے والے قلم کی آواز سن لیتے تھے

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! چاند آپ کے ساتھ کیا معاملہ کرتا تھا اور آپ ان دنوں چہل روزہ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

مادر مشفقہ نے میرا ہاتھ مضبوط باندھ دیا تھا اس کی اذیت سے مجھے رونا آتا تھا اور چاند منع کرتا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

آپ ان دنوں چہل روزہ تھے یہ حال کیوں کر معلوم ہوا فرمایا:

لوح محفوظ پر قلم چلتا تھا اور میں سنتا تھا حالانکہ شکم مادر میں تھا۔ بلفظہ

مجموعہ الفتاوی جلد ۲ صفحہ ۹۷ مطبوعہ یوسفی واقع لکھنؤ

حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم – اعلان نبوت سے پہلے اہل جاہلیت کا کوئی کام کرنا چاہتے تو اللہ تعالیٰ حائل ہو جاتا

رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – أَنَّهُ قَالَ:

مَا هَمَمْتُ بِشَيْءٍ مِمَّا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْمَلُوْنَ بِهِ
مَرَّتَيْنِ كُلُّ ذٰلِكَ يَحُوْلُ اللّٰهُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَا أُرِيْدُ مِنْ ذٰلِ
هَمَمْتُ بَعْدَهُمَا بِسُوْءٍ حَتّٰى أَكْرَمَنِيَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ

سیدنا علی – رضی اللہ عنہ – حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم –

تفسیر الرازی مفاتیح الغیب والتفسیر الکبیر جلد ۳۱ صفحہ ۱۹۹

سے روایت کرتے ہیں کہ:

میں نے کبھی بھی ان کاموں میں سے کسی ایک کام کا ارادہ نہیں کیا تھا جو اہل جاہلیت کرتے تھے سوائے دو دفعہ کے اور ہر دفعہ اللہ تعالیٰ میرے اور ان افعال کے درمیان حائل ہو گیا جن کا میں ارادہ رکھتا تھا اس کے بعد میں نے کبھی کسی غیر مناسب امر کا ارادہ نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رسالت سے نوازا۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی پیدائش کے وقت مشرق و مغرب کے درمیان تمام زمین روشن و منور ہوگئی

وَتَقُولُ الشِّفَاءُ أُمُّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ لَمَّا سَقَطَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَدِي وَاسْتَهَلَّ قَائِلاً يَقُولُ: رَحِمَكَ اللهُ وَأَضَاءَ لِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى قُصُورِ الرُّوْمِ، أَيْ بِأَرْضِ الشَّامِ - خرشی

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی والدہ محترمہ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

جب آپ میرے ہاتھوں پر تشریف لائے آپ – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے بآواز بلند چھینک ماری اور فرمایا: الحمد للہ تو میں نے سنا کہنے والے کو اس نے کہا: رحمک اللہ اور میرے لئے مشرق سے لے کر مغرب تک تمام زمین روشن ہوگئی یہاں تک کہ میں نے ملک شام میں واقع روم کے محلات دیکھ لئے۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام واقعات کو خوارق عادات تحریر فرمایا ہے جس سے یہ امر بدلائل اور خوارق عادات سے ثابت اور مبرہن ہے کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- پیدائشی، فطری اور تخلیقی طور پر نبی تھے۔ پیدا ہوتے ہی دعا کیلئے سر اقدس کا رفع اور آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا آپ کی والدہ محترمہ کا آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے ہمراہ نکلنے والے نور کی روشنی میں شام کے محلات کو دیکھ لینا اور حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا ہر طرف نور ہی نور دیکھنا اور ہر شے کا منور ہونا امور عادیہ سے نہیں بلکہ خوارق عادات ہیں جو آپ کی نبوت کیلئے دلائل حسیہ ہیں جن کا انکار اور جن سے مفر ممکن نہیں۔

حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔ کی
ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا
سے کہا گیا کیا آپ کو شعور ہے کہ آپ کے بطن میں اس امت کے
سردار اور اس کے نبی ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔ ہیں

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الوفا میں نقل فرمایا ہے کہ:

إنَّ آمنة صلى الله عليه وسلم رأت حين حملت وأخذتها أت
آتٍ فقال قولي أعيذه بالواحد من شر كل حاسد بعد أن رأت حين
به أن أنبيا أتاها وقال

هل شعرت أنك حملت بسيد هذه الأمة ونبيها

حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا جب وقت قریب آیا تو ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ:

یہ کہو: میں اس ذات مقدس کو ہر حاسد کی شر سے محفوظ رہنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتی ہوں لیکن یہ واقعہ حمل کے بعد اور قرب ولادت کا ہے حمل کے دوران آپ کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک آنے والا ان کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو شعور ہے کہ بلاشبہ آپ اس امت کے سردار اور اس کے نبی سے حاملہ ہیں۔

-☆-

اجماع امت

میں عالم تو نہیں لیکن علماء کرام سے سنا ہے کہ کسی بھی دور کے علماء اہل سنت کا کسی مسئلہ پر اجماع حجت شرعیہ ہے۔ میں نے جب سے اس عالم آب وگل میں آنکھ کھولی ہے مجھے ہر طرف حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی عالم ارواح والی نبوت کے چرچے ہی نظر آئے۔ میرا تعلق علماء کے گھرانے سے ہے بلکہ ہمارا خاندان ایک علمی خاندان ہے، میں نے اپنے جتنے بھی بزرگ دیکھے وہ سب علم کے کوہ گراں تھے اور دنیا ان کے علم کی معترف ومعتقد تھی۔

بچپن میں علماء کرام کے مواعظ سننے کا شوق تھا فیصل آباد کے گلی کوچوں میں علماء کی محافل وعظ وارشاد سجتی تھیں۔ میں ایک پرانی سائیکل پر بیٹھ کر ان کے ارشادات عالیہ سنا کرتا تھا۔ میں نے جس درسگاہ سے علم کے موتی چننے کی کوشش کی وہ علم کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے لیکن آج سے چند سال پہلے تک میں نے کسی ایک عالم، کسی ایک واعظ، کسی

مدرس یا خطیب سے بھی یہ نہیں سنا کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- عالم ارواح میں نبی نہیں تھے بلکہ سب کے سب بشمول موجودہ دور کے علماء کے مختلف آیات کریمہ اور احادیث مقدسہ سے حضور -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی وجود سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے نبوت کا بیان خوب جھوم جھوم کر کیا کرتے تھے۔

کیا علماء کرام کا میری زندگی کے پچاس سالوں تک عالم ارواح والی نبوت پر اجماع اس نبوت مصطفیٰ -فداہ ابی و امی علیہ اطیب التحیۃ والثنا- کے حق و سچ ہونے کی دلیل نہیں۔

ہم روزانہ ہر نماز میں پانچوں وقت اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَا
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی تلاوت کرتے ہیں اور منعم علیہم کون ہیں اس کا ذکر بھی باری تعالیٰ جل شانہ نے فرمادیا ہے۔ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الـ
وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ اللہ تعالیٰ نے انعام و اکرام فرمایا اور نبی، صدیق، شہید اور صالح ہیں۔ نبوت کا دروازہ تو بند ہو چکا لیکن صدیق و شہید و صالح تو ہر دور میں موجود رہے ہیں اور تا قیام قیامت رہیں گے تو میں اپنی دانست میں کہتا ہوں کہ ان پچاس سالوں میں صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کا جس بات پر اجماع رہا ہو کیا وہ صراط مستقیم نہیں ہے حاشا وکلا نہیں پاکیزہ لوگوں کا راستہ طریقہ، ایمان و عمل ہی صراط مستقیم ہے بھائی۔

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کا ارشاد گرامی:

لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِي عَلَى الضَّلَالِ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔

کیا عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نبوت مبارکہ کے حق و سچ ہونے کی دلیل نہیں؟

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝

کیا عالم ارواح والی نبوت مسلمانوں کے ایمان وایقان کا حصہ نہیں ہے؟

میں نے اپنی ناقص رائے کے مطابق اس دور کے اجماع کی بات کی ہے ہوسکتا ہے کہ کسی کا نظریہ ایسا نہ ہو تو کیا علماء کرام، علماء ربانیین، عاشقین مصطفیٰ ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے جم غفیر کے مقابلہ میں کسی ایک آدھ کی رائے کوئی وزن رکھتی ہے؟

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ آمِينَ بِجَاهِ مَنْ أَخْتَمْتَهُ نَبِيًّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ شَرَّفْتَهُ بِالنُّبُوَّةِ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ فِدَاهُ أَبِي وَأُمِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ .

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
اول النبیین بھی ہیں اور آخر النبیین بھی ہیں

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اول النبیین اور آخر النبیین میں تضاد و تناقض ہے اگر اول النبیین مانیں گے تو آخر النبیین کا انکار لازم آئے گا اگر آخر النبیین مانیں گے تو اول النبیین کا انکار ضروری ہے اس لئے ہم ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے اول النبیین ماننے سے انکاری ہیں۔

کیا اول النبیین ماننے اور آخر النبیین ماننے میں تناقض ہے اس کا صحیح اور علمی جواب تو کوئی عالم اور منطقی ہی دے سکتا ہے شاید تناقض کی آٹھ شرائط بھی ہوں گی شاید زمان و مکان کا اتحاد بھی ہو بہر حال اس کا علمی جواب تو علماء کے ہاں سے دستیاب ہوگا۔

میں بے علم و بے ہنر، بے مایہ تہی دامن صرف ایک سادہ سی مثال دیکر اپنے جیسے عوام کیلئے وضاحت کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ

مثلاً ہمارے ہی ایک بزرگوں نے فیصل آباد میں ایک عظیم درسگاہ کی بنیاد رکھی ہو اس میں اول المدرسین وہ خود بنے انہوں نے اپنے شاگردوں کی ایک جماعت تیار کر لی انہوں نے انگلینڈ یا ہالینڈ میں ایک درسگاہ بنائی جس سے تدریس کا کام شروع ہو گیا۔ آخر میں انہوں نے۔ ان کے شاگردوں نے۔ سوچا ہماری کیا خوش قسمتی ہو گی کہ ہمارے استاد محترم ہمارے پاس ہی تشریف لے آئیں۔ انہوں نے اپنے استاد محترم سے وہاں شرف بخشنے کا تقاضا شروع کر دیا آخر استاد محترم نے ان کی درخواست کو قبول کر لیا اور آخر میں وہ وہاں۔ انگلینڈ یا ہالینڈ میں۔ منتقل ہو گئے اب وہاں کی درسگاہ کے یہی استاد محترم آخر المدرسین بنے حالانکہ فیصل آباد کی درسگاہ کے یہ اول المدرسین تھے تو کیا اس کو تناقض وتضاد کہیں گے؟ حالانکہ ہر ذی شعور یہ سمجھتا ہے کہ ایسا ممکن ہے اور ایسا ہونے میں کوئی قباحت نہیں تو وہی استاد محترم فیصل آباد کی درسگاہ کے اعتبار سے اول المدرسین ہوئے اور انگلینڈ یا ہالینڈ کی درسگاہ کے اعتبار سے آخر المدرسین ہوئے۔

ہمارے آقا ومولیٰ آخر الانبیاء والمرسلین۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے بھی ایسے ہی فرمایا عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام کے مربی ومحسن ہوئے اور ان تک فیضان نبوت پہنچایا جس بنا پر آپ اول النبیین تھے۔ آپ ہی کے شاگرد آپ ہی کے تیار کردہ انبیاء عالم دنیا میں آئے اس دنیا کو رونق بخشی پھر اللہ ذوالجلال نے کرم فرمایا کہ سب سے آخر میں پھر انہیں کے مربی ومحسن حضور سید العالمین محمد رسول اللہ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو مبعوث فرمایا تو حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آخر النبیین وخاتم النبیین بن کر تشریف لائے۔

عالم ارواح میں حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-اول النبیین ہے اور عالم اجسام میں آخر النبیین ہے اس میں کیا تعارض وتناقض ہے؟ یہ تو ہمارے آقا ومولی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی عظمت ورفعت شان ہے جو ان کو ان کے پروردگار جل جلالہ نے عطا فرمائی ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ كَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-خاتم النبیین بھی ہیں، ختم نبوت پر ہمارا ایمان غیر متزلزل ہے۔حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے آخری نبی ہونے پر ہر مومن کا ایمان پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہے۔اب سنئے! اس بارے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کیا فرماتے ہیں؟

یونہی محمد رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال و باطل جاننا فرض اجل وجزو ایمان ہے۔وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ(ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے-ت)نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی

کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر بیـــن الـــکـــافـــر جلی الکفر ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۰

ہر مؤمن کا یہی ایمان وایقان ہے کہ حضور۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے دنیا میں تشریف لانے، آپ کی بعثت مبارک کے بعد جو کسی بھی طریقہ سے آپ کی ختم نبوت کا منکر ہو یا شک کرے یا ضعیف سا احتمال خفیف بھی رکھے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے ملعون اور مخلد فی النار اور جو اس کے اس عقیدہ باطلہ پر مطلع ہو کر بھی اس میں ذرہ سا شک کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے وہ مخلد فی النار ہے ملعون ہے، العیاذ باللہ من ذالک۔

لیکن ان حضرات کو کیا کہا جائے کہ حضور۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی عالم ارواح کی نبوت پر ایمان لانے والوں کو ختم نبوت کا منکر قرار دے رہے ہیں اسے انکی سادگی، بھولپن یا عدم توجہی کہا جاسکتا ہے۔

میری اس عرضداشت کو دوبارہ دیکھئے:

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اول النبیین اور آخر النبیین میں تضاد و تناقض ہے اگر اول النبیین مانیں گے تو آخر النبیین کا انکار لازم آئے گا اگر آخر النبیین مانیں گے تو اول النبیین کا انکار ضروری ہے اس لئے ہم ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے اول النبیین ماننے سے انکاری ہیں۔انہوں نے سوچا ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ گئے اور کیا لکھ گئے ہیں اور ان کے اس ارشاد کی زد میں کون کون آرہا ہے۔

فقیہ عصر یادگار اسلاف سیدی و ابی حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

جن کی گزشتہ ساری زندگی عشقِ رسول۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ۔ کا درس دیتے اور لوگوں کو درود شریف کی مے پلاتے گزر گئی۔ کیا وہ ان کے بھی ختم نبوت پر ایمان میں شک کرتے ہیں؟

محدث اعظم پاکستان سیدنا ابوالفضل محمد سردار احمد۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ جنہیں ہمارے بزرگ بڑی محبت سے ہمارے آقائے نعمت جیسے پیارے کلمات سے یاد کرتے ہیں جنہوں نے ساری زندگی حدیث پاک کا درس دیا اور جن کے جنازے پر انوار کی بارش ہوئی جس کے دیکھنے والے ابھی تک کئی لوگ بقید حیات ہیں کیا وہ انہیں ختم نبوت کا منکر اور دائرہ اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں؟

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ جن کے علم و فضل کی دھوم عرب و عجم میں پھیلی ہے اور تجدید و احیاء دین کے چودھویں صدی کا چمکتا سہرا ان کے گلے کی زینت بنا کیا وہ بھی مرتد ٹھہرے؟

برکۃ المصطفیٰ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ۔ فی الہند شیخ المحققین سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کے خدمت حدیث پاک کے چرچے دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچے کیا ان پر بھی ارتداد کا فتویٰ لگے گا؟

محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا مجدد و منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ جن کے روحانی فیوض و برکات کی دھوم آج تک مچی ہوئی ہے اور جن کے سر انور پر ہزار سالہ تجدید کا تاج پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہے کیا وہ بھی اسلام سے خارج ہیں؟

محدث کبیر، عشق رسول۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ میں ڈوبا ہوا وجود

سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جن کے شمار علوم کتابوں میں نہ سما سکے اور جنہیں جاگتے ہوئے 75 مرتبہ حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کا دیدار نصیب ہوا کیا یہ بھی مخلوق الخبیر ان ٹھہرے؟ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

میں کس کس ہستی کا ذکر کروں ان کے صرف نام مبارک لکھنے کیلئے دفتر درکار ہیں۔

اے نیلی چھت والے اللہ! اے عرش عظیم کے مالک! اے ساری کائنات کو پیدا کرنے والے! تجھے تیری عزت وجلال کا واسطہ، تجھے تیرے ہی فضل وکرم کا واسطہ!

اے اللہ! ایسے لوگوں کو واپس صراط مستقیم پہ لے آ ، ہمارے پاس تو ہمت نہیں کہ ان کے سامنے بول بھی سکیں تو ہی دلوں کو پھیرنے والا ہے اپنے محبوب کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی چادر رحمت کا واسطہ، ان کے رخ زیبا سے نکلنے والے نور کا واسطہ، ان کی دستار مبارک کے ہر پیچ کا واسطہ، اپنی امت کی خاطر ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کا واسطہ! ان چوکیدار ان عظمت وشان مصطفیٰ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو واپس غلامی مصطفیٰ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ میں لے آ۔ ان کی آنکھوں سے پردے سرکادے اور انہیں دوبارہ مصطفیٰ کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی عالم ارواح کی نبوت کے چرچے کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِجَاہِ مَنِ اسْتُنْبِئَ نَبِیًّا فِی الْاٰخِرَۃِ وَبِجَاہِ مَنْ شَرَّفْتَہٗ بِالنُّبُوَّۃِ وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ فِدَاہُ اَبِیْ وَاُمِّیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِکَ وَطَاعَتِکَ

حضرات علماء اہل سنت زیدت فضلہم وسجدہم کی خدمت اقدس میں ادنیٰ سی گزارش

حضرات علماء کرام! یہ عاجز و حقیر آپ حضرات کی خدمت اقدس میں ایک گزارش کرنے کی جسارت کر رہا ہے اگر کوئی گستاخی کا پہلو نکلے تو للہ معاف فرمائے گا۔

یہ آپ حضرات کی سعادت ہے کہ آپ کو منبر رسول۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اور مصلی رسول۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ملا ہے آپ محراب و منبر کے وارث ہیں یہ مت سمجھئے گا کہ یہ آپ کا ذاتی کمال ہے نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ لجپال نبی۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی کرم نوازی ہے کہ آپ کو اپنا محراب و منبر عطا فرما دیا۔اب آپ ذمہ دار ہیں، آپ کو اس عظیم الشان منصب پر بٹھایا گیا ہے، آپ کو حضور سید العالمین محمد رسول اللہ۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔نے اپنی عظمت و شان کا چوکیدار بنایا ہے۔چوکیدار کا فرض ہے کہ وہ مالک کی ہر ہر چیز کی نگرانی و رکھوالی کرے۔دن دہاڑے

سورج کی روشنی میں حضور نبی رحمت - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی تمام ارواح کی نبوت کو چوری کرنے کی کوشش ہو رہی ہے آپ خاموش تماشائی بنے ہیں آپ کے فرض کا تقاضا ہے کہ آپ مالک کی ہر چیز کی حفاظت اور اس کا دفاع کریں۔ یہاں مالک بڑا شفیق و غمگسار ہے وہ رحمۃ للعالمین ہے - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - لیکن جب اس پر بے نیاز اللہ کی بے نیازی کا پرتو پڑتا ہے تو پھر اسے کسی کی پرواہ بھی نہیں۔ اس ذات اقدس و اطہر - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ہاں چوکیداروں کی کمی نہیں ایک سے ایک بڑھ کر محافظ و چوکیدار ہے وہ اپنی چیزوں کی خود حفاظت کرنا جانتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ذرا سی غفلت سے مالک کونین - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نظروں سے گر جاؤ اگر خدانخواستہ ایسا ہو گیا تو پھر

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں　　　در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

والا منظر لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔

العیاذ باللہ من ذالک ثم العیاذ باللہ من ذالک۔

عوام اہل سنت سے دردمندانہ اپیل

اے میرے پیارے بھائیو! اے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے لاڈلے امتیو!

ایمان بہت بڑی دولت ہے بلکہ سب سے بڑی دولت ہے اللہ تعالیٰ نے اکثت لوگوں میں سے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں ایمان کی دولت نصیب فرمائی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

ایمان ہے کیا؟ سادہ لفظوں میں

انہیں مانا انہیں جانا نہ رکھا غیر سے کام ----:

:---- للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

ایمان صرف اور صرف حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی محبت و الفت اور آپ کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے ہر ہر کلمہ کو حق اور سچ جاننا اور ماننا ہے۔

یہ دور فتنہ و فساد کا دور ہے میں ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں اگر یہ ذہن میں رہ گئیں دل میں سما گئیں تو سمجھئے ہمارا ایمان بچ گیا اللہ تعالیٰ ہر مومن کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

۱۔ شارح بخاری علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی محبت میں فرماتے ہیں:

حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کا بول و براز مبارک طیب و طاہر اور پاک ہے، یہی میرا ایمان ہے اس کے خلاف اگر کوئی بات کرنا چاہے، کوئی دلیل دینا چاہے تو انا الاصم میں بہرہ ہوں۔ اس کی بات ہی نہیں سنتا۔

آپ بھی اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے اگر کوئی حضور نبی رحمت ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی عالم ارواح کی نبوت کے بارے میں کچھ کہنا چاہے تو آپ بھی کہئے انا الاصم۔ میں بہرہ ہوں۔ نہیں سنتا اور فوراً اس مجلس سے اٹھ جایئے۔

۲۔ سیدنا محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جنکا تعلق خیر والقرون سے ہے کہ آپ کے پاس چند آدمی آئے کہنے لگے: ہم آپ کو حدیث پاک سنانا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نہیں سنتا انہوں نے کہا: ہم قرآن کریم کی آیات سنانا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نہیں سنتا وہ نامراد ہو کر آپ کی محفل سے چلے گئے۔

بعد میں آپ کے خدام و آپ کے نیازمندوں نے عرض کی: حضور وہ قرآن پاک سنانا چاہتے تھے، وہ حدیث پاک سنانا چاہتے تھے آپ نے سننے سے انکار کیوں کر دیا؟ تو انہوں نے فرمایا:

قرآن کریم بے شک لاریب کتاب ہے حدیث پاک پر میرا ایمان کامل ہے لیکن سنانے والے ٹھیک نہیں تھے اگر وہ قرآن و حدیث سناتے کوئی ایسی بات کر دیتے جو میرے دل میں بیٹھ جاتی تو میرا تو ایمان تباہ ہو جاتا اس لئے میں نے اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے انکی کوئی بات نہیں سنی۔

إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ

اے میرے بھولے بھائی! اے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے لاڈلے امتی!

ہوشیار! خبردار! کسی بھی ایسے آدمی کی بات تک نہ سننا چاہے وہ کچھ بھی سنانا چاہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا ایمان ضائع ہو جائے اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ایمان ہاتھ سے خدانخواستہ نکل گیا تو سب کچھ جاتا رہے گا اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کے ایمان کو محفوظ فرمائے۔

۳- فخر المفسرین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے دنیا سے جانے کا وقت آیا نزع کے قریب شیطان ایمان چھیننے کیلئے آ گیا۔ پوچھتا ہے رازی! اللہ کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

ایک، اس نے کہا: کوئی دلیل؟ آپ نے دلیل دی لیکن مقابلہ میں تو شیطان تھا اس نے دلیل توڑ دی آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایک اور دلیل دی اس نے وہ بھی توڑ دی اسی طرح آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی ایک سو ایک دلیل دی شیطان لعین نے وہ سب کی سب توڑ دیں اسی وقت فخر المفسرین فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد امام الاولیاء سیدنا خواجہ نجم الدین کبری رحمۃ اللہ علیہ اپنے علاقہ میں وضو فرما رہے تھے

آپ نے وہیں سے وضو کا پانی پھینکا اور سینکڑوں میل دور سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر پڑا اور پیر و مرشد کی آواز آئی: اے رازی! کہہ دے میں اللہ تعالیٰ کو بغیر دلیل کے وحدہٗ لاشریک لہٗ مانتا ہوں اس بات کو سن کر شیطان کی چیخیں نکل گئیں اور وہ وہاں سے بھاگ گیا۔ سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے با ایمان خالق حقیقی جل جلالہ سے جا ملے۔

اے میرے بھائیو! اے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے لاڈلے امتیو! اللہ کے محبوب -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے غلامو!

اگر کوئی آدمی چاہے جتنے بھی علم والا ہو جب حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی عالم ارواح کی نبوت کے خلاف کوئی دلیل دینا چاہے تو فوراً یہ کہہ کر اٹھ جائیے کہ ہم اپنے پیارے آقا و مولیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کو بغیر دلیل کے اس وقت بھی نبی مانتے ہیں جب سیدنا آدم علیہ السلام کا وجود نہ بنا تھا۔

اے اللہ! اے ساری خدائی کے مالک! اے پاک پروردگار!

یہ فتنوں اور آزمائشوں کا دور ہے رات بندہ مومن ہوتا ہے تو صبح اس کا ایمان رخصت ہو چکا ہوتا ہے صبح مومن ہوتا ہے تو رات آتے تک وہ ایمان سے خالی ہو جاتا ہے۔

تجھے تیری عظمت و بزرگی کا واسطہ! تجھے تیرے فضل و کرم کا واسطہ! تجھے تیرے محبوب کریم کی ہر ادائے دلربا کا واسطہ! ان کے جسد اطہر کے ہر خدوخال کا واسطہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- ہمارے ایمان کی حفاظت فرما تا ہمیں مرتے دم تک حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی عالم ارواح کی نبوت پر یقین و ایمان سے سرفراز رکھنا۔

اے ہمارے خالق و پروردگار! اگر کوئی تیرے محبوب کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت کے بارے میں یا ادنیٰ سی شان کے بارے میں کچھ کہنا چاہے تو ہمیں بہرہ کر دینا ہم اسے نہیں سننا چاہتے ہیں ہمیں تیری محبت تیرے محبوب کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی محبت عزیز ہے۔

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُ

ـدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَـ

-☆-

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ

مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَـ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے اللہ! ہمیں مرتے وقت بھی حضور نبی رحمت -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی تمام جہانوں میں نبوت پر ایمان کامل نصیب فرمانا۔ آمین

يَا رَبَّنَا وَرَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِجَاهِ مَنِ اخْتَصَصْتَهُ حَبِيْبًا فِي الـ

وَالْآخِرَةِ فِدَاهُ اَبِيْ وَاُمِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

ناکارہ خلائق

محمد کریم سلطانی

کج کلابان علم و دانش، جو حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم – کو غار حراء میں نزول وحی سے پہلے نبی نہیں مانتے، سے ایک سادہ سوال

حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم – کی اولادِ مبارکہ سیدنا قاسم – رضی اللہ عنہ – سیدنا عبداللہ – رضی اللہ عنہ – جن کا لقب مبارک طیب و طاہر ہے، سیدہ زینب – رضی اللہ عنہا – سیدہ رقیہ – رضی اللہ عنہا – سیدہ اُم کلثوم – رضی اللہ عنہا – اور جنتی عورتوں کی سردار سیدہ فاطمہ زہراء – رضی اللہ عنہا – کیا حقیقت میں محمد رسول اللہ – فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم – کی اولاد ہیں یا محمد ولی اللہ کی اولاد ہیں یا محمد...... کی اولاد ہیں

ہم جیسے مسکین لوگ آپ کی ذہانت وفطانت اور علم و دانش کے معترف ہیں لیکن ہم ہی نے بچپن سے سن رکھا ہے

نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمین

پھلوں سے لدی ٹہنی اپنا سر زمین پر رکھتی ہے

یعنی ہدایت یافتہ سراپا عجز و انکسار ہوا کرتے ہیں۔

اہل ایمان کی یہ شان ہے کہ حق ظاہر ہو جانے کے بعد وہ بلا تامل اسے قبول کر لیا کرتے ہیں اگر خواجہ تقی الدین سبکی اور خواجہ جلال الدین سیوطی -رحمۃ اللہ علیہما- حق واضح ہونے پر اپنے سابقہ موقف سے رجوع کر لیتے ہیں، اس سے انکی شان میں کمی نہیں ہوتی بلکہ عزت و کرامت کا تاج مرصع ان کے سروں پہ سجایا گیا تو پھر آپ بسم اللہ کیجئے، اپنے سابقہ موقف سے فورا رجوع کیجئے پھر دیکھئے اللہ ذوالجلال آپ کو کتنی عزتیں عطا فرماتا ہے۔

سن لیجئے!

جو حضور مصطفیٰ کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی عزت و ناموس پر قربان ہو جاتا ہے وہ امر ہو جاتا ہے پھر چاردانگ عالم میں بطفیل حبیب کبریا -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اس کی عزت کے بھی ڈنکے بجا کرتے ہیں۔

اگر سلف صالحین، علماء ربانیین اور اولیاء امت کے جم غفیر کے موقف کے خلاف آپ اپنے موقف پہ ڈٹے ہوئے ہیں کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- عمر مبارک 40 سال سے پہلے، غار حرا میں نزول وحی سے پہلے، نبی نہیں تھے تو پھر میرا آپ سے ایک سوال ہے

سیدہ خدیجہ ام المومنین -رضی اللہ عنہا- کے شکم مبارک سے آپ کی اولاد سیدنا قاسم -رضی اللہ عنہ- سیدنا عبداللہ -رضی اللہ عنہ- جنکا لقب مبارک طیب وطاہر ہے، سیدہ زینب -رضی اللہ عنہا- سیدہ رقیہ -رضی اللہ عنہا- سیدہ اُم کلثوم -رضی اللہ عنہا- اور جنتی عورتوں کی سردار سیدہ فاطمہ زہراء -رضی اللہ عنہا- کس کی اولاد ہیں؟

یہ اولاد محمد رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی ہے یا محمد ولی اللہ کی اولاد ہے؟ یہ میں نے اس لئے کہا کہ شاید آپ نزول وحی سے پہلے ولی اللہ مانتے ہوں۔ یہ میرا حسن ظن ہے ورنہ آپ اپنے موقف کے حق میں مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ پڑھتے ہیں اس آیت کا خود ساختہ ترجمہ اور تشریح کر کے گویا آپ حضور نبی مرتبت -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے اعلان نبوت سے پہلے آپ کے ایمان کے بھی قائل نہیں۔ حق تو وہ ہوتا ہے جو سر عام کہا جاتا ہے تقیہ وار یہ کہا جاتا ہے پھر آپ بھی برملا اپنے مواعظ اور نجی مجالس میں کہئے:

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی تمام اولاد سوائے سیدنا ابراہیم -رضی اللہ عنہ- کے جو سیدہ ماریہ قبطیہ -رضی اللہ عنہا- کے بطن مبارک سے تھے محمد رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی اولاد نہیں بلکہ محمد ....

-نعوذ باللہ من ذالک- کی اولاد ہے۔

اس جراءت کا مظاہرہ کیجئے پھر دیکھئے کس بھاؤ بکتی ہے۔

؎ دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

جان نکالنے والے فرشتوں کے نظر آنے سے پہلے ابھی موقع ہے، آپ اپنے

مذموم موقف سے رجوع کر لیجئے، وہ رحیم و کریم اللہ بڑا مہربان اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ موقع بھی ہاتھ سے نکل گیا تو پھر .... الامان الحفیظ۔

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ۞ فَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا ۞ وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْأَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْأَزْهَرِ الَّذِيْ تَلَأْلَأَ نُوْرُ نُبُوَّتِهٖ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالـ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

مصادر ومراجع

۱- قرآن کریم

۲- صحیح البخاری

الامام محمد بن اسماعیل البخاری

تحقیق الدکتور مصطفیٰ دیب البغا

دار ابن کثیر، دمشق، الطبعۃ الخامسۃ ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء

۳- صحیح البخاری

تحقیق الشیخ محمد علی القطب، الشیخ ہشام البخاری

المکتبۃ العصریۃ بیروت، الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

۴- انیس الساری فی تخریج احادیث فتح الباری

تحقیق نبیل بن منصور بن یعقوب

مؤسسۃ السماحۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۵ء/۱۴۲۶ھ

۵- الکوثر الجاری الی ریاض احادیث البخاری

احمد بن اسماعیل بن عثمان بن محمد الکورانی الشافعی ثم الحنفی المتوفی ۸۹۳ھ

تحقیق الشیخ احمد عزو عنایۃ

دار احیاء التراث العربی بیروت – لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۸ء/۱۴۲۹ھ

۶- عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری

الامام العلامۃ بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی المتوفی ۸۵۵ھ

ضبطہ وصححہ عبد اللہ محمود محمد عمر

دار الکتب العلمیۃ بیروت – لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۱ء/۱۴۲۱ھ

۷- شرح الکرمانی علی صحیح البخاری المسمی الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری

للامام شمس الدین محمد بن یوسف الکرمانی المتوفی ۷۸۶ھ

تحقیق محمد عثمان

دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۱۰ء ۱۴۳۱ھ

۸- صحیح مسلم

للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ

تحقیق الدکتور مصطفیٰ شاهین لاشین، الدکتور احمد عمر هاشم

مؤسسۃ عز الدین بیروت الطبعۃ ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۹- صحیح مسلم

تحقیق الشیخ مسلم بن محمود عثمان

مکتبۃ دار الفجر/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۳ء

۱۰- سنن الترمذی

للامام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ

تحقیق صدقی محمد جمیل العطار

دار الفکر بیروت الطبعۃ ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۱۱- صحیح سنن الترمذی

للعلامۃ ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض الطبعۃ ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۱۲- الجامع الکبیر للترمذی

تحقیق شعیب الارنؤوط، عبد اللطیف حرز اللہ

دار الرسالۃ العالمیۃ/ ۲۰۰۹ء

۱۳- الجامع الکبیر للترمذی

تحقیق الدکتور بشار عواد معروف

دار الجیل بیروت، دار الغرب الاسلامی بیروت

الطبعة الاولى ١٩٩٦ء الطبعة الثانية ١٩٩٨ء

-١٤ سنن النسائی

للامام احمد بن شعیب الخراسانی النسائی المتوفی ٣٠٣ھ

-١٥ صحیح سنن النسائی

للعلامة محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبة المعارف الریاض/الطبع ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء

-١٦ سنن ابی داؤد

للامام ابی داود سلیمان بن الاشعث السجستانی المتوفی ٢٧٥ھ

-١٧ صحیح سنن ابی داؤد

للعلامة محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبة المعارف الریاض/الطبع ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء

-١٨ سنن ابی داؤد

تحقیق: شعیب الارناؤط

مکتبة دار الرسالة العالمية/الطبعة الاولى ١٤٣٠ھ/٢٠٠٩ء

-١٩ سنن ابن ماجه

لابی عبدالله محمد بن یزید القزوینی المتوفی ٢٧٥ھ

تحقیق: بشار عواد معروف

مکتبة دار الجیل بیروت-لبنان/الطبعة الاولى ١٩٩٨ء

-٢٠ سنن ابن ماجه

تحقیق: محمود محمد حسن نصار

دار الکتب العلمية بیروت/الطبع ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء

-٢١ صحیح سنن ابن ماجه

للعلامة محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض الطبع 1996ء

۴۲- سنن ابن ماجہ

تحقیق شعیب الارنؤوط، عادل مرشد، سعید اللحام

دار الرسالۃ العالمیۃ الطبع 2009ء

۴۳- سنن ابن ماجہ [illegible]

تحقیق الاستاذ ابو طاہر زبیر علی زئی

مکتبہ دار السلام الطبع 2009ء

۴۴- السنن الکبریٰ

لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی 458ھ

تحقیق محمد عبد القادر عطا

دار الکتب العلمیۃ بیروت الطبع 1414ھ/1994ء

۴۵- صحیح ابن حبان

لابن حبان ابی حاتم التمیمی البستی المتوفی 354ھ

تحقیق شعیب الارنؤوط

مؤسسۃ الرسالۃ بیروت الطبع 1418ھ/1997ء

۴۶- التعلیقات الحسان علی صحیح ابن حبان

للعلامۃ ناصر الدین الالبانی المتوفی 1420ھ

دار باوزیر للنشر والتوزیع الطبع 2003ء

۴۷- شرح السنۃ

للامام محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی المتوفی 516ھ

تحقیق زہیر الشاویش، شعیب الارنؤوط

المکتب الاسلامی بیروت الطبع 1403ھ/1983ء

۲۸- مسند الامام احمد
للامام احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ
تحقیق احمد محمد شاکر - حمزہ احمد الزین
دار الحدیث قاہرہ الطبع ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۲۹- مسند الامام احمد
تحقیق شعیب الارنؤوط - عادل مرشد
مؤسسۃ الرسالۃ بیروت الطبع ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء الی ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

۳۰- الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی
شرح احمد عبد الرحمن البنا
دار احیاء التراث العربی بیروت - لبنان

۳۱- مشکوٰۃ المصابیح للخطیب التبریزی
تحقیق ناصر الدین الالبانی
دار ابن قیم - دار ابن عفان

۳۲- الترغیب والترہیب
للحافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ
محی الدین دیب مستو - سمیر احمد العطار - یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، دار الکلم الطیب، مؤسسۃ علوم القرآن
طبع ۱۹۹۳ء

۳۳- تہذیب الترغیب والترہیب
محی الدین دیب مستو - سمیر احمد العطار - یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر بیروت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۳۴- صحیح الترغیب والترہیب
للعلامۃ ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع الریاض، ۲۰۰۰ء

۳۵- سنن الدارمی

للامام عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی السمرقندی المتوفی ۲۵۵ھ

تحقیق: فواز احمد زمرلی – خالد السبع العلمی

دارالکتاب العربی بیروت، الطبع ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۳۶- سنن الدارمی

تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی

دار المغنی الریاض، الطبع ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

۳۷- فتح المنان شرح وتحقیق کتاب الدارمی

تحقیق: السید ابو عاصم نبیل بن ہاشم الغمری

دار البشائر الاسلامیہ بیروت – لبنان / المکتبۃ المکیۃ مکۃ المکرمۃ السعودیۃ

الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء

۳۸- جامع الاصول

لابی السعادات المبارک بن محمد ابن الاثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ

تحقیق: عبدالقادر الارناؤوط

دارالفکر بیروت، الطبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۳۹- فتح الباری

للامام ابی الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ

دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور پاکستان، الطبع ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء

۴۰- فتح الباری

لابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ

تحقیق: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبع ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

۴۱- ضیاء القرآن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور - کراچی -

۴۲- التفسیر الکبیر

للامام فخر الدین الرازی المتوفی ۶۰۶ھ

دار الکتب العلمیہ بیروت - لبنان -

۴۳- التفسیر البیضاوی

ناصر الدین ابی الخیر عبداللہ بن عمر بن محمد الشیرازی الشافعی البیضاوی

دار الکتب العلمیہ بیروت/ادارۃ القرآن کراچی

۴۴- التفسیر المظہری

القاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی

بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان

۴۵- جمع الجوامع

للامام الحافظ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ

تحقیق خالد عبدالفتاح سید

دار الکتب العلمیہ بیروت - لبنان - الطبع ۲۰۰۰ء

۴۶- السنن الکبریٰ

للامام ابی عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

تحقیق حسن عبدالمنعم

مکتبہ مؤسسۃ الرسالۃ الطبع ۲۰۰۱ء

۴۷- جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

للشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف النبہانی المتوفی ۱۳۵۰ھ

دار الکتب العلمیہ بیروت - لبنان - الطبع ۱۹۹۸ء

۴۸- روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی

العلامہ ابی الفضل شہاب الدین السید محمود الآلوسی البغدادی المتوفی ۱۲۷۰ھ

دار احیاء التراث العربی بیروت طبع ۱۹۹۹ء

۴۹- المعجم الوسیط

ابراہیم مصطفیٰ ۔ احمد حسن الزیات ۔ حامد عبدالقادر ۔ محمد علی النجار

المکتبۃ الاسلامیۃ استنبول ترکیا۔

۵۰- صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ

محمد ناصر الدین الالبانی

المکتب الاسلامی بیروت الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۸ء

۵۱- الکلمۃ العلیا

علامہ مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی

جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

۵۲- مکتوبات امام ربانی اردو

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ

ترجمہ و حواشی: مولانا محمد سعید احمد صاحب نقشبندی

مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۶۱ء

۵۳- حدائق بخشش

از امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ

مکتبہ مدینہ گنج بخش روڈ لاہور

۵۴- سرور القلوب

امام المتکلمین مولانا محمد نقی علی خان بریلوی قدس سرہ العزیز ۱۲۴۶ھ تا ۱۲۹۷ھ

۱۸۳۰ء تا ۱۸۸۰ء

شبیر برادرز اردو بازار لاہور اشاعت سوم ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

۵۵- مدارج النبوۃ فارسی

شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور اشاعت دوم ۱۹۹۷ء

۵۶- مدارج النبوۃ اردو

شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ علامہ مفتی محمد اشرف نقشبندی

مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور

۵۷- دلائل النبوۃ للبیہقی

لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی

تحقیق سید ابراہیم

دار الحدیث القاہرۃ الطبعۃ ۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء

۵۸- دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ

لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی

تحقیق الدکتور عبد المعطی قلعجی

دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء

۵۹- نفائس الدرر من اخبار سید البشر

لابی سرحان مسعود بن محمد بن علی بن احمد الحجاجی الفاسی

تحقیق طارق طاطمی، الحسن الحمید، عبد اللطیف علال، عبد الحمید داودی

اہتمام مالک مصطفیٰ و تحقیق عبد الحمید بنت سعید۔

مرکز الدراسات والابحاث واحیاء التراث، الطبعۃ ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء

۶۰- الخصائص الکبریٰ

للشیخ الامام العلامۃ ابی الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی قدس سرہ العزیز

المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ لائل پور پاکستان

61- المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ
الشیخ احمد بن محمد القسطلانی
تحقیق ابو عمرو عادل الزرکی البارودی
المکتبۃ التوفیقیۃ

62- نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عقیدہ و تعبیرات اکابر علمائے امت
مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتہم العالیہ
جامعہ محمدیہ مجددیہ اتوالہ روڈ / اشاعت اول جون ۲۰۱۱ء

63- الابریز
ملفوظات غوث زمان قطب عالم سیدنا السید الشریف عبد العزیز دباغ الحسنی الادریسی رحمہ اللہ
مرتب الامام الشیخ احمد بن مبارک سجلماسی المالکی
مترجم ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
نوریہ رضویہ پبلیکیشنز / اشاعت اول ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء

64- السیرۃ الحلبیۃ
الامام العلامہ علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی
دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان

65- مقام رسول
حضرت علامہ مفتی ابو الحسن محمد منظور احمد فیضی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی / اشاعت جنوری ۲۰۰۶ء

66- نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض
مولانا احمد شہاب الدین الخفاجی المصری
وبہامشہ شرح الشفاء لعلی القاری رحمہ اللہ
دار الکتاب العربی بیروت لبنان

۶۷- اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم (کتاب اسماء النبی) سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد کے باب ... کا اردو ترجمہ

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمہ اللہ

ترجمہ حضرت علامہ مفتی محمد عظیم الدین نقشبندی

مکتبہ علم و عرفان ... لاہور

۶۸- مدارج نبوت و مدارج السیر

شہزادہ امام ربانی حضرت محمد ... ثانی ... جہان

حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی الازہری قدس سرہ

ترجمہ محمد نعیم اللہ خیالی

ادارہ ... ۱۴۳۳ھ / ۲۰۱۲ء

۶۹- منح الروض الازہر فی شرح الفقہ الاکبر

للعلامۃ المحدث الفقیہ علی بن سلطان محمد القاری

دار البشائر الاسلامیۃ / الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء

۷۰- الانوار المحمدیۃ من المواہب اللدنیۃ

القاضی یوسف بن اسماعیل النبہانی

دار الفکر

۷۱- الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر

الشیخ عبد الوہاب بن احمد بن علی الشعرانی المصری الحنفی

دار احیاء التراث العربی / مؤسسۃ التاریخ العربی بیروت لبنان

سنۃ الطبع ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء

۷۲- المنح المکیۃ فی شرح الہمزیۃ

للامام العلامۃ الفقیہ المحقق شہاب الدین احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی الشافعی

تحقیق احمد جاسم المحمد / بوجمعہ مکری

دار المنہاج / الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء

۷۳- سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم
پروفیسر علامہ نور بخش توکلی ایم اے
ضیاء القرآن پبلیکیشنز دربار مارکیٹ لاہور
سن طباعت ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء

۷۴- کتاب الشریعۃ للآجری
للامام المحدث ابی بکر محمد بن الحسین الآجری
تحقیق الدکتور عبداللہ بن عمر بن سلیمان الدمیجی
دار الوطن للنشر الریاض
الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء

۷۵- شرح البردۃ البوصیریۃ
الشیخ عبدالرحمن بن محمد المعروف بابن الخلاق العراقی
تحقیق الدکتور محمد مرزوق
دار ابن حزم الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء

۷۶- شرح الخربوتی علی البردۃ
العلامہ عمر بن احمد الخربوتی
نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

۷۷- قصیدہ بردہ شریف مترجم
محمد علی کیو ملہ پنجاب

۷۸- قصیدہ بردہ شریف مجموعہ تراجم
امام محمد شرف الدین البوصیری رحمۃ اللہ
مرتب سید سبط الحسن ضیغم
مکتبہ [illegible]

تاریخ اختتام ۱۲ ربیع الاول ۱۴۴۳ھ [illegible] ۲۰۲۲ء

۷۹- الذخر والعدۃ فی شرح البردۃ

محمد علی بن علان الصدیقی المکی

تحقیق محمد بسام حاتم

دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء

۸۰- البردۃ للامام عبد اللہ محمد بن سعید البوصیری بشرح الباجوری

تحقیق یوسف علی بدیوی

دار منابع النور دمشق - سوریہ

الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء

☆☆☆

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	تقریظ مبصر یادگار اسلاف سیدی و والی حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تائید و تصویب۔	5
2	نذرانہ عقیدت بحضور سرور کونین - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -	7
3	امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں خراج عقیدت ومحبت۔	15
4	اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کا حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ میں خراج عقیدت۔	16
5	عارف ربانی سیدنا شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: اے مومن! حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو ابن اللہ نہ کہنا جیسے عیسائیوں نے اپنے نبی سیدنا عیسیٰ - علیہ السلام - کے بارے میں کہا اس کے علاوہ جو بھی شرف وفضیلت بیان کر سکتا ہے بیان کرے کیونکہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے مقام ومرتبہ کی اللہ کے علاوہ کوئی حد جانتا ہی نہیں حضرات انبیاء کرام - علیہم السلام - کو جو بھی معجزات ملے وہ حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نور پاک سے ہی ملے ہیں آپ فضل وکرم کے سورج ہیں اور باقی تمام انبیاء کرام ستارے ہیں۔	17
6	اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	وسلم- کی اور تم میں سے جو اولی الامر ہیں انکی اطاعت کرو اگر تم کسی چیز میں جھگڑنے لگو تو اپنے جھگڑے کا فیصلہ اللہ تعالی اور اسکے رسول- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشاد کے مطابق کرو۔	21
7	اللہ تعالی کا حکم مبارک اے اہل ایمان! حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس کے کرنے سے رک جاؤ۔	22
8	اس امت کے ہر دور میں ایسے منصف وعادل علماء راسخین ہوں گے جو حد سے بڑھنے والوں کی تحریف، اہل باطل کے جھوٹ اور جاہلوں کی تاویل کو دور کریں گے۔	23
9	عالم کیلئے آسمان وزمین میں بسنے والی ہر مخلوق استغفار کرتی ہے بلکہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر علماء انبیاء کے وارث ہیں۔	25
10	محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی: قرآن وحدیث کا وہی معنی معتبر ہے جو علماء اہل سنت نے بیان فرمایا۔	28
11	محبوب سبحانی مجدد وحضور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی: قرآن وحدیث کے وہی علوم معتبر ہیں جو علماء اہل سنت نے قرآن وسنت سے اخذ کئے ہیں۔	30
12	علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام مخلوق اگرچہ مبالغہ سے کام لیں یا کثرت سے تعریف کریں پھر بھی وہ حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تعریف وتوصیف کا حق ادا نہیں کر سکتے۔	31
13	سید المحدثین سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی- رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ اے مومن! حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تعریف وتوصیف میں کوتاہی نہ کرنا آپ کی ذات اقدس میں وہ کمالات جمع ہیں کہ باقیوں کے کمالات	

	آپ کے مقابلہ میں گرد وغبار کی طرح ہیں۔	33
14	حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تعریف وتوصیف کا حق ادا ہی نہیں ہو سکتا اس لئے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ بس اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کا ہی مقام ومرتبہ ہے۔	35
15	شارح صحیح البخاری سیدنا شہاب الدین قسطلانی -رحمۃ اللہ علیہ- کا بارگاہ محمد الورٰی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- میں شرابِ عقیدت ومحبت۔	37
16	جب سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت سے ہی حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے نبوت واجب و ثابت ہو چکی تھی۔	40
17	سیدنا آدم علیہ السلام کے جسد اطہر میں روح پھونکنے کے وقت حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے نبوت کو واجب و ثابت کر دیا گیا تھا۔	41
18	حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت مبارکہ اس وقت منعقد ہو چکی تھی جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام جسم اور روح کے درمیان تھے۔	42
19	سیدنا آدم علیہ السلام کا ابھی وجود مبارک نہ بنا تھا اس وقت ہی حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو نبی بنا دیا گیا تھا۔	43
20	حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت اس وقت منعقد ہو چکی تھی جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔	44
21	حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت نبوت عطا کر دی گئی تھی جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔	45
22	حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے منصب نبوت کی حضرات انبیاء کرام -علیہم السلام- کی تخلیق سے پہلے ہی ابتدا کر دی گئی۔	46
23	جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی	

	وانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نبوت اس وقت منعقد ہو چکی تھی۔	48
24	شارح بخاری سیدنا قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت واجب و ثابت ہو چکی تھی اور اس کا خارج میں ظہور بھی ہو اتھا۔	49
25	سیدنا آدم -علیہ الصلوۃ والسلام- جب روح و جسم کے درمیان تھے اس وقت ہمارے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے نبوت ثابت و واجب ہو چکی تھی اور اس کا خارج میں ظہور بھی ہو چکا تھا۔	51
26	اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں وہ عوالم انوار و ارواح ہوں یا عوالم ظلمات واشباح ہوں، سے پہلے حضور سیدنا محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو ان کی نبوت و رسالت، آپکی سیادت، آپکی جلالت شان اور ان کے قرب الٰہی کی شان سمیت پیدا فرمالیا اس وقت تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے نہ سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا نہ ان سے دوں کو اور نہ ان سے فوقی کو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھی ہمارے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بڑھ کر عارف محبوب اور قرب الٰہی کی نعمت سے سرفراز نہ تھا۔	53
27	فقیہ عصر یادگار اسلاف سیدی و ولی حضور قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا عقیدہ حضور فقیہ عصر زیدمجدہ کے وہی عقائد ہیں جو کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت بریلوی قدس سرہ اور سیدی و سندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قدس سرہ کا عقیدہ و نظریہ ہے کہ حبیب خدا سید الانبیاء -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس وقت بھی بالفعل نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق نہ ہوئی تھی۔	55
28	سیدنا محدث اعظم پاکستان ہمارے بزرگوں کے آقا ئے نعمت رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کا عقیدہ مبارک حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اعلان	

	نبوت سے پہلے بھی نبی تھے بلکہ آپ پیدائشی نبی تھے بلکہ آپ عالم ارواح میں بھی نبوت سے سرفراز فرمائے گئے تھے۔	58
29	حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی نبوت نہ زمانے سے مقید ہے۔نہ جگہ کے ساتھ اور نہ کسی قوم کے ساتھ بلکہ آپ ساری مخلوق کے رسول ہیں۔	61
30	حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے نبی ہیں اور تمام رسولان عظام علیہم السلام آپ کے امتی ہیں۔	62
31	حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا آدم علیہ السلام جب روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت ہمارے نبی۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم حقیقتاً نبی تھے نہ کہ صرف علم الٰہی میں۔	63
32	حکیم الامت سیدنا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ولادت سے قبل عالم ارواح میں نبی تھے۔	64
33	حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا آدم علیہ السلام جب آب و گل میں تھے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اس وقت بھی نبی تھے۔	65
34	حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔عالم ارواح میں وصف نبوت سے متصف تھے یاد رہے جسمانی نبوت کیلئے شرط ہے کہ نبی انسان ہو روحانی نبوت کیلئے یہ شرط نہیں ہے یا انسانیت کیلئے اولاد آدم ہونا ضروری نہیں سیدہ حوا انسان ہیں اولاد آدم نہیں اسی طرح وہ مخلوق جو جنت بھرنے کیلئے پیدا کی جائے گی وہ انسان تو ہوگی لیکن اولاد آدم نہیں۔	66

35	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے مدرسہ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام تعلیم پا کر دنیا میں تشریف لاتے رہے۔	68
36	علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی روح پاک کو عالم ارواح میں وصف نبوت سے سرفراز فرما دیا گیا تھا	71
37	صدر الشریعت سیدنا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو ملا تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے امتی ہیں اس لئے آپ نبی الانبیاء ہیں۔	72
38	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ازل سے ابد تک، ارض وسما میں، اولیٰ وآخرت میں، دنیا ودین میں، روح وجسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی جو نعمت کسی کو ملی یا ملتی ہے یا ملے گی وہ سب حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹتی رہے گی۔	73
39	اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اول النبیین بھی ہیں اور آخر النبیین بھی ہیں۔	75
40	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا آدم علیہ السلام حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو یوں یاد کرتے اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔	76
41	اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی نبوت ورسالت کا زمانہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کو شامل ہے اور کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اپنے حقیقی معنی میں ہے۔	77
42	امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی	

	والی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم -کی رسالت تمام اولین وآخرین کو حاوی ہے۔	78
43	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کیلئے نبوت ثابت ہو چکی تھی بلکہ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- اسکے رسول ہیں۔	79
44	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کیلئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ مبارک کشادہ کر دیا اور آپ کے ذکر کو بلند کر دیا اور آپ کو باب رسالت کا فاتح اور نبوت کا خاتم بنایا۔	81
45	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا علامہ شمس الدین ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- خاتم النبیین ہیں فَاَنْتَ الْغُرُّ الْمُحَجَّلِيْن تمام انبیاء ومرسلین کے سردار ہیں آپ اس وقت بھی نبی تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے، آپ مومنوں پر رؤف ہیں اور گناہگاروں کیلئے شفیع -شفاعت کرنے والے- ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق کی طرف رسول بنایا ہے۔	83
46	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کو تمام انبیاء ومرسلین پر فضیلت بخشی اور جبریل امین نے آپ کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا آخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ظَاهِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاطِنُ کے مبارک الفاظ سے سلام کیا۔	85
47	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی	

	وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔سید العالمین ہیں رسول رب العالمین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔	88
48	امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ **كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ** اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اپنے حقیقی معنی پر ہے۔	90
49	امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے محمد۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اس کے رسول ہیں۔	91
50	امام المتکلمین سیدنا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ والد گرامی سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روح پاک بھی صفت نبوت سے متصف تھی جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے آپ اس وقت بھی خارج میں نبی تھے۔	93
51	سیدنا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس وقت بھی پیغمبر تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام کے جسم میں روح نہ پھونکی گئی تھی۔	95
52	سیدنا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ والد گرامی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک الاول اور الآخر کا مظہر حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ہیں پس آپ کی نبوت ورسالت بھی پہلے ہے آپ ہی اول النبیین ہیں اور آپ ہی آخر النبیین اور خاتم النبیین ہیں۔	96
53	شیخ المحققین حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے نہ کہ صرف علم الٰہی میں۔	97
54	شیخ المحققین سیدنا عبد الحق محدث رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ	

	علیہ وآلہ وسلم - سیدالانبیاء نبی ہیں آپ کی ولادت کے وقت اور ایام رضاعت میں کمالات کا ظہور ہوا۔	98
55	سیدنا عبدالحق محدث دہلوی شیخ المحققین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ۔	99
56	سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے خواب میں کہا گیا کہ آپ کے پیٹ میں افضل الخلائق اور پیغمبر خدا - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہے۔	100
57	شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بھی نبی تھے جب سیدنا آدم - علیہ السلام - روح اور جسم کے درمیان تھے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مبارکہ آپ کی روح مقدسہ کے انوار سے مستفیض ہوتی تھیں۔	101
58	حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اگر یہ کہا جائے کہ حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم ارواح میں صرف علم الٰہی میں نبی تھے تو اس کا کیا فائدہ تمام انبیاء کرام علم الٰہی میں تھے۔	102
59	سیدنا الیاس نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایام حج میں اپنی پشت سے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے لبیک اللھم لبیک کرتے تھے۔	103
60	شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں اعلان نبوت سے پہلے کسی گزشتہ نبی علیہ السلام کی شریعت کی پیروی نہ کرتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رشد وہدایت کا نور آپ کے دل انور پر نازل ہوتا تھا۔	104
61	برکات مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - فی الحمد سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے تمام دعائیں قبول ہونے کے حضور	

	-فداہ روحی وابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو وجود عنصری سے پہلے ہی عطا فرمادی تھی۔	105
62	محدث کبیر سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ روحی وابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے کمالات ظاہر وباہر تھے۔ حضرات انبیاء کرام -علیہم السلام- کی ارواح مقدس آپ سے فیض لیتی تھیں۔ اس وقت حضور -فداہ روحی وابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- خارج میں نبی تھے جبکہ دیگر انبیاء کرام کی نبوت علم الٰہی میں تھی خارج میں نہ تھی۔	107
63	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم -فداہ روحی وابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبوت حاصل تھی اور وہ نبوت باعتبار حقیقت احمدی کے تھی جس کا تعلق عالم امر سے ہے۔	109
64	شہزادہ محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی سید الاولیاء حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ اور فقیہ العصر یادگار اسلاف سیدی وسندی حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم -فداہ روحی وابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- عرش سے لے کر فرش تک ہر ہر فرد اور ہر ہر چیز کیلئے مرکز اور فیض رساں ہیں۔ عطا فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے لیکن ہر کسی کو وہ نعمت حبیب خدا -فداہ روحی وابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وسیلہ جلیلہ سے ملتی ہے	111
65	حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی قدس سرہٗ کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم -فداہ روحی وابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس وقت بھی نبی تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ مخلوق میں جو بھی کمال ہے وہ درحقیقت حضور سیدنا نبی کریم -فداہ روحی وابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے کمالات میں سے ہے۔	113
66	مجمع البحرین شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم -فداہ روحی وابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس وقت بھی نبی	

	تھے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے علاوہ کوئی تیسرا نہ تھا۔	115
67	جامع المعقول علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اپنی روحانی حالت اور نورانی کیفیت میں تمام ارواح کیلئے نبی تھے۔	117
68	برکۃ المصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- فی الھند سیدنا عبد الحق محدث دہلوی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اور صدر الافاضل سیدنا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- تخلیق میں سب سے پہلے نبی ہیں اور عالم دنیا میں سب سے آخری نبی ہیں۔	119
69	حضرت سیدنا علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- تمام مخلوق -عالم ارواح میں ہو یا عالم اجسام میں- کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت قائم ہونے تک۔	122
70	علامہ محمد فاسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- تمام انبیاء و مرسلین ان کی امتیں اور تمام متقدمین و متاخرین کیلئے رسول ہیں	124
71	فتاوی الرسول -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محقق شیخ احمد بن محمد بن ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ و کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد میں اشارہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی روح مبارک اور حقیقت مقدسہ کی طرف ہے اس وقت بھی روح ہی حقیقت مقدسہ نبوت کا محل تھی اور نبوت آپ کے ساتھ قائم تھی۔	125
72	سیدنا سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ و اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ	

	نبی ودانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی روح پاک کو تمام انبیاء کرام کی ارواح سے پہلے پیدا فرمایا اور اس روح مبارک کو نبوت خلعت شریف سے مشرف فرمایا اور حضور - غیب دان نبی دانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کیلئے عالم ارواح میں وصف نبوت ثابت ہے جو کسی اور کیلئے ثابت نہیں ہے۔	127
73	سیدنا عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام و علماء عظام آپ کی بعثت مبارکہ سے پہلے ہوں یا بعد ان سب کو علم صرف اور صرف مصطفیٰ کریم غیب دان نبی دانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی روحانیت سے ملا ہے اور ملتا رہے گا۔	129
74	علامہ ظہیر الدین نابلسی کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - غیب دان نبی دانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کیلئے نبوت ثابت و واجب ہو گئی تھی جبکہ سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔	131
75	سیدنا عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - غیب دان نبی دانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے انوار رسالت جاری و ساری ہیں متقدمین اور متاخرین سب کیلئے	133
76	حضرت سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ مبارکہ حضور سیدنا نبی کریم - غیب دان نبی دانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - عالم ارواح میں اور میثاق انبیاء کے وقت وصف نبوت و رسالت سے سرفراز تھے۔	135
77	شارح صحیح البخاری سیدنا شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - غیب دان نبی دانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام انبیاء کرام کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اس وجہ سے آپ نبی الانبیاء ہیں۔	137
78	عارف باللہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - غیب دان نبی دانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک سب کیلئے نبی و رسول ہیں اور آپ کی روحانیت تمام انبیاء کرام کی روحانیت کے	

	ساتھ موجود تھی اور ان نفوس قدسیہ کی ارواح کو آپ کی روحانیت مبارکہ سے امداد پہنچتی تھی۔	139
79	عارف باللہ سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام جب پانی اور مٹی کے درمیان تھے اس وقت سوائے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے کسی اور کو نبوت سے سرفراز نہیں کیا گیا۔	141
80	عارف وعابد سیدنا عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے نور پاک کو پیدا فرمایا پھر اس نور مبارک سے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلاۃ والسلام بھی حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے نور پاک کی تجلی سے متجلی فرمائے۔	143
81	حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔تمام انبیاء کرام کے بھی نبی ہیں اور آپ سلطان اعظم کی طرح ہیں اور تمام انبیاء امراء لشکر کی طرح ہیں حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔آدم علیہ السلام سے لیکر قیام قیامت تک تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہیں۔	145
82	عاشق رسول۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔علامہ نبہانی۔رحمۃ اللہ علیہ۔اور شیخ ابو محمد عبدالجلیل القصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہر چیز سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا آپ نے ارواح کی تخلیق اور انوار کی ابتداء کے وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جیسا آپ نے آخر زمانہ میں جسد عنصری کی تخلیق پر اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو دعوت دی۔	147
83	حضرت شیخ سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔تمام اولین وآخرین کیلئے رسول مطلق ہیں آپ کی رسالت عامہ	

	نبوت تامہ اور رحمت شاملہ ہے آپ سے پہلے جتنے انبیاء و رسل علیہم السلام تشریف لائے وہ آپ کے نائب تھے اور آپ ہی کلی الاطلاق رسول ہیں۔	149
84	سیدنا فخر الدین رازی امام المفسرین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام رسالت سے پہلے کسی نبی کے امتی نہ تھے بلکہ مقام رسالت سے پہلے مقام نبوت پر فائز تھے اور آپ ہی وحی الٰہی اور کشوف صادقہ کے ذریعے جو ظاہر ہوتا اس پر عمل کرتے تھے۔	151
85	سیدنا علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ نبوت حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پاک کی صفت ہے۔ جیسے آپ عالم ارواح میں نبی تھے ویسے ہی آپ اپنے وصال کے بعد بھی نبی و رسول ہیں۔	153
86	شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب تھے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے وجود سے پہلے آپ صاحب نبوت تھے۔	154
87	سیدنا عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت سے ہی اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وصف نبوت سے متصف فرما دیا تھا۔	156
88	سید المفسرین علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے زمانہ ماضی میں ہی آپ کو الکوثر عطا فرما دیا تھا الکوثر سے مراد اسلام قرآن اور نبوت وغیرہ ہے۔	158
89	علامہ ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تخلیق آدم سے پہلے ہی نبوت کیلئے تیار کر لیا تھا بلکہ اسی وقت ہی وصف نبوت عطا فرما دیا تھا اور انوار و تجلیات کی آپ پر برسات فرمائی تو آپ اسی وقت مقام نبوت پر فائز ہو گئے۔	161

90	حضور – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کے نورِ پاک سے انبیاء کرام – علیہم السلام – کے انوار کو پیدا فرمایا گیا اور آپ کا نور مبارک کمالات کے فیضان سے مکمل فرمایا اور نبوت سے سرفراز فرمایا۔	162
91	شیخ احمد بن محمد بن ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی روح مبارک اور حقیقت مقدسہ کو عالم ارواح میں ہی منصب نبوت سے سرفراز فرما دیا گیا تھا۔	163
92	شارح صحیح البخاری سیدنا شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اور سید المفسرین فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور سیدنا محمد مصطفیٰ – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – چمکتا تھا۔	165
93	علامہ شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی نبوت و رسالت تمام مخلوق کیلئے آدم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر قیامت تک عام ہے اور تمام انبیاء کرام اور ان کی امتیں آپ ہی کی امت ہیں، حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے مقدم بھی ہیں اور آپ ان کے نبی اور رسول بھی ہیں – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم –	167
94	سیدنا علامہ ابن حجر مکی ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ کائنات میں جس کو بھی معجزات وآیات سے نوازا گیا یا کرامات سے سرفراز کیا گیا وہ سب آپ کے نور مبارک سے ہے کیونکہ آپ کا نور ذات سب سے پہلے پیدا فرمایا گیا ہے۔	169
95	برکاتِ مصطفیٰ – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – فی الہند سیدنا عبد الحق محدث دہلوی – رحمۃ اللہ علیہ – کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ	

صفحہ	عبارت	نمبر
171	وسلم- اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام پانی و مٹی کے درمیان تھے، عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو آپ کی روح مبارک سے فیض پہنچا حضور -فداہ روحی وابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- آفتاب نبوت ہیں اور دیگر انبیاء کرام اس آفتاب عالمتاب کے سیارے ہیں۔	
174	نائب مصطفیٰ -فداہ روحی وابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- فی الہند سیدنا شیخ عبد الحق محدث دہلوی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ روحی وابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی عالم ارواح میں نبوت ثابت تھی، حضور -فداہ روحی وابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی روح مبارک عالم ارواح میں انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کی مربی تھی اور ان پر علوم الہیہ کا فیض پہنچانے والی تھی اور حضور -فداہ روحی وابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اس عالم ارواح میں بالفعل نبی و رسول تھے۔	96
176	محدث کبیر سیدنا ابوبکر محمد بن حسین آجری المتوفی سنہ ۳۶۰ھ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ روحی وابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کیلئے تخلیق آدم علیہ السلام کے وقت ہی سے نبوت ثابت و واجب ہو چکی تھی۔ **باب ذكر متى وجبت النبوة للنبي صلى الله عليه وآله وسلم** باب: حضور سیدنا نبی کریم -فداہ روحی وابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کیلئے کب نبوت واجب و ثابت ہوئی۔	97
180	فانی فی الرسول سیدنا یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نور محمد مصطفیٰ -فداہ روحی وابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو پیدا فرمایا آپ ہی ساری کائنات کی اصل اور جوہر مرادات کے بھی سردار ہیں اللہ تعالیٰ نے انسانی وجود سے پہلے ہی آپ -فداہ روحی وابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو منصب نبوت پر سرفراز فرما دیا تھا حضور -فداہ روحی وابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- وہ بے مثل ذات ہیں کہ تمام کائنات آپ کی فرع ہے۔	98

99	سیدنا احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی تشریف آوری سے پہلے جب آپکا وجود حسی موجود نہ تھا تو ہر نبی کی شریعت اس نبی کی طرف ہی منسوب کی گئی اگرچہ حقیقت میں وہ شریعت محمدی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ہی تھی۔	182
100	سیدنا احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں حضرات انبیاء کرام ورسلان عظام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے ظہور کیلئے مقدمہ ہو سکیں جبکہ ان انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مبارکہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی روح مبارک کے تابع تھیں۔	184
101	خواجہ کبیر سیدنا عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ومشاہدہ بقدر معرفت ہوتا ہے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو یہ اس وقت حاصل تھا جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے علاوہ کوئی نہ تھا آپ اول المخلوقات ہیں اور آپ کی روح کریمہ کو انوار قدسیہ اور معارف ربانیہ سے سیراب کیا گیا ہے لہٰذا آپ ہر شخص کیلئے اصل اور ہر شخص کیلئے مادہ و منبع رہیں گے۔	187
102	شیخ محقق سیدنا احمد بن محمد بن ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عالم ارواح میں جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے نبوت سے سرفراز فرمادیا تھا اور ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کو اس سے مطلع بھی فرمادیا تھا اور آپ کی نبوت کی معرفت اور اس کے اقرار کا حکم بھی دے دیا تھا۔	189
103	حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا نور پاک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتا تھا اور فرشتے آپ کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے اور اس بات سے	

	عیاں ہوتا ہے کہ آپ فرشتوں کیلئے رسول مکرم تھے اور یہ بات صراحۃً معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی نبوت آدم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجود حقیقی میں ظاہر ہو چکی تھی اور فرشتے آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں جانتے تھے۔	191
104	حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کا ارشادِ گرامی كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ کی طرف واضح اشارہ ہے کہ آپ کی نبوت زمانی تخلیق کی ابتداء میں ہی موجود تھی۔	193
105	سیدنا شہاب الدین ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ فرمایا تو نور سے حقیقت محمدیہ کو ظاہر فرمایا پھر اس حقیقت مبارکہ سے تمام عوالم کو وجود بخشا پھر آپ کو بتلایا کہ آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا ہے اور آپ کو رسالت عظمیٰ کی بشارت سے بھی نوازا جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کا وجود مبارک ابھی تخلیق نہ ہوا تھا۔	194
106	سیدنا شیخ اکمل علامہ جمل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی روح مقدسہ نے عالم ارواح میں تمام ارواح کو دعوت دی اور ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور عرفان الٰہی کی دولت سے سرشار فرمایا۔	196
103	عارف باللہ سیدنا عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ فرمایا یہ اشارہ ہے کہ آپ کی نبوت عالم الغیب میں زمانی تخلیق کے وقت سے ہی موجود تھی جب آپ وجود عنصری سے دنیا میں تشریف لائے تو حکم اسم الباطن سے اسم الظاہر کی طرف منتقل ہو گیا جس سے تمام انبیاء سابقین کی شریعتوں کو منسوخ کر دیا گیا۔	198
104	سیدنا شہاب الدین ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی	

	کریم -خداوفی وائی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی روح پاک کیلئے وصف نبوت ثابت تھا مفسر قرآن سیدنا اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ واللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -خداوفی وائی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کو ولادت سے قبل عالم ارواح میں نبوت سے سرفراز فرمایا تھا آپ کی یہ فضیلت بخصوصیت اہل ایمان کیلئے کافی ہے۔	200 202
105	سیدنا جبریل امین علیہ السلام کو جو مقامات رفیعہ حاصل ہوئے وہ حضور سیدنا نبی کریم -خداوفی وائی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی صحبت مبارک کی برکت سے حاصل ہوئے اگر وہ ساری عمر ریاضت ومجاہدے کرتے رہتے اور حضور -خداوفی وائی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی صحبت سے مشرف نہ ہوتے تو کبھی بھی ان مقامات کو حاصل نہ کر سکتے۔	204
106	سیدنا عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ وغار حرا میں سیدنا جبریل -علیہ الصلاۃ والسلام نے حضور سیدنا نبی کریم -خداوفی وائی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کو اپنے سینے سے لگا کر دبایا تاکہ اللہ تعالیٰ کی ایسی رضا نصیب ہو جائے جس کے بعد اس قابل ہو جائیں اور تاکہ اپنے آپ کو حضور -خداوفی وائی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی بارگاہ اقدس میں رکھ دیں اور تاکہ اپنے آپ کو حضور -خداوفی وائی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کا اس عالم شہادت میں بھی امتی بنالیں۔	206
107	سیدنا حافظ محدث جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ و حضور سیدنا نبی کریم -خداوفی وائی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کو تمام انبیاء کرام -علیہم السلام- کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا آپ تمام انبیاء کرام -علیہم السلام- کے نبی ہیں اور سب کی طرف رسول ہیں۔	208
108	سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ و حضور سیدنا نبی کریم -خداوفی وائی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- تخلیق میں سب انبیاء کرام سے پہلے ہیں اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم -علیہ السلام- پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔	209

109	سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اجسام سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ارواح کو پیدا فرمایا اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا ارشاد میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام کا وجود نہ بنا تھا، آپ کا اشارہ اپنی روح مبارک کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں آپ کی روح مبارک کو اس منصب نبوت کیلئے تیار فرمایا اور روح مبارک کو منصب نبوت سے سرفرازی فرما دیا۔	210
110	عارف صمیر سیدنا عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام اشیاء سے پہلے جب حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے نور پاک کو تخلیق فرمایا گیا تو اسی وقت آپ کو معرفت ربانیہ حاصل ہو چکی تھی۔	213
111	امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بچپن سے ہی منصب نبوت پر فائز تھے جیسے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں ہی نبی بنا دیا گیا تھا۔	214
112	شیخ جلیل نور الدین علی بن زین الدین المعروف بابن الجزار کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح پاک کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کیلئے رسول بنایا اور وہ سب آپ پر ایمان لائے۔	215
113	سیدنا علی دوہ دوستوی خلیفہ سیدنا مصلح الدین خلوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کمالات کا مبداء ہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کے جوہر شریف کو پیدا فرمایا کائنات میں جس کو جو لطافت ملی یا ملے گی وہ سب حقیقت محمدیہ۔فداہ ابی وامی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے واسطہ سے ہے۔	217
114	سیدنا علی دوہ دوستوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ عالم امر عالم خلق سے مقدم ہے اور ارواح عالم امر سے ہیں اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے روح اعظم روح محمد مصطفیٰ۔فداہ	

	نبی داعی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کو پیدا فرمایا۔	219
115	عارف باللہ سیدنا امیر عبد القادر جزائری حسنی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: درحقیقت حقیقتِ محمدیہ — خدادوفی داعی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — ہی ہر سراج منیر ہے اور مخلوق کو منور کرنے والی ہے، وہی نبی، فرشتہ، ولی، شمس، قمر اور ستارے کو ولی بھی ہو۔	221
116	محبوب سبحانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم — خدادوفی داعی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کو جو نبوت سیدنا آدم — علیہ السلام — سے پہلے حاصل تھی اس کا تعلق حقیقتِ احمدیہ سے ہے اور جو نبوت وجودِ عنصری سے تعلق رکھتی ہے وہ دونوں حقیقتوں — حقیقتِ احمدیہ اور حقیقتِ محمدیہ — کے اجتماع سے ہے۔	222
117	شیخ ابو محمد عبد الجلیل القصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: ہر چیز سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم — خدادوفی داعی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا آپ نے ارواح کی تخلیق اور انوار کے ظہور کے وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جیسے آپ نے آخر زمانہ میں جسمِ عنصری کی تخلیق پر اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو دعوت دی۔	224
118	عارف باللہ سیدنا محی الدین ابن عربی، سیدنا تقی الدین سبکی اور سیدنا احمد عابدین — رحمۃ اللہ علیہم — کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم — خدادوفی داعی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — رسولانِ عظام کے بھی رسول ہیں صلی اللہ علیہم اجمعین اور حضرات رسولانِ عظام علیہم السلام آپ کے نائب و خلیفہ ہونے کے اعتبار سے احکامِ الٰہیہ مخلوق تک پہنچانے والے ہیں۔	227
119	درحقیقت حضور سیدنا نبی کریم — خدادوفی داعی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — ہی داعی الی اللہ ہیں اور دیگر تمام انبیاء و رسل علیہم السلام آپ کی نیابت میں مخلوق کو حق کی طرف بلانے والے ہیں، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام حضور خدادوفی داعی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کے خلفاء ہیں اور حضور خدادوفی داعی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کی رسالت	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق بشمول انبیاء کرام علیہم السلام کے عالم ہے جس نبی علیہ السلام کو جو معجزہ نصیب ہوا وہ در حقیقت آپ کے نور سے ہی انہیں ملا ہے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ فضل و کرم کے سورج ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اس سورج کے سیارے ہیں۔	229
120	سیدنا شہاب الدین احمد رملی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا رسول بنایا گیا اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے آپ سے متعلق عہد و پیمان لیا تھا۔	232
121	سیدنا شہاب الدین احمد رملی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ سیدنا آدم۔علیہ السلام۔ کی تخلیق کے وقت حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ مرتبہ نبوت پر فائز تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد و پیمان لیا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ان سے مقدم ہیں اور وہ ان کے نبی اور رسول ہیں۔	235
122	سیدنا شیخ المحدثین جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا سلیمان بن سیدنا داود۔علیہما السلام۔ کی انگوٹھی کا نقش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نبیوں کے نبی اور ان کی طرف رسول ہیں۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ اور آپ فرشتوں کے بھی رسول ہیں۔	238
123	شیخ المحدثین سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ تخلیق میں سب سے پہلے نبی ہیں اور آپ کی نبوت تمام انبیاء کرام کی نبوتوں سے مقدم ہے۔	240
124	عاشق مصطفیٰ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سیدنا شرف الدین بوصیری رحمۃ	

	اللہ علیہ کا عقیدہ۔	241
125	عارف باللہ سید محمد نیک عالم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو جو معجزات مبارکہ ملے یا حضرات اولیاء کرام کو جو کرامات نصیب ہوئیں وہ سب حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور پاک کی ان پر بخشش وعطا کے طفیل ہے۔	242
126	عارف کامل سیدنا مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو بھی معجزات ملے وہ سب حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نور پاک سے ملے ہیں۔	243
127	مسند المحدثین سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سورج کی مانند ہیں اور باقی انبیاء کرام ستاروں کی طرح ہیں۔	245
128	سیدنا علامہ باجوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نور محمدی کے اعتبار سے تمام انبیاء کرام -علیہم السلام- سے پہلے ہیں اور تمام رسلان کرام کو جو معجزات ملے وہ سب حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نور پاک سے ملے ہیں۔	246
129	شارح بردہ علامہ خربوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جتنے معجزات مبارکہ ملے وہ سب ہمارے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نور پاک کی وجہ سے ملے ہیں۔	248
130	شارح بردہ سیدنا خربوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو معجزات مبارکہ ملے وہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نور اصلی کے فیض سے ملے ہیں اور حضرات انبیاء کرام -علیہم السلام- درحقیقت آپ کے نائب وخلیفہ ہیں۔	249

	شارح بردہ سیدنا علامہ عمر بن احمد خرپوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام انبیاء کرام ۔علیہم السلام۔ کو جو بھی معجزات مبارکہ ملے وہ حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے نور پاک سے ملے ہیں کیونکہ دونوں جہان میں جو کچھ ہے وہ حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے نور پاک سے ہے۔	251
131	تاج المحدثین فی عصرہ سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کا ایک اسم گرامی سیدنا فاتح علیہ الصلاۃ والسلام ہے کیونکہ آپ سب سے پہلے رسول تھے۔	253
132	مفسر قرآن و محدث ذی شان سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ابتداء ہی سے نبی الانبیاء ہوئے جیسے شب معراج آپ امام الانبیاء ہوئے اور آپ قیامت کے دن شفیع الانبیاء ہوں گے۔	255
133	سیدنا عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو دو مرتبہ علم عطا فرمایا گیا، ایک مرتبہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی تخلیق سے پہلے اور دوسری مرتبہ آپ کی رسالت کے ظہور سے پہلے۔	257
134	سیدنا شیخ ابو عثمان فرغانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حقیقت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تمام انبیاء کی اصل ہے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام آپ کی حقیقت کے لئے بمنزلہ اعضاء کی طرح ہیں حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافۃ للناس کیلئے رسول بنا کر بھیجا گیا تو کافۃ للناس میں تمام انبیاء اور رسل اور ان کی امتیں اور تمام مخلوق من اولین و آخرین داخل ہیں۔	259
135	سید العشاق سیدنا قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے وجود مسعود کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ہی مختلف معجزات اور آپ کے وجود کا نور ظاہر ہو چکا تھا۔	262
136	سیدنا ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ	

	علیہ وآلہ وسلم۔کو رسالت عامہ سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی نبی ہیں۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔	264
137	مفسر قرآن شارح بخاری ومسلم علامہ غلام رسول سعیدی زید مجدہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔تمام ممکنات کیلئے فیض الٰہی کا واسطہ ہیں اسی لئے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا نور مبارک اول المخلوقات ہے۔	265
138	تمام مفسرین علیہم الرحمۃ والرضوان کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ہر ہر عالم کیلئے رحمت ہیں خواہ وہ فرشتے ہوں یا انسان، اولیاء کرام ہوں یا انبیاء عظام علیہم السلام۔	266
139	حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔تمام انبیاء کرام۔علیہم السلام۔اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کیلئے رحمت ہیں۔	267
140	ابتداء آفرینش سے لیکر قیامت تک جس کو بھی جو نعمت ملی ہے وہ آپ کی تقسیم سے ملی ہے	268
141	حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔خیر الخلق ہیں اور آپ کے کمال سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں اور آپ کے مرتبہ سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے ہی آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو منصب نبوت عطا فرما دیا تھا اور انبیاء کرام سے اللہ تعالیٰ نے عہد و پیمان لیا تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ ان سے مقدم ہیں اور آپ ان کے نبی اور رسول ہیں۔	269
142	جامع المعقول علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اپنی روحانی حالت اور نورانی کیفیت میں تمام ارواح کیلئے نبی تھے۔	271
143	محدث کبیر سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ	

	ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ عالم ارواح میں صرف علم الٰہی میں ہی نبی نہیں تھے بلکہ آپ اس عالم میں بھی حقیقۃً وصف نبوت سے سرفراز تھے۔	272
144	سبحان اللہ! حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کا کیا مقام رفیع ہے کہ آپ لباس اولین میں بھی ظاہر ہوئے اور آپ کی حقیقت مقدسہ تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے حقائق سے سبقت مبارزی لے گئی ہے آپ آخر میں ظاہر بہ ظاہر ہوئے آپ کے سر انور پر رحمۃ للعالمین کا تاج چمکتا ہے سیدنا ابراہیم علیہ السلام جلنے سے اور موسیٰ علیہ السلام غرق ہونے سے آپ ہی کی برکت ورحمت سے بچ گئے۔	274
145	اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے فیض سے تمام انبیاء کرام ومرسلین عظام اور ملائکہ مقربین کو ظاہر وپیدا فرمایا۔	276
146	تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے خلفاء ہیں ان میں سے ہر ایک حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے دریائے نور میں تیرنے والا اور آپ کے سمندر رحمت سے مدد لینے والا ہے اور حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تمام رموز، خیرات، رسالات، نبوات، حقائق معانی اور اسرار توحید کے جامع ہیں۔	277
147	سیدنا شیخ ابراہیم کورانی اور سیدنا شیخ عارف نقاشی رحمۃ اللہ علیہما کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نبوت مبارکہ لوح وقلم وغیرہا کی تخلیق سے پہلے کی ہے یعنی اس زمانہ مبارکہ سے ہے جب آپ کی روح پاک مقام قرب الٰہی جل جلالہ پر فائز تھی۔	279
148	حافظ الحدیث سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نبوت ورسالت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک تمام مخلوق کو شامل ہے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتیں	

	حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی ہی امت ہیں۔	281
149	شارح بردہ علامہ خرپوتی۔رحمۃ اللہ علیہ۔کا عقیدہ گزشتہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے نائب وخلیفہ ہیں اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ان کے واسطے گزشتہ امتوں کے بھی رسول ہیں۔	283
150	تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی نور سے ہی فیض حاصل کیا ہے کیونکہ آپ کا نور پاک تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے مقدم ہے۔	285
151	صاحب تفسیر کبیر سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب مرقاۃ سیدنا ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اپنی ولادت کے دن سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے بلکہ حدیث پاک كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ عالم ارواح میں بھی وصف نبوت سے متصف تھے۔	287
152	عارف باللہ سیدنا عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔تمام انبیاء کرام۔علیہم الصلاۃ والسلام۔اور اولیاء عظام۔علیہم الرحمۃ والرضوان۔کی امداد فرمانے والے ہیں اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے انوار رسالت بعثت مبارکہ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی جاری وساری ہیں۔	289
153	عارف باللہ سیدنا امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو تمام انبیاء کرام۔علیہم الصلاۃ والسلام۔سے پہلے نبوت عطا فرمادی گئی۔	291
154	سیدنا عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی	

	اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ باطن میں اول الخلق اور ظاہر میں سب سے آخر الخلق ہیں جو آپ کی بعثت مبارکہ سے پہلے تشریف لانے والے انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے نائب ہیں۔	293
155	عارف ربانی سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام تک تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلاۃ والسلام حضور سید العالمین ۔خدوانی دانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے نائب ہیں۔	296
156	سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم ۔خدوانی دانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے انوار رسالت جاری وساری ہیں متقدمین اور متاخرین سب کیلئے۔	297
157	عارف باللہ سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم ۔خداد ای دانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہر نبی اور ہر ولی کیلئے اپنے ظہور قدسی سے پہلے عالم الغیب میں مدد واعانت فرمانے والے ہیں۔	298
158	سیدنا سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم ۔خداد اولی دانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ عالم ارواح وذر میں بالفعل منصب رسالت پر فائز تھے۔	299
159	شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی ۔رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ المحدثین سیدنا جلال الدین سیوطی ۔رحمۃ اللہ علیہ۔ اور عارف صادق سیدنا عبدالوہاب شعرانی ۔رحمۃ اللہ علیہ۔ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم ۔خداد اولی دانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس وقت بھی نبی الانبیاء تھے جب انبیاء کرام علیہم السلام سے اللہ تعالیٰ نے میثاق لیا اور ہر نبی آپ کے ظہور کے زمانے سے پہلے آنے والا ہر نبی علیہ السلام آپ ہی کا نائب ہے۔	301
160	شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی ۔رحمۃ اللہ علیہ۔ اور عارف صادق سیدنا عبدالوہاب	

نمبر	عنوان	صفحہ
	شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ و تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نائب خلیفہ ہیں حضرات انبیاء کرام کی شریعتیں در حقیقت آپ ہی کی شریعت ہے۔	303
161	عارف باللہ سیدنا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جسم عنصری سے پہلے بھی نبی تھے۔	306
162	علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی روح مبارک کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اس روح مبارک کو نبوت کی خلعت شریفہ سے سرفراز کیا گیا اور حضور -فداہ ابی و امی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے عالم ارواح میں ہی وصف نبوت ثابت ہو گیا تھا۔	307
163	علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ مبارکہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نبی مطلق ہیں اور باقی تمام انبیاء آپ کے خلفاء اور نائب ہیں آپ ابو الانبیاء بھی ہیں اور آپ آخر الانبیاء بھی ہیں۔	309
164	عارف کامل سیدنا عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نور کو پیدا فرمایا پھر اس نور محمدی -فداہ ابی و امی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے انوار پیدا فرمائے۔	311
165	سیدنا احمد بن محمد بن سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نور مبارک کو پیدا فرمایا پھر اس سے انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار کو پیدا فرمایا اور اس نور محمدی کی کمالات اور نبوت کے	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	فیضان سے تکمیل فرمائی پھر حضور —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کو حکم دیا کہ آپ انبیاء کرام کے انوار کو دیکھیں تو آپ کا نور ان پر چھا گیا جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں قوت گویائی دی اور ان سے فرمایا: یہ محمد بن عبداللہ کا نور ہے اگر تم اس پر ایمان لاؤ گے تو تمہیں نبی بنا دیا جائے گا پس سب انبیاء کرام آپ پر ایمان لے آئے۔	314
166	شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کی نبوت اور آپ کے کمالات عالم ارواح میں ظاہر تھے اور ارواح انبیاء کرام —علیہم السلام— آپ سے استفادہ کرتی تھیں اور حضور —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— نے خود فرمایا: میں اس وقت بھی خارج میں نبی تھا جبکہ دیگر انبیاء کرام —علیہم السلام— صرف علم الٰہی میں نبی تھے خارج میں نہ تھے۔	316
167	سیدنا تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سید العالمین —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کی بعثت مبارکہ اولین وآخرین تمام انسانوں کیلئے ہے۔	318
168	شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— تمام موجودات قدیمہ وجدیدہ کی اصل وحقیقت ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا فرمایا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا مظہر ہیں۔	319
169	حضور سیدنا نبی کریم —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کا ارشاد گرامی: میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔	320
170	یہ کہنا کہ حضور —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کا نبی ہونا عالم ارواح میں علم الٰہی میں تھا ایسے تو سارے انبیاء علیہم السلام علم الٰہی میں نبی تھے بلکہ درحقیقت عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کیلئے وصف نبوت	

	ثابت و لازم ہونا تھا اور کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ کی خصوصیت ہے۔	321
171	علامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی نبوت و رسالت تمام مخلوق کیلئے عام ہے سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانہ اقدس سے لیکر قیامت تک حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی نبی ہیں۔	324
172	سیدنا احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالی نے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو وہ کمالات بھی عطا فرمائے جو کسی اور نبی کو عطا نہ فرمائے آپ کو جوامع الکلم سے سرفراز کیا گیا اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم۔علیہ السلام۔روح اور جسم کے درمیان تھے جبکہ دیگر انبیاء کرام۔علیہم السلام۔کو نبوت اپنے اپنے زمانہ نبوت میں اور رسالت اپنے اپنے زمانہ رسالت میں ملی۔	327
173	اللہ تعالی نے جب اس عالم آب وگل میں حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو نبوت۔بعثت مبعوث الی الخلق۔سے مشرف فرمانے کا ارادہ فرمایا تو آپ جس بھی درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے وہ السلام علیک یا رسول اللہ کہتا۔	329
174	سیدنا ابو مرجان مسعود بن محمد شیخ ناای رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ علماء عرفاء، تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم اور جملہ عباد اللہ الصالحین حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی روح پاک سے علم وحکمت، معارف ربانیہ اور اسرار ملکوتیہ حاصل کرتے رہے اور ہر قسم کا علم وحکمت حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے سمندر کا ایک قطرہ و نقطہ ہے۔	331
175	سیدنا عارف باللہ عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ مکرم سیدنا ابو عبد اللہ سلطان رحمۃ اللہ علیہ خواب میں زیارت مصطفی۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے	

	مشرف ہوئے تو آپ نے فرمایا: میں فرشتوں، جملہ انبیاء و مرسلین اور تمام مخلوق کی مدد و اعانت کرنے والا ہوں، میں ہی اصل الموجودات ہوں، میں ہی مبداء و منتہیٰ ہوں اور تمام غایات کی غایت مجھ تک ہی ہے اور مخلوق میں سے کوئی بھی مجھ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔	333
176	سیدنا ابو سرحان مسعود فاسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: حضور —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کو باطن میں اولیت حاصل ہے اور ظاہر میں آخریت۔	335
177	اولیائے کرام اور علمائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— سے ہر قسم کی علمی و عملی مدد ملتی ہے حضرات انبیاء کرام و رسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ کے نائب کے طور پر فرائض سر انجام دیتے رہے جبکہ آپ ہی اول و آخر اور ظاہر و باطن ہیں۔	337
178	سید المفسرین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کی ذات اقدس و اطہر زمانہ ماضی میں مرجع و مرکز رہی اور باذن اللہ لوگوں کی حاجات پوری کرتی رہی تو وہ یقیناً بعد میں آنے والوں سے افضل و برتر ہے اس وجہ سے حضور —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— نے فرمایا: میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔	339
179	امت مصطفیٰ —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— گمراہی پر جمع نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے اور جو جماعت سے علیحدہ ہوگا جہنم میں جائے گا۔	341
180	حضرت سیدنا امام محدث کبیر جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کی طرف مبعوث کئے گئے اور جب آپ کا وجود عنصری نہ تھا تو بھی انبیاء کرام آپ کے نائب کے طور پر تشریف لاتے رہے اور وہ بھی آپ ہی کی شریعت کا ایک حصہ	

	لے کر تشریف لایا اور اس سے تجاوز نہ کیا۔	343
181	حضور سیدنا نبی کریم ــ نور اولی ذاتی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ــ کی نبوت مبارکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجود حقیقی میں ظاہر ہو چکی تھی۔	345
182	سیدنا علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: حضرات انبیاء کرام ــ علیہم الصلوٰۃ والسلام ــ کے معجزات آپ کے انوار سے ہیں۔	347
183	عارف صادق سیدنا علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم ــ نور اولی ذاتی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ــ کی روح پاک سے حضرات انبیاء کرام ــ علیہم الصلوٰۃ والسلام ــ واولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم کی ارواح مبارکہ مدد و فیض لینے والی ہیں۔	349
184	شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: صبح صادق سے لے کر سورج طلوع ہونے تک کی روشنی درحقیقت سورج ہی کی روشنی ہے اسی طرح حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک کا نور درحقیقت حضور سیدنا محمد مصطفیٰ ــ نور اولی ذاتی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ــ کا ہی نور ہے۔	351
185	سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام حضور سیدنا نبی کریم ــ نور اولی ذاتی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ــ کے نائب و خلیفہ ہیں۔	353
186	سرتاج الاولیاء سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم ــ نور اولی ذاتی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ــ کی نبوت مبارکہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک ہے۔	354
187	سید الاولیاء محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: جملہ انبیاء کرام ــ علیہم السلام ــ سید ولد آدم ــ نور اولی ذاتی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ــ کے نائبین ہیں الْأَنْبِيَاءُ خُلَفَاءُ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ــ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ــ قَبْلَ ظُهُورِ بِعْثَتِهِ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام حضور سیدنا نبی کریم ــ نور اولی ذاتی صلی اللہ علیہ	

	والہ وسلم- کے زمانہ بعثت سے پہلے آپ کے دور کے درمیان تھے۔	356
188	عارف باللہ سیدنا پیر مہر علی شاہ تاجدار گولڑہ شریف رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ نبوت کے دو رخ ہیں ایک باطن جس سے منجانب اللہ فیض حاصل کیا جاتا ہے اور دوسرا ظہور جس کے ذریعے مخلوق کی ہدایت کی جاتی ہے۔	358
189	سیدنا امام المحقق قاضی عیاض مالکی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی ولادت باسعادت کے وقت معجزات وخوارق کا ظہور آپ کی نبوت ورسالت پر دلالت کرتا ہے۔	359
190	سند المحققین سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اور فخر المفسرین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے یوم ولادت سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے بلکہ آپ اس وقت بھی وصف نبوت سے متصف تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح وجسم کے درمیان تھے۔	362
191	سند المحققین سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- رسالت سے پہلے مقام نبوت پر فائز تھے اور آپ کسی نبی کے امتی نہیں تھے بلکہ وحی خفی کے سچے کشوف کے ذریعے آپ عمل کرتے تھے خواہ وہ شریعت ابراہیمی کے موافق ہو جاتا یا کسی اور شریعت کے۔	365
192	سند المحققین سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ولادت کے دن سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے بلکہ آپ اجسام سے پہلے عالم ارواح میں بھی وصف نبوت سے متصف تھے۔	367
193	سیدنا عارف باللہ شیخ تیجانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جب حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے خود فرمادیا کہ میں تحقیق آدم -علیہ السلام- سے پہلے نبی تھا تو یہ محال ہے کہ آپ رسالت ونبوت وکتاب سے بے خبر ہوں،	

	اعیاذاً باللہ من ذالک۔	369
194	سید المفسرین علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جب بعض انبیاء کرام کو بچپن میں نبوت مل چکی وہ دو یا تین سال کے تھے تو حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ بچپن میں آپ پر اس قسم کی وحی نازل کی جائے اور جو خوش قسمت آپ کے مقام و مرتبہ کو جانتا ہے اور آپ کے حبیب اللہ ہونے کی تصدیق کرتا ہے اور مانتا ہے کہ آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے تو اس کیلئے بچپن میں وحی کا نزول ناممکن نہیں۔	371
195	بحر العلوم سیدنا ملا علی قاری کی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ۔	373
196	سیدنا عبداللہ بن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ کا عقیدہ ، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ میں ہی انگلی کو بڑھایا تھا اور اسے منقش کر لیا تھا۔	374
197	بحر العلوم سیدنا ملا علی قاری۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کا شق صدر اور اس کا معاملہ معجزہ ہے اور آپ کے نبی ہونے کی دلیل ہے۔	375
198	حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو بچپن میں ہی بے لباس ہو کر چلنے سے منع کر دیا گیا۔	376
199	علامہ عبدالحی لکھنوی کا عقیدہ حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے چاند جھولے میں کلام کرتا تھا اور آپ جب شکم مادر میں تھے لوح محفوظ پر چلنے والے قلم کی آواز سن لیتے تھے۔	378
200	حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اعلان نبوت سے پہلے اہل جاہلیت کا کوئی کام کرنا چاہتے تو اللہ تعالیٰ حائل ہو جاتا۔	379
201	حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی پیدائش کے وقت مشرق	

	و مغرب کے درمیان تمام زمین روشن و منور ہوگئی۔	381
202	حضور سیدنا نبی کریم —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کی ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کیا آپ کو شعور ہے کہ آپ کے بطن میں اس امت کے سردار اور اس کے نبی —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— ہیں۔	383
203	اجماع امت۔	385
204	حضور سیدنا نبی کریم —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— اول النبیین بھی ہیں اور آخر النبیین بھی ہیں۔	388
205	حضرات علماء اہل سنت زید لطفکم وجدہم کی خدمت اقدس میں ادنیٰ سی گزارش۔	394
206	عوام اہل سنت سے دردمندانہ اپیل۔	396
207	کیا وہ اہل علم حضرات، جو حضور سیدنا نبی کریم —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کو غار حرا میں نزول وحی سے پہلے نبی نہیں مانتے، سے ایک سادہ سوال حضور سیدنا نبی کریم —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کی اولاد مبارک سیدنا قاسم —رضی اللہ عنہ— سیدنا عبداللہ —رضی اللہ عنہ— جن کا لقب مبارک طیب وطاہر ہے، سیدہ زینب —رضی اللہ عنہا— سیدہ رقیہ —رضی اللہ عنہا— سیدہ ام کلثوم —رضی اللہ عنہا— اور جنتی عورتوں کی سردار سیدہ فاطمہ زہرا —رضی اللہ عنہا— کیا حقیقت میں محمد رسول اللہ —فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم— کی اولاد ہیں یا محمد ولی اللہ کی اولاد ہیں یا محمد...... کی اولاد ہیں۔	401
208	مصادر ومراجع	405
209	فہرست	418

مؤلف کی دیگر اہم کتب

ضیاء الحدیث (6 جلدیں)	جواہر الحدیث (6 جلدیں)
انوار الحدیث (5 جلدیں)	مشکوٰۃ الحدیث (5 جلدیں)
علم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (2 جلدیں)	یوم القیامۃ (2 جلدیں)
صدقہ و خیرات (2 جلدیں)	ذکر الٰہی
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم	فضائل قرآن
ترجمہ صحیفہ امام ہمام بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	تعلیمات نبویہ شرح اربعین نوویہ
سنت مبارکہ	اخلاص و للّٰہیت
شیطان دشمن ہے اسے دشمن جانیے	جمعۃ المبارک
مساجد کی آبادکاری	فضائل الصلوٰۃ
شادی بیاہ	روزہ
آداب الدعاء	فضائل اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین

ان کے علاوہ مؤلف کی دیگر کتب و رسائل مکتبہ صبح نور میں دستیاب ہیں اور چند کتب زیر طبع بھی ہیں۔

مکتبہ صبح نور

چنار کالونی نمبر 1 ڈی بلاک فیصل آباد

فون: 041-8730834

فقیہ عصر یادگار اسلاف

حضرت مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کی یادگار تصنیف

آبِ کوثر

- جس میں علم کے موتی اتنے کہ علماء کے لیے قیمتی سرمایہ۔
- زبان اتنی آسان کے بچے بھی روانی سے پڑھ سکیں
- زبان میں اتنی مٹھاس کہ ختم کیے بغیر چھوڑنے کو جی نہ چاہے
- برکتوں سے اتنی بھرپور کہ جس گھر میں ہو وہ مصیبتوں سے محفوظ رہے
- اس محبت سے لکھی گئی کہ پڑھنے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و الفت کی مہک محسوس کرے
- اس جذبے سے لکھی گئی کہ قاری اپنی آنکھوں پر قابو نہ پا سکے۔
- قیمت صرف اتنی کہ ایک مرتبہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیار و الفت میں ڈوب کر پڑھ لی جائے۔
- اکثر ایسے بھی ہوا کہ دوران مطالعہ قاری بارگاہ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی آنکھوں کے موتی نچھاور کرتا رہا جیسے ہی عالم وارفتگی میں بھیگی پلکیں آپس میں پیوست ہوئیں تو مظہر جمال الٰہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چمکتا نور برساتا چہرہ سامنے تھا۔
- آپ بھی گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر ادب و احترام سے اسے پڑھیے۔ ہو سکتا ہے کرم والا آپ پر بھی کرم فرما دے۔

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم
مسجد خضرا سپیلر کالونی فیصل آباد

Tel:041-8730834,Fax:8739797